Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 65

شمارہ 31

ایڈیٹر منصور احمد

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن 80 کینیڈین ڈالر یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

29؍شوال 1437 ہجری قمری 4؍ظہور 1395 ہجری شمسی 4؍اگست 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیروعافیت ہیں۔ حضور انور نے 29؍جولائی 2016ء کو مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

قرآن شریف نے جابجا توحید کامل کو پیروی رسول سے وابستہ کیا ہے کیونکہ کامل توحید ایک نئی زندگی ہے اور بجز اُس کے نجات حاصل نہیں ہوسکتی جب تک خدا کے رسول کا پیرو ہوکر اپنی سفلی زندگی پر موت وارد نہ کرے

توحید کی حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ انسان آفاقی باطل معبودوں سے کنارہ کرتا ہے یعنی بتوں یا انسانوں یا سورج چاند وغیرہ کی پرستش سے دستکش ہوتا ہے ایسا ہی انفسی باطل معبودوں سے پرہیز کرے یعنی اپنی روحانی جسمانی طاقتوں پر بھروسہ کرنے سے اور اُن کے ذریعہ سے عُجب کی بَلا میں گرفتار ہونے سے اپنے تئیں بچاوے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

ہم بیان کر چکے ہیں کہ نجات حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین پیدا کرے اور نہ صرف یقین بلکہ اطاعت کے لئے بھی کمر بستہ ہوجائے اور اس کی رضامندی کی راہوں کو شناخت کرے۔ اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے یہ دونوں باتیں محض خدا تعالیٰ کے رسولوں کے ذریعہ سے ہی حاصل ہوتی آئی ہیں پھر کس قدر یہ لغو خیال ہے کہ ایک شخص توحید تو رکھتا ہو مگر خدا تعالیٰ کے رسول پر ایمان نہیں لاتا وہ بھی نجات پائے گا۔ اَے عقل کے اندھے اور نادان! توحید بُجز ذریعہ رسول کے کب حاصل ہوسکتی ہے۔ اس کی تو ایسی ہی مثال ہے کہ جیسے ایک شخص روزِ روشن سے تو نفرت کرے اور اُس سے بھاگے اور پھر کہے کہ میرے لئے آفتاب ہی کافی ہے دن کی کیا حاجت ہے۔ وہ نادان نہیں جانتا کہ کیا آفتاب کبھی دن سے علیحدہ بھی ہوتا ہے۔ ہائے افسوس یہ نادان نہیں سمجھتے کہ خدا تعالیٰ کی ذات تو مخفی در مخفی اور غیب در غیب اور وراء الوراء ہے اور کوئی عقل اس کو دریافت نہیں کرسکتی جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ لَا تُدۡرِکُہُ الۡاَبۡصَارُ وَھُوَ یُدۡرِکُ الۡاَبۡصَارَ یعنی بصارتیں اور بصیرتیں اسکو پا نہیں سکتیں اور وہ اُن کے انتہا کو جانتا ہے اور اُن پر غالب ہے۔ پس اُس کی توحید محض عقل کے ذریعہ سے غیر ممکن ہے کیونکہ توحید کی حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ انسان آفاقی باطل معبودوں سے کنارہ کرتا ہے یعنی بُتوں یا انسانوں یا سورج چاند وغیرہ کی پرستش سے دستکش ہوتا ہے، ایسا ہی انفسی باطل معبودوں سے پرہیز کرے یعنی اپنی روحانی جسمانی طاقتوں پر بھروسہ کرنے سے اور اُن کے ذریعہ سے عُجب کی بَلا میں گرفتار ہونے سے اپنے تئیں بچاوے۔ پس اِس صورت میں ظاہر ہے کہ بجز ترک خودی اور رسول کا دامن پکڑنے کے توحید کامل حاصل نہیں ہوسکتی۔

اور جو شخص اپنی کسی قُوت کو شریک باری ٹھہراتا ہے وہ کیونکر موحّد کہلا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف نے جابجا توحید کامل کو پیروی رسول سے وابستہ کیا ہے۔ کیونکہ کامل توحید ایک نئی زندگی ہے اور بُجز اُس کے نجات حاصل نہیں ہوسکتی جب تک خدا کے رسول کا پیرو ہوکر اپنی سفلی زندگی پر موت وارد نہ کرے۔ علاوہ اس کے قرآن شریف میں بموجب قول ان نادانوں کے تناقض لازم آتا ہے کیونکہ ایک طرف تو جابجا وہ یہ فرماتا ہے کہ بُجز ذریعۂ رسول توحید حاصل نہیں ہوسکتی اور نہ نجات حاصل ہوسکتی ہے۔ پھر دوسری طرف گویا وہ یہ کہتا ہے کہ حاصل ہوسکتی ہے حالانکہ توحید اور نجات کا آفتاب اور اُس کو ظاہر کرنے والا صرف رسول ہی ہوتا ہے اُسی کی روشنی سے توحید ظاہر ہوتی ہے پس ایسا تناقض خدا کی کلام کی طرف منسوب نہیں ہوسکتا۔

بڑی غلطی اس نادان کی یہ ہے کہ اُس نے توحید کی حقیقت کو بالکل نہیں سمجھا توحید ایک نور ہے جو آفاقی وانفسی معبودوں کی نفی کے بعد دل میں پیدا ہوتا ہے اور وجود کے ذرّہ ذرّہ میں سرایت کر جاتا ہے پس وہ بُجز خدا اور اُس کے رسول کے ذریعہ کے محض اپنی طاقت سے کیونکر حاصل ہوسکتا ہے انسان کا فقط یہ کام ہے کہ اپنی خودی پر موت وارد کرے اس شیطانی نخوت کو چھوڑ دے کہ مَیں علوم میں پرورش یافتہ ہوں اور ایک جاہل کی طرح اپنے تئیں تصوّر کرے اور دعا میں لگا رہے تب توحید کا نور خدا کی طرف سے اُس پر نازل ہوگا اور ایک نئی زندگی اُس کو بخشے گا۔

اخیر پر ہم یہ بیان کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر ہم فرض محال کے طور پر یہ مان لیں کہ اللہ کا لفظ ایک عام معنوں پر مشتمل ہے جس کا ترجمہ خدا ہے اور اُن معنوں کو نظر انداز کر دیں جو قرآن شریف پر نظر تدبر ڈال کر معلوم ہوتے ہیں یعنی یہ کہ اللہ کے مفہوم میں یہ داخل ہے کہ وہ وہ ذات ہے جس نے قرآن شریف بھیجا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ تب بھی یہ آیت مخالف کو مفید نہیں ہوسکتی کیونکہ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کو ماننا نجات کے لئے کافی ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اللہ پر جو خدا تعالیٰ کا اسمِ اعظم ہے اور مستجمع جمیع صفاتِ کاملہ حضرت عزت ہے ایمان لائے گا تو خدا اُس کو ضائع نہیں کرے گا اور کشاں کشاں اس کو اسلام کی طرف لے آئے گا کیونکہ ایک سچائی دوسری سچائی میں داخل ہونے کے لئے مدد دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ پر خالص ایمان لانے والے آخر حق کو پالیتے ہیں۔

(روحانی خزائن، جلد 22، حقیقۃ الوحی، صفحہ نمبر 147 تا 149)

122واں جلسہ سالانہ قادیان (آغاز جلسہ پر 125واں سال)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 122ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 26، 27 اور 28 دسمبر 2016ء بروز پیر، منگل، بدھ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسے سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مربی سلسلہ کی ذمہ داری بہت بڑی ہے جہاں اس کو جماعت کی تربیت اور تبلیغ کے لئے نمونہ بننا ہے وہاں اپنی عائلی اور گھریلو زندگی کے لئے بھی نمونہ بننا ہے اور یہ نمونہ ہی ہے جو بیویوں کو بھی تقویٰ کے راستہ پر چلاتا ہے

جس لڑکی نے مربی سلسلہ سے شادی کرنے کی حامی بھری ہو اسکی بھی یہ ذمہ داری ہے، اور خاص طور پر جو واقفہ نو ہے تو پھر اور بھی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ جہاں بھی میدان عمل میں مربی کو بھیجا جائے، جو کام بھی اس کے سپرد کئے جائیں، جیسے حالات میں بھی رکھا جائے اس میں رہنا ہے اور کسی قسم کا بھی اعتراض تو ایک جگہ رہا، ماتھے پر بل بھی نہیں آنا چاہئے

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 10 رمئی 2014ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ مناہل بھٹی (واقفہ نو) بنت مکرم محمود احمد صاحب بھٹی مرحوم کا ہے، یہ جرمنی سے ہیں، عزیزم نبیل احمد شاد مربی سلسلہ ابن مکرم صغیر احمد شاد صاحب کے ساتھ اڑھائی ہزار یورو حق مہر پر یہ طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ میں نے بتایا کہ نبیل احمد شاد مربی سلسلہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال یوکے سے جامعہ پاس کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھے طالبعلموں میں شمار تھا۔ لیکن اچھے طالبعلموں میں شمار ہونا تبھی فائدہ دیتا ہے کہ جب میدان عمل میں بھی اور اپنی عملی زندگی میں بھی ہر موقع پر اپنے آپ کو اچھا ثابت کیا جائے۔ مربی سلسلہ کی ذمہ داری بہت بڑی ہے۔ جہاں اس کو جماعت کی تربیت اور تبلیغ کے لئے نمونہ بننا ہے وہاں اپنی عائلی اور گھریلو زندگی کے لئے بھی نمونہ بننا ہے اور یہ نمونہ ہی ہے جو بیویوں کو بھی اس راستہ پر چلاتا ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں فرمایا ہے کہ نکاح کر رہے ہو تو تقویٰ مدنظر رکھو۔ قول سدید سے کام لو۔ رحمی رشتہ داروں کا خیال رکھو۔ عبادت کی طرف توجہ دو۔ آئندہ زندگی کی طرف دیکھو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر مرد نمونہ ہو تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اس کی بیوی کبھی اس پہ انگلی اٹھا سکے، اشارہ کر سکے کہ تم میں یہ یہ برائیاں ہیں۔ پس مرد جب نمونہ بنتے ہیں تو گھروں میں نیکیاں قائم ہوتی ہیں۔ بیویوں کو بھی پتہ ہوتا ہے کہ مرد ہر بات برداشت کر سکتا ہے لیکن دین کے معاملہ میں کسی کمزوری کو وہ برداشت نہیں کرتا۔ پس یہ دینی نمونہ ہے جو ہر مرد کو دکھانا چاہئے۔ اور یہی نمونہ ہے جو پھر بچوں کی تربیت کا بھی باعث بنتا ہے۔ پس مربی سلسلہ کی بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی جس لڑکی نے مربی سلسلہ سے شادی کرنے کی حامی بھری ہو اسکی بھی یہ ذمہ داری ہے اور خاص طور پر جو واقفہ نو ہے تو پھر اور بھی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ جہاں بھی میدان عمل میں مربی کو بھیجا جائے، جو کام بھی اس کے سپرد کئے جائیں، جیسے حالات میں بھی رکھا جائے اس میں رہنا ہے اور کسی قسم کا بھی اعتراض تو ایک جگہ رہا، ماتھے پر بل بھی نہیں آنا چاہئے۔ پس اگر دونوں لڑکا اور لڑکی اس طرح زندگیاں گزارنے والے ہوں تو پھر ایک دوسرے کی خاطر جہاں قربانی کا مادہ پیدا ہوتا ہے وہاں آپس میں سلوک اور محبت اور پیار کا رشتہ بھی بڑھتا ہے، تربیت کے وہ پہلو جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ سامنے رکھو ان کی طرف بھی توجہ رہتی ہے۔ پس اس لحاظ سے ہر شادی شدہ جوڑے کو بھی اور نئے شادی کرنے والوں کو بھی یہ بات سامنے رکھنی چاہئے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی زندگیاں گزارنی ہیں۔ چاہے وہ دنیاوی زندگی ہے، عام گھریلو معاملات ہیں یا دین سے متعلقہ ذمہ داریاں ہیں ان کو نبھانا ہے۔ لڑکی اور لڑکا دونوں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی مکرم چوہدری کریم بخش صاحبؓ کی نسل میں سے ہیں۔

حضور انور نے دولہن کے ولی نسیم احمد شاہد بھٹی صاحب سے دریافت فرمایا: دولہن کے چچا ہیں آپ؟

اثبات میں جواب پر حضور انور نے اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: دوسرا نکاح جو ہے وہ عزیزہ راضیہ ارشد مغل (یہ بھی واقفہ نو ہیں) بنت مکرم محمد ارشد مغل صاحب کا ہے۔ یہ عزیزم سلیمان خاور ابن مکرم داؤد خاور صاحب آکسفورڈ کے ساتھ پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دولہن کے ولی ان کے بھائی مکرم آصف کریم احمد صاحب ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں اس جوڑے کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اچھی زندگی گزارنے کی ہدایات صرف واقفین زندگی کے لئے نہیں ہیں۔ یہ بچی تو ویسے بھی واقفہ نو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں جو حکم دیا ہے، جو تلاوت کی جاتی ہیں اور یہ ہر ایک کے لئے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ایک دوسرے کی خوبیوں پر نظر رکھنی چاہئے اور برائیوں سے صرف نظر کرنی چاہئے۔ تبھی اچھی زندگی گزر سکتی ہے۔ اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے، اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے رکھیں گے، اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر کام کرنے والے ہوں گے تو تبھی ہر ایک معاملہ میں کامیابیاں بھی ہوتی ہیں اور سہولت بھی پیدا ہوتی ہے۔

حضور انور نے تمام نکاح کے فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروایا۔ ایک نکاح کے ایجاب و قبول میں دولہن کے ولی نے پہلے ''جی قبول ہے'' کے الفاظ کہے اور پھر حضور انور کے توجہ دلانے پر ''منظور ہے'' کہا۔ اس پر حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا: جی قبول ہے بھی ٹھیک ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ،
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7/جون 2016ء بروز منگل نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆ **مکرمہ عارفہ شیخ صاحبہ**

(اہلیہ مکرم شیخ فضل الرحمان صاحب مرحوم، شیفیلڈ، یوکے)

3/جون 2016 کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت حاجی محمد صدیق صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم محمد رمضان صاحب آف پٹیالہ (انڈیا) کی بیٹی تھیں۔ 1969 میں اپنے شوہر کے ہمراہ پاکستان سے یوکے آئی تھیں۔ بہت مخلص، باوفا، نیک اور دعا گو خاتون تھیں۔ اپنے حلقہ میں ان کا گھر نماز اور جمعہ کیلئے استعمال ہوتا تھا۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم مولوی C P Alikkutty صاحب واقف زندگی (آف کیرالہ، بھارت)

7/اپریل 2016 کو 102 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ وقف جدید کی سکیم کے تحت خدمت کرنے والے ابتدائی کارکنان میں شامل تھے۔ آپ نے 1945 میں بیعت کی توفیق اور مخالفت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ آپ کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت سے بے انتہا عقیدت رکھنے والے، دعا گو، نیک اور مخلص انسان تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت میں اردو زبان سکھی اور کئی احباب جماعت کو بھی سکھائی۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا اور آپ غیر احمدی طلباء سے تبلیغی مباحثوں کیلئے مشہور تھے۔ آپ نے کیرالہ میں کئی جماعتوں کے قیام کی توفیق پائی اور تین نسلوں کو قرآن کریم اور دیگر دینی علوم سے روشناس کروایا۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں 4 بیٹے اور 4 بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم محمد صادق جنجوعہ صاحب (آف جرمنی)

15/فروری 2016 کو 96 سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، نیک اور مخلص انسان تھے۔ 1990 سے جرمنی میں مقیم تھے۔ مختلف جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ خلافت سے نہایت عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ اکثر خدام سے پوچھا کرتے تھے کہ حضور نے تازہ خطبہ میں کیا ارشاد فرمایا تھا، پھر خطبہ کے اہم نکات بتا کر ذہن نشین کروایا کرتے تھے۔ پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ جرمنی آنے کے بعد جرمن زبان نہ جاننے کے باوجود تبلیغ کا کام جاری رکھتے تھے۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم ماسٹر عبدالرشید صاحب

(ابن مکرم دین محمد صاحب آف کرونڈی)

25/نومبر 2015 کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت عمردین صاحبؓ آف ننگل کے پوتے اور حضرت مولوی رحمت علی صاحبؓ آف پھیروچچی کے نواسے تھے۔ مرحوم نے جماعت کرونڈی میں تقریباً نو دس سال بطور صدر جماعت اور زعیم انصار اللہ خدمت کی توفیق پائی۔ چندہ جات اور مالی قربانیوں میں پیش پیش تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خاموش طبع انسان تھے۔ خلافت سے سچی محبت رکھتے تھے۔ آپ مکرم عبدالعزیز عابد صاحب مربی سلسلہ (پکانسوانہ ضلع چنیوٹ) کے والد تھے۔

(4) مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب

(ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب، آف ربوہ)

8/نومبر 2015 کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو بطور صدر محلہ خدمت کی توفیق ملی۔ باوجود کم علمی کے حساب کتاب کے ماہر تھے۔ چندہ جات کی بروقت ادائیگی کرتے تھے۔ مہمان نواز، غریب پرور اور بہت صابر انسان تھے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔

(5) مکرم رشید صاحب پٹواری

(ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب، آف ربوہ)

3/مارچ 2016 کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مولوی اکبر علی صاحبؓ آف داتا زیدکا، کے پوتے تھے۔ نہایت ایماندار اور تعاون کرنے والے مہمان نواز آدمی تھے۔ آپ نے بطور امام الصلوٰۃ، سیکرٹری رشتہ ناطہ، سیکرٹری تعلیم اور مربی اطفال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ماہ رمضان المبارک کے آخری جمعہ سے متعلق غیر احمدی مسلمانوں میں رائج بعض غلط تصوّرات اور بدعات کا تذکرہ اوران کا ردّ

ہم پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ ہمیں اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اور اس کے فرستادے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو قبول کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی جنہوں نے ہمیں ان غلط تصورات اور غلط خیالات سے پاک کر کے حقیقی رہنمائی فرمائی اور اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستے دکھائے ہیں

اگر جمعۃ الوداع کا کوئی تصوّر ہے تو ایک حقیقی احمدی کیلئے یہی تصور ہونا چاہئے کہ ہم بڑے بھاری دل کے ساتھ اس جمعہ کو وداع کر رہے ہیں اور اس سوچ اور دعا کے ساتھ کر رہے ہیں کہ دراصل جمعہ کو نہیں بلکہ اس مہینے کو، ان بابرکت دنوں کو ہم وداع کر رہے ہیں اور جمعہ کیونکہ ہمارے بڑی تعداد میں جمع ہونے کا ذریعہ بنا ہے اور یہ اس رمضان کا آخری جمعہ ہے اسلئے ہم سب جمع ہو کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پھر ہمیں توفیق دے کہ جو دن اور جمعے ہم نے رمضان میں گزارے ہیں اور جو برکات ہم نے رمضان میں حاصل کی ہیں ان پر قائم رہتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ اگلے رمضان کا استقبال کریں

ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والے ہیں ہمارے لئے تو کسی لحاظ سے بھی مناسب نہیں کہ اپنے جمعوں کی ادائیگی کو صرف رمضان تک یا جمعۃ الوداع تک محدود کر دیں

قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے جمعۃ المبارک کی اہمیت اور اس کے فضائل کا تذکرہ اور خطبہ جمعہ کو براہِ راست سننے اور اس سے استفادہ سے متعلق تاکیدی ہدایات

جمعہ کے دن کی سرکاری تعطیل کے حصول کیلئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مساعی کا تذکرہ

ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کا دعویٰ کرنے والے ہیں ہمارے ہر عمل اور قول سے اسلام کی تعلیم کی حقیقت ظاہر ہونی چاہئے ہمیں یہ عہد کرنا چاہئے کہ یہ رمضان جن برکات کو لے کر آیا تھا اور جو برکات چھوڑ کر جا رہا ہے اسے ہم نے اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ انشاء اللہ ہم نے اسلام کی عملی تصویر صرف ایک مہینہ کے لئے نہیں بننا بلکہ زمانے کے امام سے کئے ہوئے عہد کو مستقل پورا کرنا ہے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ یکم/جولائی 2016ء بمطابق یکم وفا 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ۔ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا۔ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ۔ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۔

(الجمعۃ: 10-12)

اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کی فرضیت کا جب حکم دیا تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ (البقرۃ: 185) گنتی کے چند دن ہیں۔ جب رمضان شروع ہوا تو ہم میں سے بہت سے سوچتے ہوں گے کہ گرمیوں کے لمبے دن ہیں اور ان میں یہ تیس روزے پتا نہیں کس طرح گزریں گے، بڑی مشکل پڑے گی۔ لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گنتی کے چند دن ہیں، یہ دن بھی گزر گئے۔ آج پچیسواں روزہ ہے اور مجھے بہت سے لوگ لکھتے بھی ہیں کہ یہ دن گزر بھی گئے اور پتا بھی نہیں چلا۔ حقیقت میں یہ بات صحیح ہے۔ جب رمضان آتا ہے، شروع ہوتا ہے، ابتدا میں لگتا ہے بڑے لمبے دن ہیں لیکن جب دن گزرنے شروع ہوتے ہیں تو کوئی احساس نہیں ہوتا۔ آج رمضان کا آخری جمعہ ہے۔ باقی پانچ یا بعض جگہوں پر شاید چار روزے رہ گئے ہوں۔ ان چار پانچ دنوں میں بھی ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اگر کوئی کمیاں رمضان سے یا رمضان میں پورا استفادہ کرنے میں رہ گئی ہیں تو انہیں ہم ان دنوں میں دُور کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری پردہ پوشی فرمائے، ہم پر رحم فرمائے، اور ہمیں رمضان کی برکتوں سے محروم نہ رکھے۔

آج جیسا کہ مَیں نے کہا کہ رمضان کا آخری جمعہ ہے جسے عام اصطلاح میں جمعۃ الوداع کہتے ہیں۔ عام مسلمانوں میں تو اس جمعہ کو رمضان کا آخری جمعہ سمجھتے ہوئے اور یہ تصور رکھتے ہوئے کہ جو اس جمعہ میں شامل ہو جائے اس کی ساری دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور اس جمعہ کی ادائیگی سے سارے سال کی چھوٹی ہوئی نمازیں اور جمعوں اور ہر قسم کی عبادتوں کی ادائیگی کا حق بھی ادا ہو جاتا ہے۔ لیکن ایک حقیقی مومن کا یہ تصور نہیں۔ یہ ایک انتہائی غلط تصور ہے۔ ایک احمدی اور حقیقی مومن کے نزدیک تو ایسی باتیں اور ایسی سوچیں دین کے ساتھ استہزاء کرنے والی چیزیں ہیں۔

ہم پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ ہمیں اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اور اس کے فرستادے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو قبول کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی جنہوں نے ہمیں ان غلط تصورات اور غلط خیالات سے پاک کر کے حقیقی رہنمائی فرمائی اور اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستے دکھائے ہیں۔

ایک دفعہ ایک مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال ہوا کہ مسلمانوں میں یہ رواج ہے کہ جمعۃ الوداع کے دن لوگ چار رکعت نماز پڑھتے ہیں اور اس کا نام قضائے عمری رکھتے ہیں اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ گزشتہ نمازیں جو ادا نہیں کیں ان کی تلافی ہو جائے اس کا کوئی ثبوت ہے یا نہیں؟ اس کی کیا حقیقت ہے؟ کیا یہ جائز ہے؟

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یہ سن کر فرمایا کہ: ایک فضول امر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص عمداً سال بھر اس لئے نماز ترک کرتا ہے کہ قضائے عمری والے دن ادا کر لوں گا تو وہ گنہگار ہے اور جو شخص نادم ہو کر توبہ کرتا ہے اور اس نیّت سے پڑھتا ہے کہ آئندہ نماز ترک نہ کروں گا تو اس کے لئے حرج نہیں۔ فرمایا ہم تو اس معاملے میں حضرت علیؓ کا ہی جواب دیتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جواب کا واقعہ یوں ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ ایک شخص بے وقت نماز پڑھ رہا تھا۔ نماز کا وقت نہیں تھا، نماز پڑھ رہا تھا۔ کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ آپ خلیفۂ وقت ہیں۔ اسے منع کیوں نہیں کرتے کہ غلط وقت پہ نماز پڑھ رہا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اس آیت کے نیچے ملزم نہ بن جاؤں۔ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى۔ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى (العلق: 10-11) یعنی کیا تُو نے غور کیا اس پر جو روکتا ہے ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس حوالے کے بعد فرماتے ہیں کہ اگر ندامت کے طور پر تدارک مافات کرتا ہے تو پڑھنے دو۔ کیوں منع کرتے ہو؟ آخر دعا ہی کرتا ہے (یہ جو چار رکعتیں پڑھ رہا ہے)۔ ہاں اس میں پست ہمتی ضرور ہے۔ نیتوں کا حال تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے جس کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی احتیاط کی اور اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى۔ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى اس کو نہیں روکا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسی

چیز کو سامنے رکھتے ہوئے یہ فتویٰ دیا ہے لیکن یہ ساتھ واضح فرما دیا کہ یہ پست ہمتی ہے اور اگر نیت قضائے عمری کی ہے اور اس اصلاح کی نہیں ہے۔ یعنی اگر تو اس نیّت سے پڑھی کہ آج میں چار رکعتیں پڑھ رہا ہوں اور آج کے بعد میری توبہ، مَیں آئندہ باقاعدگی سے نمازیں پڑھتا رہوں گا تو پھر تو ٹھیک ہے۔ اگر اصلاح کی نیت نہیں ہے تو پھر ایسا شخص گناہگار ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد پنجم صفحہ 366)

پس جماعت احمدیہ میں تو قضائے عمری کا کوئی تصور نہیں۔ ہم نے تو زمانے کے امام کو مانا ہے اور اس شرط کے ساتھ مانا ہے کہ بدعات سے پرہیز کریں گے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اور جب دین کو مقدم کرنے کا عہد ہے تو پھر نمازیں چھوڑنا کیسا اور جمعہ چھوڑنا کیسا۔ ہمارے لئے تو اگر کوئی جمعۃ الوداع کا تصور ہے تو بالکل اور تصور ہے اور ایک حقیقی احمدی کے لئے یہی تصور ہونا چاہئے اور وہ یہ ہے کہ ہم بڑے بھاری دل کے ساتھ اس جمعہ کو وداع کر رہے ہیں اور اس سوچ اور دعا کے ساتھ کر رہے ہیں کہ دراصل جمعہ کو نہیں بلکہ اس مہینے کو، ان بابرکت دنوں کو ہم وداع کر رہے ہیں اور جمعہ کیونکہ ہمارے بڑی تعداد میں جمع ہونے کا ذریعہ بنا ہے اور یہ اس رمضان کا آخری جمعہ ہے اس لئے ہم سب جمع ہو کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پھر ہمیں توفیق دے کہ جو دن اور جمعے ہم نے رمضان میں گزارے ہیں اور جو برکات ہم نے رمضان میں حاصل کی ہیں ان پر قائم رہتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ اگلے رمضان کا استقبال کریں۔ پس یہ ہماری سوچ ہونی چاہئے۔

کسی پیارے کو وداع اس لئے نہیں کیا جاتا کہ جاؤ اب تم ہمارے سے رخصت ہو رہے ہو اس لئے اب ہم تمہیں بھولنے لگے ہیں اور اب تمہاری یاد سے ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ اپنے پیارے جو مستقل چھوڑ کر جاتے ہیں، انسان تو ان کی یادوں کو بھی نہیں بھلاتا۔ ان کی یادوں کو جاری رکھنے کے لئے ان کے نیک کام جاری رکھنے کی کوشش کرتا ہے یا ان کے نام پر نیکیوں کو جاری کرتا ہے۔ مومن ہیں تو ان کے لئے دعائیں بھی کرتے ہیں اور جو عارضی رخصت ہوتے ہیں، اپنی مصروفیات اور کاموں کی وجہ سے ایک شہر سے دوسرے شہر یا ایک ملک سے دوسرے ملک منتقل ہوتے ہیں انہیں تو انسان بالکل بھی نہیں بھلاتا اور آجکل کی سہولیات استعمال کرتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں فون پر یا ٹیکسٹ میسجز ہیں یا مختلف طریقے ہیں میسجز کے بلکہ اب تو سکائپ (Skype) بھی ایک شروع ہو چکا ہے اس کے ذریعہ کوشش ہوتی ہے کہ اپنے پیاروں کی آواز بھی سنیں اور ان کی حرکات و سکنات بھی دیکھ سکیں۔ پس کسی پیارے کو وداع کبھی ہم اس لئے نہیں کرتے کہ اب سال دو سال کے لئے تمہاری یاد ہمارے دلوں سے نکل جائے گی۔ ہم تمہیں بھول جائیں گے کہ تم کون ہو اور کون تھے۔ اب جب تم دوبارہ ملو گے تو پھر دیکھیں گے کہ تمہارے حق ادا کرنے ہیں یا نہیں؟ تمہارے سے وہی پیار کا سلوک رکھنا ہے یا نہیں؟ کیا کبھی دنیاوی تعلقات میں ایسا ہوتے کسی نے دیکھا ہے؟ اگر کوئی کبھی ایسا کرتا ہوگا تو اس کو سب لوگ پاگل کہیں گے۔ مگر جب اس ذات کا سوال آتا ہے جو سب سے پیاری ہے، جو ربّ العالمین ہے، جو ہماری پرورش کرنے والی ہے۔ جو ہمیں سب کچھ دینے والی ہے۔ جو رحمان ہے، رحیم ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ میرے پر ایمان کو کامل کرو۔ جو یہ کہتا ہے کہ مجھ سے پیار اور قربت کا تعلق نہ توڑو۔ جو یہ کہتا ہے کہ میری باتیں مانو کہ سب پیاروں سے بڑھ کر مَیں تم سے پیار کرنے والا ہوں اور پیار کئے جانے کا حق رکھنے والا ہوں۔ جو یہ کہتا ہے کہ میری یادوں کو تازہ رکھو، اسے ہم کہیں کہ اے اللہ! تیری بڑی مہربانی کہ تو نے اپنی یادوں اور اپنی عبادتوں اور روزوں کے اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ سے ہمیں گزار دیا۔ اب ہماری چھٹی ہوگئی۔ ختم ہو گیا معاملہ۔ کون سا رب اور کون سا اللہ۔ اب ہم اس جمعہ سے تجھے الوداع کہتے ہیں اور اس وداع کے ساتھ اب ہم مکمل طور پر ایک سال کے لئے تجھے بھولنے والے ہیں۔ اب ایک سال بعد اگلا رمضان آئے گا تو پھر عبادتوں اور نیک کاموں کے ذریعہ تجھے یاد کرنے کی کوشش کریں گے اور بشرط زندگی اور صحت تیرا جو بھی ہو سکا ٹوٹا پھوٹا حق ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگر پورے رمضان کے مہینہ میں کوئی عبادت اور نیکی نہ بجا لا سکے تو رمضان کے آخر پر جمعۃ الوداع تو آنا ہی ہے اس میں جمع ہو کر تیرا حق ادا کر دیں گے، تیری ربوبیت اور تیرے احسانوں کو بدلہ اتار دیں گے۔ اگر یہ شخص اس طرح سوچ رکھتا ہو یا اظہار کرے تو اس کو بھی لوگ پاگل ضرور کہیں گے۔ لیکن یہ سوچیں لوگ رکھتے ہیں۔ زبان سے اظہار نہیں کرتے لیکن عملی اظہار ہو جاتا ہے۔ آئندہ جمعوں کی حاضری دیکھنے سے پتا لگ جاتا ہے۔ اگر یہ چیز ہے تو اسے جہالت اور دین کا ادنیٰ سا بھی علم نہ رکھنا اور اللہ تعالیٰ پر ادنیٰ ایمان بھی نہ ہونا کہیں گے۔

پس ایک مومن کی یہ سوچ نہیں ہو سکتی۔ مومن تو ان باتوں سے بہت بالا ہے۔ مومن تو اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی نیکیوں کو جاری رکھتا ہے۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کے جذبات سے بھرا ہوتا ہے۔ وہ تو رمضان میں سے گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے۔ وہ جب اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے رمضان کو الوداع کہتا ہے تو بڑے بھاری دل کے ساتھ کہ اب ہم رمضان سے رخصت تو ہو رہے ہیں لیکن ان دنوں کی یاد ہمیشہ دلوں میں تازہ رکھیں گے۔ رمضان میں جو پیاری پیاری اور نیک باتیں سیکھی ہیں ان کی جگالی کرتے رہیں گے۔ رمضان میں جو عبادتوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے اسے ہمیشہ زندہ رکھیں گے اور کبھی ہمارے قدم تیرے قرب کو پانے کے لئے رکیں گے نہیں۔ ہم نے تو تیرے پیار کے عجیب نظارے دیکھے۔ جب ہم چل کر تیرے پاس جانے کی کوشش کرتے ہیں تو تُو اپنے وعدے کے مطابق دوڑ کر ہمارے پاس آتا ہے۔ پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے دنیاوی رشتوں کی یادوں کو تو تازہ رکھیں اور جو سب سے زیادہ پیار کرنے والا ہے اس کی یاد کو بھلا دیں اور اس کے احسانات کو بھلا دیں۔ اللہ تعالیٰ کے تو احسان کرنے کے انداز بھی عجیب ہیں۔ یہ اس کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے اس وداع کے بعد یادوں کو تازہ رکھنے کے لئے، ان کو بھلانے سے بچانے کے لئے پیاری پیاری یادوں کی جگالی کرنے کے لئے سات روز بعد وہ تقریب منعقد کرنے کے سامان کر دیئے جس میں سے ہم جمعۃ الوداع والے دن گزرے تھے یا گزرتے ہیں۔ ایک سال رمضان کے انتظار کے لئے تو بیشک رکھا لیکن اپنے پیار کے اظہار اور اپنے انعامات کے نوازنے سے محروم نہیں کیا۔ ہر ساتویں دن جمعہ رکھ کر انہی برکات کو لینے والا ہمیں بنا دیا جو جمعۃ الوداع کے دن ملنی تھیں یا ملتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ ایک مسلمان جب کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے قبول ہو جاتی ہے لیکن یہ گھڑی بہت مختصر ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الجمعۃ باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ حدیث 935) یہ وقت، یہ لمحہ، یہ گھڑی، عام جمعوں میں بھی اتنی ہی ہے جتنی رمضان کے آخری جمعہ میں۔

پس آج کے بعد ہم اللہ تعالیٰ کی ان قرب کی گھڑیوں سے جدا نہیں ہو رہے بلکہ یہ وقت ہمیں سات دن بعد دوبارہ ملنے والا ہے۔ اگر کوئی ان نیکیوں اور ان گھڑیوں کو وداع کر رہا ہے تو وہ مومن نہیں ہے۔ ایک مومن تو کبھی نیکیوں کو وداع نہیں کرتا۔ ایک مومن تو اللہ تعالیٰ سے کبھی دور نہیں جاتا بلکہ وہ تو اس کوشش میں ہوتا ہے کہ میں کس طرح نیکی کو یاد رکھنے کے سامان کروں۔ میں کس طرح اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کے طریق تلاش کروں اور اللہ تعالیٰ سے قرب پانے کے راستے بھی محدود نہیں۔ ہر نیکی اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والی ہے اس لئے وہ ہر راستے کی تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ صرف جمعہ پر ہی منحصر نہیں ہے کہ جمعہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ سے ملنے کے سامان ہوں گے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اللہ تعالیٰ سے جلد جلد ملنے اور اس کی رضا حاصل کرنے کا طریق سمجھاتے ہوئے بتایا کہ پانچ نمازیں، جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفّارہ بن جاتا ہے بشرطیکہ انسان بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہے۔
(صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ......الخ حدیث 440)

پس اللہ تعالیٰ کے قرب کے لئے روزانہ پانچ وقت رابطے کا سامان کر دیا کہ ان نمازوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے رابطہ رکھو تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت سے حصہ پاتے رہو گے۔ اس کے رحم کو حاصل کرتے رہو گے بشرطیکہ جان بوجھ کر ڈھٹائی دکھاتے ہوئے بڑے گناہوں میں ملوّث نہ ہو۔ ہر جمعہ میں شامل ہو اور اس گھڑی سے فائدہ اٹھاؤ جو قبولیت دعا کی گھڑی ہے تو تم برائیوں سے بچنے اور نیکیوں پر ترقی کرنے والے بن جاؤ گے۔ رمضان میں پیدا کی گئی تبدیلیوں کو سارا سال جاری رکھو اور گناہوں میں ملوّث نہ ہو تو صرف رمضان کا ہی مہینہ نہیں بلکہ تم سارا سال اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش کے حقدار بن جاؤ گے اور آگ سے نجات پاؤ گے۔ پس آج ہر ایک یہ عہد کرے کہ یہ جمعہ، یہ رمضان، ہمیں اپنی نمازوں کی حفاظت کی طرف توجہ دلانے والا بنے گا۔ ہمارے جمعوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والا بنے گا اور جو نیکیاں ہم نے رمضان میں کی ہیں اور سیکھی ہیں ان کو اگلے رمضان تک پہنچانے کی ہم بھرپور کوشش کریں گے۔

پس عبادتوں اور نیکیوں کی طرف جو ہماری توجہ رمضان میں پیدا ہوئی ہے اس پر دوام حاصل کرنے کا ہم نے عہد کرنا ہے تا کہ اگلے رمضان کی تیاری اور استقبال کے لئے ہماری مسلسل ریہرسل اور تربیت ہوتی رہے تا کہ جب ہم اگلے رمضان میں داخل ہوں تو ایک منزل طے کر چکے ہوں اور یہاں سے پھر اگلے رمضان میں سے کامیاب نکلنے کے لئے نئے ہدف اور نئے ٹارگٹ مقرر کریں تا کہ نیکیوں میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں اور خدا تعالیٰ کے مزید قریب ہوں۔ اس کی ذات کا مزید ادراک حاصل کرنے والے ہوں۔ پھر ہم میں سے تو ابھی بہت سے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے قرب کی بہت سی منزلیں طے کرنی ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے ساری منزلیں طے کر لی ہیں۔ اگر ان منزلوں کو طے کرنے کے لئے ہم صرف رمضان کا ہی انتظار کرتے رہیں تو پھر تو عمریں گزر جائیں گی اور ہمارے مقصد، ہمارے گول (goal) اور ٹارگٹ شاید پھر حاصل نہ ہوں۔ عمریں گزرنے کے باوجود بھی حاصل نہ ہو سکیں بلکہ ایک سال کا بے عملی کا عرصہ ہمیں پھر وہیں واپس لے آئے گا جہاں ہم پہلے دن کھڑے تھے۔

اس رمضان میں جو میں نے خطبات دیئے ہیں ان میں تقویٰ، دعا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل جن میں سب سے اہم عبادت کا حکم ہے کہ ہماری زندگی کا مقصد ہے اور اسی طرح ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ کرنا اور اعلیٰ اخلاق کے مظاہرے وغیرہ کے مضامین شامل تھے۔ ہر خطبہ کے بعد مجھے بہت سے لوگوں کے خط آتے تھے کہ ہمیں یاددہانی ہوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کے حوالے سے ہمیں ان مضامین کو بہتر طور پر سمجھنے کی توفیق بھی ملی۔ یہ تو ٹھیک ہے توفیق ملی لیکن ان باتوں کا فائدہ تبھی ہے جب ہم ان باتوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیں۔

جیسا کہ میں نے احادیث کے حوالے سے بتایا کہ ہر جمعہ کی اہمیت ہے۔ جمعہ کی اہمیت نہ رمضان کے جمعوں کے ساتھ وابستہ ہے، نہ ہی جمعۃ الوداع کے ساتھ وابستہ ہے۔ بلکہ رمضان کی اہمیت اس میں ہے جب مستقل طور پر جمعوں کی ادائیگی کی طرف ہماری توجہ رہے اور پانچ نمازوں کی طرف بھی ہماری توجہ رہے۔ یہ رمضان تو ہمیں یہ بتانے آیا ہے کہ اجتماعی رنگ میں جو نمازوں، نیکیوں اور جمعوں کی ادائیگی کا شوق اور شعور تم میں پیدا ہوا ہے اس کو اب ختم نہ ہونے دینا اور اگلے رمضان تک اس کی حفاظت کرنا۔

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی اہمیت کے بارے میں بتایا ہے۔ اس کا ترجمہ یوں ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کیلئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

پھر اگلی آیت یہ ہے۔ پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

پھر یہ آخری آیت ہے اور یہ سورۃ جمعہ کی بھی آخری آیت ہے۔ اور جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ تُو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

پس یہاں خاص طور پر جمعوں میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جمعہ کی اذان کی آواز سنو یا آجکل ہر ایک کو علم ہے، گھڑیاں ہیں، وقت مقرر ہوتا ہے، ان کو دیکھو کہ جمعہ کا وقت ہو گیا ہے تو اپنے سب کام اور کاروبار بند کرو اور جمعہ کے لئے آؤ۔ اور خطبہ جمعہ بھی نماز کا ہی حصہ ہے۔ اس لئے سستی نہ دکھاؤ کہ نماز شروع ہونے تک پہنچ جائیں گے اور نماز میں شامل ہو جائیں گے بلکہ خطبہ کے لئے پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

یہاں ضمناً یہ بھی ذکر کردوں بلکہ بڑا اہم ذکر ہے کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کی سہولت مہیا فرمائی ہوئی ہے۔ یورپ میں اور افریقہ کے بعض ممالک میں تو جمعہ کا وقت بھی ایک ہی ہے اس لئے جب ایک وقت ہے تو پھر خلیفۂ وقت کا خطبہ سننا چاہئے۔ یہ احسان ہے اللہ تعالیٰ کا ہم پر کہ اس نے اس سہولت کے ذریعہ جماعت کی اِکائی کا ایک اور سامان مہیا فرما دیا۔ جہاں وقت کا فرق ہے وہاں بھی احمدیوں کو سننا چاہئے۔ اگر لائیو (Live) نہیں تو ریکارڈنگ سن لیں اور اس طرح اس خطبہ کے تفصیلی اقتباسات لے کر خطبات دینے والوں کو یا جہاں مبلّغین، مربّیان خطبات دیتے ہیں ان کو اپنی جماعتوں میں اسی دن یا اگلے دن نہیں تو اگلے ہفتے یہ خطبہ سنانا چاہئے۔ مغرب کی طرف ہم مزید جائیں گے تو وہاں صبح کا وقت ہے۔ وہ صبح سویرے سن لیتے ہیں اُسی دن بھی سنا سکتے ہیں۔ مشرق کی طرف دن گزر چکا ہے، وہاں شام ہو رہی ہے یا وقت آگے چلا گیا ہے تو اگلے ہفتے سنا سکتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جماعت میں اِکائی پیدا کرنے کا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کو جو جمعہ سے خاص نسبت ہے اللہ تعالیٰ نے اس ایجاد کے ذریعہ خلیفۂ وقت کے خطبہ کو بھی اس کا ایک حصہ بنا دیا ہے۔

پھر دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ اگر تمہارے کام ہیں تو تم جمعہ سے پہلے یا بعد میں کر سکتے ہو اور جمعہ کے وقت خاص طور پر یہ کام نہ کر کے جب جمعہ پر آؤ گے تو اپنے دنیاوی کاموں میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کے وارث بنو گے۔ پس جمعہ میں اس لئے شامل نہ ہونا کہ ہمارے دنیاوی کام متاثر ہوں گے یہ نہ صرف غلط ہے بلکہ خود اپنے لئے نقصان دہ ہے۔ کسی بھی کام کو پھل لگانا اور اس میں برکت ڈالنا تو خدا تعالیٰ کا کام ہے اس لئے یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کی بات نہ مانو گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کام میں برکت نہیں پڑے گی اور اگر بات مانو گے تو کام میں برکت پڑے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری تجارتیں، دنیاوی کاروبار اور کھیل کود تمہیں جمعہ پڑھنے سے روکنے والے نہ ہوں۔ خاص طور پر یہ چیزیں اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اس زمانے کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے خاص نسبت ہے اس لئے خاص طور پر یہ ہدایت ہے کہ تمہاری تجارتیں جو صرف مقامی نہیں رہیں، پہلے تو مقامی طور پر تجارتیں ہوا کرتی تھیں۔ تجارتی قافلے جاتے تھے لیکن جو وہ لاتے تھے کسی ایک شہر تک محدود ہوتے تھے، اب تجارتیں مقامی نہیں رہیں بلکہ بین الاقوامی ہونے کی وجہ سے تمہیں زیادہ مصروف رکھتی ہیں۔ اسی طرح تمہارے کھیل ہیں اور دنیاوی مصروفیات ہیں جو بین الاقوامی ہونے کی وجہ سے وقت کی حدود کا لحاظ نہیں رکھتیں۔ ان میں تم نے یا ایک مومن نے بہر حال جمعہ کی اہمیت کا خیال رکھنا ہے کیونکہ ایک مومن کی سب سے بڑی ترجیح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے اور یہی ایک مومن کی ترجیح ہونی چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو آپ کی قوت قدسی کی وجہ سے مکمل طور پر پاک ہو چکے تھے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے زیادہ مقدم تھی اس لئے ان کے بارے میں تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کاروباروں اور کھیل کود کی وجہ سے جمعہ چھوڑتے ہوں گے اور پھر مقامی طور پر تجارتوں اور کھیل کود کے اوقات کو تو جمعہ کے اوقات کے لحاظ سے ایڈجسٹ بھی کیا جا سکتا تھا۔ یہ یقیناً ہمارے زمانے کی حالت کا ہی نقشہ ہے۔ مسیح موعود کے زمانے کا ہی نقشہ ہے جب دین کی ترجیح پیچھے چلی جائے گی اور دنیاوی ترجیحات سامنے آجائیں گی۔ چوبیس گھنٹے ہی تجارتوں اور کھیل کود میں مصروف ہوں گے۔ دنیا کے فاصلے کم ہو جائیں گے۔ میڈیا کے ذریعہ گھر بیٹھے ہی دنیا کی جگہ جگہ کی جو لہو و لعب اور دل بہلاوے کی باتیں ہیں ہر وقت گھر بیٹھے مل رہی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے وقت میں تم اگر اپنی ترجیحات درست رکھو گے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حاصل کرنے والے بنو گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ تجارتوں اور دل بہلاوے کے سامانوں سے بہت زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ تمام قسم کا رزق بھی عطا کرنے والا ہے۔ وہی ہے جس کی طرف سے ہر قسم کا رزق آتا ہے اور وہی رازق ہے۔ پس اگر تم اس کی بات مانتے ہوئے اپنے جمعوں کی حفاظت کرو گے تو دنیاوی رزق میں بھی برکت حاصل کرنے والے بنو گے۔

پس ہمیں جمعہ کی اس اہمیت کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والے ہیں ہمارے لئے تو کسی لحاظ سے بھی مناسب نہیں کہ اپنے جمعوں کی ادائیگی کو صرف رمضان تک یا جمعۃ الوداع تک محدود کر دیں۔

جمعہ کی اہمیت کو مزید واضح کرنے کے لئے چند مزید احادیث پیش کرتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی اہمیت اور اس کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں، وہ مسجد میں پہلے آنے والے کو پہلا لکھتے ہیں اور اسی طرح وہ آنے والوں کی فہرست ترتیب وار تیار کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب امام خطبہ دے کر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنا رجسٹر بند کر دیتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ذکر الملائکۃ حدیث 3211)

پس وہ جو اپنے دنیاوی کاموں کی وجہ سے آخری وقت میں آتے ہیں اس فہرست میں آخر میں شمار ہوتے ہیں اور آخر میں شمار ہونے والوں کے لئے ثواب بھی بہت تھوڑا ہے۔ بعض جگہ اس ثواب کا ذکر بھی ملتا ہے کہ آخر میں آنے والے کو مرغی کے انڈے جتنا ثواب ملتا ہے اور پہلے آنے والے کو اونٹ جتنا ثواب ملتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعۃ باب فضل الجمعۃ حدیث 881)

پس یہ مثالیں اس بات کے بتانے کے لئے ہیں کہ تم یہ نہ سمجھو کہ جب مسجد میں آکر بیٹھ گئے اور کچھ انتظار کرنا پڑا تو یہ وقت کا ضیاع ہے۔ نہیں بلکہ یہ ایسے شخص کو ثواب کا مستحق بنا رہا ہے جو جلدی آنے والا ہے اور بعد میں آنے والوں سے پہلے آنے والوں کو ممتاز کر رہا ہے۔ پہلے آنے والے مسجد میں بیٹھ کر ذکر الٰہی کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بات ہے۔

اس کی اہمیت کو ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا کہ لوگ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور جمعوں میں آنے کے لحاظ سے بیٹھے ہوں گے۔ یعنی پہلا دوسرا تیسرا پھر چوتھا۔ اور راوی نے کہا یہ بھی فرمایا کہ چوتھا بھی اللہ تعالیٰ کے دربار میں بیٹھنے کے لحاظ سے کوئی دُور نہیں ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا باب ماجاء فی التھجیر الی الجمعۃ حدیث 1094)

پھر ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جمعہ پڑھنے آیا کرو اور امام کے قریب ہو کر بیٹھا کرو اور ایک شخص جمعہ میں پیچھے رہتے رہتے جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے حالانکہ وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 752 مسند سمرۃ بن جندب ؓ حدیث 20373 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس یہ سب احادیث بتاتی ہیں کہ نماز جمعہ کی اہمیت ہے قطع نظر اس کے کہ وہ جمعہ رمضان میں آ رہا ہے، رمضان کا آخری جمعہ ہے یا عام حالات میں آنے والا جمعہ ہے۔ جنت سے پیچھے رہنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ انسان اپنی سستی اور جمعہ کو اہمیت نہ دینے کی وجہ سے باوجود اَور خوبیوں کے اپنے آپ کو جنت سے محروم کر لیتا ہے یا اللہ تعالیٰ سے اپنے آپ کو بہت دُور کر لیتا ہے۔ جمعہ کی اہمیت نہ ہونے کی وجہ سے جمعوں میں ناغے کرنے لگ جاتا ہے۔ اس کے متعلق ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں انذار فرمایا ہے۔ فرمایا کہ جس نے متواتر تین جمعہ جان بوجھ کر چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 339 مسند ابی الجعد الضمری حدیث 15580 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس جو لوگ جمعوں میں شمولیت کو سرسری لیتے ہیں ان کے لئے بڑا انذار ہے۔ دل پر مہر کر دینے کا مطلب ہی یہ ہے کہ ان کو پھر نہ نیکیوں کی توفیق ملتی ہے نہ وہ اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والے بنتے ہیں۔ پس ہر حدیث سے بڑا واضح ہے کہ ہر جمعہ ہی اہم ہے اور ہمیں اپنی پوری کوشش کر کے جمعہ میں شامل ہونا چاہئے۔ لیکن بعض مجبور ہیں جو نہیں آسکتے۔ بعضوں کو خود اللہ تعالیٰ نے چھوٹ دی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں۔ وہ لوگ جو جمعوں سے مستثنیٰ ہیں ان کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلام اور عورت اور بچہ اور مریض یہ سب مجبوری کے زُمرہ میں آتے ہیں۔ (سنن ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الجمعۃ للمملوک والمرأۃ حدیث 1067) ان پر ضروری نہیں کہ یہ جمعہ پڑھیں۔ ان کی استثناء ہے۔ ان کے لئے ضروری نہیں کہ جمعہ پہ آئیں۔ یہاں اس بات کی وضاحت ہو گئی جو بعض عورتیں پوچھتی ہیں، مجھے خط بھی لکھتی ہیں، بلکہ شکایت کرتی ہیں کہ ہمیں بعض دفعہ انتظامیہ یہ کہتی ہے کہ جمعہ پر بچوں کا شور ہوتا ہے اسلئے بچوں والی عورتیں نہ آیا کریں۔ ان عورتوں اور بچوں کو تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مستثنیٰ قرار دے دیا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ جہاں بچوں کو علیحدہ بٹھانے کا انتظام نہیں ہے وہاں بچوں والی عورتیں نہ آئیں۔ ویسے بھی عورتوں پر فرض نہیں ہے لیکن مردوں پر بہر حال واجب ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی ایک دفعہ عورتوں کے جمعہ پڑھنے کے بارے میں مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو امر سنّت اور حدیث سے ثابت ہے اس سے زیادہ ہم اس کی تفصیل کیا کر سکتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو جب مستثنیٰ کر دیا تو پھر یہ حکم صرف مردوں کے لئے ہی رہا۔ (یعنی جمعہ کا)

(البدر 11 ستمبر 1903ء صفحہ 366 جلد 2 نمبر 34)

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/ مارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہر ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ منکر ہے، جب تک کل اخلاق رذیلہ کو نہ ترک کیا جاوے تزکیہ نفس حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 11/ مارچ 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

پس مردوں پرتو بہر حال واجب ہے کہ اگر وہ مریض نہیں اور کوئی جائز مجبوری نہیں تو بہر حال جمعہ پر آنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جمعہ کی اہمیت کے بارے میں بتایا اور اسی اہمیت کے پیش نظر آپ نے اپنے زمانے میں 1895-96ء میں گورنمنٹ میں ایک تحریک کرنی چاہی کہ ہندوستان میں جمعہ ادا کرنے کے لئے سرکاری دفتروں میں دو گھنٹے کی رخصت ہوا کرے اور مسلمانوں سے دستخط لینے شروع کر دیئے۔ لیکن اس وقت مولوی محمد حسین صاحب نے ایک اشتہار دیا کہ یہ کام تو اچھا ہے لیکن مرزا صاحب کے ہاتھ سے یہ کام نہیں ہونا چاہئے، ہم خود اس کو سرانجام دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہمیں تو کوئی نام و نمود کا شوق نہیں ہے۔ آپ خود کر لیں۔ اور پھر آپ نے کارروائی بند کر دی۔ لیکن پھر نہ مولوی محمد حسین صاحب کو، نہ کسی دوسرے مسلمان عالم کو یہ توفیق ہوئی کہ اس پر کارروائی ہو اور وہ کارروائی آگے نہیں چلی۔

(ماخوذ از ذکرِ حبیب از حضرت مفتی محمد صادقؓ، رخصت برائے نمازِ جمعہ صفحہ 42-43)

لیکن بہر حال ایک موقع پر وائسرائے ہند لارڈ کرزن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک میموریل بھیجا جس میں ان کی خوبیوں کا ذکر کر کے اور مسلمانوں کے حقوق کی ادائیگی کا شکریہ ادا کر کے جس میں اس بات کا شکریہ تھا کہ لاہور کی شاہی مسجد کو انہوں نے مسلمانوں کو واپس دلوایا، وہ مسجد کے طور پر استعمال ہو رہی ہے اور اسی طرح ایک اور مسجد جس پر ریلوے والوں کا قبضہ تھا اس کو واگزار کروا کر مسلمانوں کو دیا اور آپ نے بڑا احسان کیا ہے۔ اس میموریل میں مزید لکھا ''لیکن ایک تمنا ان کی (یعنی مسلمانوں کی) ہنوز باقی ہے اور وہ امید رکھتے ہیں کہ جن ہاتھوں سے یہ مرادیں پوری ہوئی ہیں (یعنی وہ مسجدیں واپس ملی ہیں) وہ تمنا بھی انہیں ہاتھوں سے پوری ہوگی اور وہ آرزو یہ ہے کہ روز جمعہ ایک اسلامی عظیم الشان تہوار ہے اور قرآن شریف نے خاص کر اس دن کو تعطیل کا دن ٹھہرایا ہے اور اس بارے میں خاص ایک سورۃ قرآن شریف میں موجود ہے جس کا نام سورۃ الجمعۃ ہے اور اس میں حکم ہے کہ جب جمعہ کی بانگ دی جائے (یعنی اذان دی جائے) تو تم دنیا کا ہر کام بند کر دو اور مسجدوں میں جمع ہو جاؤ اور نماز جمعہ اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو اور جو شخص ایسا نہ کرے گا وہ سخت گناہگار ہے اور قریب ہے کہ اسلام سے خارج ہو۔ اور جس قدر جمعہ کی نماز اور خطبہ سننے کی قرآن شریف میں تاکید ہے اس قدر عید کی نماز کی بھی تاکید نہیں۔ اسی غرض سے قدیم سے اور جب سے کہ اسلام ظاہر ہوا ہے جمعہ کی تعطیل مسلمانوں میں چلی آئی ہے اور اس ملک میں بھی برابر آٹھ سو برس تک یعنی جب تک کہ اس ملک میں اسلام کی سلطنت رہی جمعہ میں تعطیل ہوتی تھی''۔ پھر آگے آپ نے میموریل میں فرمایا کہ ''اس ملک میں تین قومیں ہیں۔ ہندو، عیسائی اور مسلمان۔ ہندوؤں اور عیسائیوں کو ان کے مذہبی رسوم کا دن گورنمنٹ نے دیا ہوا ہے یعنی اتوار جس میں وہ اپنے مذہبی رسوم ادا کرتے ہیں جس کی تعطیل عام طور پر ہوتی ہے۔ لیکن یہ تیسرا فرقہ یعنی مسلمان اپنے تہوار کے دن سے یعنی جمعہ سے محروم ہیں''۔ پھر آپ نے آگے چل کے فرمایا کہ ''ان احسانوں کی فہرست میں جو اس گورنمنٹ نے مسلمانوں پر کئے ہیں اگر یہ احسان بھی کیا گیا کہ عام طور پر جمعہ کی تعطیل دی جائے تو یہ ایسا احسان ہوگا جو آبِ زر سے لکھنے کے لائق ہوگا۔''

یہ درد تھا آپ کا مسلمانوں کے لئے اور اسلامی شعار کی پابندیاں کروانے کے لئے اور عبادت کی طرف توجہ دلانے کے لئے۔ پھر آگے لکھتے ہیں ''اگر گورنمنٹ اس مبارک دن کی یادگار کے لئے مسلمانوں کے لئے جمعہ کی تعطیل کھول دے یا اگر نہ ہو سکے تو نصف دن کی ہی تعطیل دے دے تو میں سمجھ نہیں سکتا کہ عام دلوں کو خوش کرنے کے لئے اس سے زیادہ کوئی کارروائی ہے۔'' (الحکم 24 جنوری 1903ء صفحہ 5-6 جلد 7 نمبر 3)

آج مسلمان یا جو نام نہاد علماء ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر الزام لگاتے ہیں کہ انگریزوں کا خود کاشتہ ہے لیکن انگریز حکومت کو مسلمانوں کے مذہبی حقوق کی طرف توجہ دلائی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے۔ کسی اور مسلمان لیڈر کو توفیق نہ ملی اور یہ آپ کا ہی کام تھا کیونکہ یہ زمانہ جس میں اسلام کی اہمیت دنیا پر واضح کرنا اور اس کی حقیقی تعلیم پر عمل کروانا تھا یہ آپ کے ذریعہ سے ہونا تھا۔ یہ آپ کے سپرد کام تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کام آپ کے سپرد ہی فرمایا ہوا ہے۔

پس ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کا دعویٰ کرنے والے ہیں ہمارے ہر عمل اور قول سے اسلام کی تعلیم کی حقیقت ظاہر ہونی چاہئے۔ ہمیں یہ عہد کرنا چاہئے کہ یہ رمضان جن برکات کو لے کر آیا تھا اور جو برکات چھوڑ کر جا رہا ہے اسے ہم نے اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ انشاء اللہ۔ ہم نے اسلام کی عملی تصویر صرف ایک مہینہ کے لئے نہیں بننا بلکہ زمانے کے امام سے کئے ہوئے عہد کو مستقل پورا کرنا ہے۔

اب میں اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ یہ مسیح موعود کا زمانہ تھا اور جمعہ کے ساتھ اس کی خاص اہمیت ہے اور پھر ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں اس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک دو اقتباس پیش کرتا ہوں۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ ''خدا تعالیٰ نے جو اتمام نعمت کی ہے وہ یہی دین ہے جس کا نام اسلام رکھا ہے۔ پھر نعمت میں جمعہ کا دن بھی ہے جس روز اتمام نعمت ہوا۔ یہ اس کی طرف اشارہ تھا کہ پھر اتمام نعمت جو لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کی صورت میں ہوگا وہ بھی ایک عظیم الشان جمعہ ہوگا۔ وہ جمعہ اب آ گیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے وہ جمعہ مسیح موعود کے ساتھ مخصوص کر رکھا ہے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 183۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ ہمیں توجہ دلاتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ ''میں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک تقریب ہے جو اللہ تعالیٰ نے سعادت مندوں کے لئے پیدا کر دی ہے۔ مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس بات پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پا چکے۔ یہ سچ ہے کہ تم ان منکروں کی نسبت قریب تر بہ سعادت ہو جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا کو ناراض کیا۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ تم نے حسن ظن سے کام لے کر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی۔ لیکن سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمہ کے قریب آ پہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بِدُوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمہ سے پئے گا وہ ہلاک نہ ہوگا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمہ سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے، دوسرا مخلوق کا۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ 184۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آج ہم سب یہ عہد کریں کہ ہم اپنے عہد بیعت کو پورا کرنے والے بنیں گے اور اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حق اسی طرح ادا کرنے کی کوشش کریں گے جس طرح ایک مومن سے توقع کی جاتی ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اور جس کا اظہار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ رمضان کی برکات کو ہم ہمیشہ اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں گے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

R.C وَسِّعْ مَكَانَكَ : الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

سٹڈی ابراڈ

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

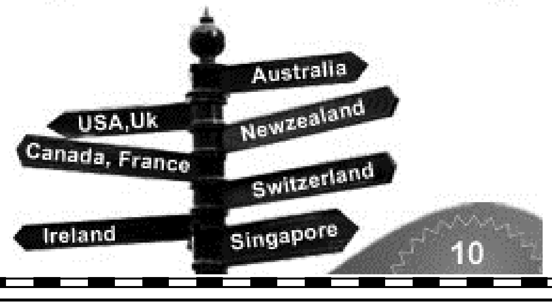

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کو اور آپ کی دعوت کو اور آپ کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا وعدہ کیا ہے
بیشک یہ وعدہ ہے اور یہ کام اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق کر بھی رہا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ کرے گا لیکن اس کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افراد جماعت کو بھی تبلیغ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ میری کتابوں سے علم بھی حاصل کرو اور تبلیغ کرو جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تبلیغ کیا کرتے تھے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان میں اب جماعت کا تعارف بھی مختلف ذرائع سے ہو رہا ہے۔ لیکن جو کام کرنے والے ہیں، جو واقفین زندگی ہیں اور مربیان ہیں ان کو انفرادی طور پر بھی اپنی کوششوں کو تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ ماریں بھی پڑتی ہیں، مخالفتیں بھی ہوتی ہیں لیکن اسکے باوجود ہم نے حکمت سے اپنی تبلیغ کے کام کو آگے بڑھانا ہے۔ انشاء اللہ

اس بات کو دنیا کے باقی ممالک کو بھی اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کے کام کو کرنے اور اسے وسعت دینے کی ہمیں ہدایت فرمائی ہے
ہمیں اس کیلئے ہر جگہ، ہر ملک میں مضبوط پلاننگ کرنے کی ضرورت ہے تا کہ اس سے اس کام کو مزید وسعت دی جا سکے

پھر تبلیغ کے ساتھ ان لوگوں کو سنبھالنا بھی ایک بہت بڑا کام ہے جو بیعتیں کر کے جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ بعض جگہ تبلیغ تو ہو جاتی ہے
لوگ شامل بھی ہو جاتے ہیں لیکن پھر سنبھالے نہیں جاتے اور یوں بہت سے آئے ہوئے پھر ضائع ہو جاتے ہیں

افریقہ کے ممالک میں بھی وہاں کے لوگوں کو، مبلغین کو کوشش کرنی چاہئے کہ
اپنے بعد کے رابطوں میں بھی بہتری پیدا کریں اور مقامی لوگوں کے حالات سے باخبر رہنے کیلئے بہتر منصوبہ بندی کریں

پہلی چیز تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ہیں جن کو پڑھنا ضروری ہے پھر اس کو سمجھنا اور آگے اس سے لے کر لیکچر تیار کرنا
یہ رہنما اصول مبلغین کیلئے بھی ہے اور داعین الی اللہ کے لئے بھی اور ان لوگوں کیلئے بھی جو علمی نشستوں میں جاتے ہیں۔ اگر لیکچر اس طرح تیار کیا گیا ہو تو بڑے بڑے پروفیسر اور بعض نام نہاد دین کے عالم اور بعض ایسے لوگ جو دین پر اعتراض بھی کرتے ہیں وہ بھی متاثر ہوتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ ہمارے لئے ضروری ہے
تا کہ ہمارا دینی علم بھی بڑھے اور اس کے ساتھ ہی ان کتب کی وجہ سے ہماری روحانیت میں بھی ترقی ہوتی ہے

بعض جگہ پر افراد جماعت جو ہیں اپنے مربیان اور مبلغین کا اس طرح خیال، لحاظ نہیں رکھتے جس طرح رکھنا چاہئے اور اس بارے میں بعض جگہ سے شکایتیں اب بھی آتی ہیں۔ لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بات بھی میں کہوں گا کہ مربیان اور مبلغین پر یہ ذمہ داری بھی ہے کہ ان کو جماعتوں میں اپنا وقار قائم رکھنے کیلئے علمی اور روحانی لحاظ سے بلند مقام حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ کبھی کسی فرد جماعت کو ان کے متعلق کسی قسم کی غلط بات کہنے کی جرأت نہ ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس قسم کے نشان دکھانے آئے تھے
اور ایسے بندے پیدا کرنا آپ کا ایک مقصد تھا جن کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ دنیا میں بڑے بڑے انقلابات پیدا کر دے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیان فرمودہ بعض روایات اور مختلف سبق آموز مثالوں اور واقعات کے حوالہ سے احباب جماعت کو اہم نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 08/جولائی 2016ء بمطابق 08 وفا 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

اس وقت مَیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بعض باتیں پیش کروں گا۔ ہر حوالہ جو انفرادی حوالہ ہے اپنے اندر ایک نصیحت اور سبق رکھتا ہے۔ بعض باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے بھی آپ نے بیان فرمائی ہیں۔

پہلی بات تبلیغ کے حوالے سے ہے جس میں حضرت مصلح موعود نے پارٹیشن کے بعد قادیان کی جماعت کو جلسہ سالانہ پر یہ پیغام بھیجا تھا۔ اس میں توجہ دلائی تھی کہ آپ لوگوں کا کام ہے کہ تبلیغ کریں اور اس پہلو سے بہت محنت کی ضرورت ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً یہ فرمایا تھا کہ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الحکم مورخہ 27 مارچ و 6 اپریل 1898ء جلد 2 نمبر 6-5 صفحہ 13)۔ اور پھر یہ بھی فرمایا کہ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 648)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کو اور آپ کی دعوت کو اور آپ کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا وعدہ کیا ہے۔ بیشک یہ وعدہ ہے اور یہ کام اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق کر بھی رہا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ کرے گا لیکن اس کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افراد جماعت کو بھی تبلیغ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ میری کتابوں سے علم بھی حاصل کرو اور تبلیغ کرو جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تبلیغ کیا کرتے تھے۔ تو بہرحال اللہ تعالیٰ کے وعدوں سے بھرپور حصہ لینے کے لئے بھی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ وعدے بیشک اللہ تعالیٰ کے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو پورا کرنے کے لئے ان لوگوں پر جنہوں نے نبی کے ساتھ عہد بیعت کیا ہوتا ہے، یہ ذمہ داری بھی ڈالی ہے کہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں اور پھر جب یہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق ان کے کاموں میں بے انتہا برکت بھی ڈالتا ہے اور نئے نئے ذرائع بھی پیدا فرماتا ہے۔ یہ ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے بہت سے ذرائع تبلیغ کے پیدا فرمائے۔

بہرحال حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیغام کا وہ حصہ پیش کرتا ہوں جو تبلیغ کے بارے میں تھا اس میں قادیان میں احمدیوں کی تھوڑی تعداد اور محدود وسائل رہ جانے کے باوجود اس اہم فریضے کی طرف آپ نے توجہ دلائی ہے اور درویشوں کو حوصلہ بھی دلایا اور ان کو حوصلہ دلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے ابتدائی زمانے کا حوالہ دیا۔ آپ ان کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ ’’بیشک آپ کی تعداد قادیان میں تین سو تیرہ ہے لیکن آپ اس بات کو نہیں بھولے ہوں گے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان میں خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے کام کو شروع فرمایا تھا تو اس وقت قادیان میں احمدیوں کی تعداد صرف دو تین تھی۔ تین سو آدمی یقیناً تین سے زیادہ ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے وقت قادیان کی آبادی گیارہ سو تھی۔ گیارہ سو اور تین کی نسبت 1/366 کی ہوتی ہے۔ (یعنی ایک کے مقابلہ پہ تین سو چھیاسٹھ افراد۔) اگر اس وقت (جب یہ پیغام آپ بھیج رہے ہیں) قادیان کی آبادی بارہ ہزار سمجھی جائے تو موجودہ احمدیہ آبادی کی نسبت باقی قادیان کے لوگوں سے 1/36 ہوتی ہے (یعنی کہ چھتیس کے مقابلے پہ ایک احمدی اور پہلے ایک احمدی تین سو چھیاسٹھ کے مقابلہ پہ تھا۔ آپ قادیان والوں کو مخاطب کرتے ہیں کہ) گویا جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کام شروع کیا اس (وقت) سے آپ کی طاقت دس گنا زیادہ ہے۔ پھر جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کام شروع کیا اس وقت قادیان سے باہر کوئی احمدیہ جماعت نہیں تھی۔ لیکن اب ہندوستان میں بھی بیسیوں جگہ پر احمدیہ جماعتیں قائم ہیں۔ ان جماعتوں کو بیدار کرنا، منظم کرنا، ایک نئے عزم کے ساتھ کھڑا کرنا اور اس ارادے کے ساتھ ان کی طاقتوں کو جمع کرنا کہ وہ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کو ہندوستان کے چاروں گوشوں میں پھیلا دیں۔ یہ آپ لوگوں کا ہی کام ہے۔‘‘ (سوانح فضل عمرؓ جلد 4 صفحہ 389-388)

یہی نسبت شاید آجکل کی قادیان کی آبادی کی ہو۔ اگر احمدی ہزاروں میں ہیں تو وہاں دوسروں کی بھی تعداد بڑھی ہوگی۔ اور اب تو وسائل بھی پہلے سے بہت بہتر ہیں اور ہمارے ذرائع بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان میں اب جماعت کا تعارف بھی مختلف ذرائع سے ہو رہا ہے۔ لیکن جو کام کرنے والے ہیں، جو واقفین زندگی ہیں اور مربیان ہیں ان کو انفرادی طور پر بھی اپنی کوششوں کو تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ ماریں بھی پڑتی ہیں، مخالفتیں بھی ہوتی ہیں لیکن اس کے باوجود ہم نے حکمت سے اپنی تبلیغ کے کام کو آگے بڑھانا ہے۔ انشاء اللہ۔

اس بات کو دنیا کے باقی ممالک کو بھی اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کے کام کو کرنے اور اسے وسعت دینے کی ہمیں ہدایت فرمائی ہے۔ یہ قرآن شریف کا بھی حکم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا تھا۔ لیکن ہمیں اس کے لئے ہر جگہ، ہر ملک میں مضبوط پلاننگ کرنے کی ضرورت ہے تا کہ اس سے اس کام کو مزید وسعت دی جاسکے۔ اور پھر تبلیغ کے ساتھ ان لوگوں کو سنبھالنا بھی ایک بہت بڑا کام ہے جو بیعتیں کر کے جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ بعض جگہ تبلیغ تو ہو جاتی ہے، لوگ شامل بھی ہو جاتے ہیں لیکن پھر سنبھالے نہیں جاتے اور یوں بہت سے آئے ہوئے پھر ضائع ہو جاتے ہیں۔

ہندوستان میں زیادہ تر دیہاتی لوگ، غریب لوگ احمدیت کو قبول کرتے ہیں اور جب مخالفین کی یورش ہوتی ہے تو بعض کمزور ایمان والے خوف سے کمزوری بھی دکھا دیتے ہیں۔ اگر وہاں ہماری انتظامیہ، کام کرنے والے، منصوبہ بندی کرنے والے جس طرح تبلیغ کے کاموں کی منصوبہ بندی کرتے ہیں اور اللہ کے فضل سے بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔ علاوہ اصلاح و ارشاد کی مختلف نظارتوں کے ان کا ایک شعبہ وہاں نور الاسلام بھی کام کر رہا ہے جس کے مختلف ذرائع ہیں، فون کے ذریعہ سے اور دوسرے اخباروں کے ذریعہ سے تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح وقف جدید کی تبلیغ کی نظامت ہے ان کے ذریعہ سے بھی کام ہو رہا ہے۔ ان کو ایسی جگہوں پر جہاں مخالفین پہنچ کر نومبائعین کو، نئے احمدیوں کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں وہاں جا کر ان نومبائعین کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔ ضلعی اور مرکزی نمائندے کو فوراً وہاں پہنچنا چاہئے جہاں سے بھی اطلاع ملے کہ یہاں کسی بھی قسم کی کسی احمدی کو تکلیف ملی ہے چاہے وہ چھوٹا سا گاؤں ہی ہو۔

اسی طرح افریقہ کے ممالک میں بھی وہاں کے لوگوں کو، مبلغین کو کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے بعد کے رابطوں میں بھی بہتری پیدا کریں اور مقامی لوگوں کے حالات سے باخبر رہنے کے لئے بہتر منصوبہ بندی کریں۔ کیونکہ وہاں بھی جیسا کہ مَیں نے شاید درس میں اور خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا کہ مخالفین احمدیت فوری طور پر پہنچتے ہیں کہ کس طرح ہم ان کو احمدیت سے متنفر کریں۔ بہر حال ہر جگہ خاص طور پر جہاں زیادہ بیعتیں ہوتی ہیں اور غریب ممالک ہیں ان میں یہ ایک کام کرنے والا ہے۔

پھر ایک واقعہ حضرت مصلح موعود بیان کرتے ہیں جو خواجہ کمال الدین صاحب سے متعلق ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تھی لیکن پھر خلافت ثانیہ کے انتخاب کے وقت فتنہ میں مبتلا ہو گئے اور غیر مبائعین کے لیڈروں میں سے ہو گئے۔ بہر حال ان کو لیڈری چاہئے تھی وہ ان کو وہاں مل گئی۔ ان کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے کہ انہوں نے اپنے علم کو کس طرح بڑھایا تھا اور ان کے اچھے لیکچروں اور تقریروں کا راز کیا تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’خواجہ کمال الدین صاحب کی کامیابی کی بڑی وجہ یہی تھی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کر کے ایک لیکچر تیار کرتے تھے۔ پھر قادیان آ کر کچھ حضرت خلیفہ اول سے پوچھتے اور کچھ دوسرے لوگوں سے اور اس طرح ایک لیکچر مکمل کر لیتے۔ پھر اسے لے کر ہندوستان کے مختلف شہروں کا دورہ کرتے اور خوب کامیاب ہوتے۔‘‘ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’خواجہ صاحب کہا کرتے تھے کہ اگر بارہ لیکچر آدمی کے پاس تیار ہو جائیں تو اس کی غیر معمولی شہرت ہو سکتی ہے۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’خواجہ صاحب نے ابھی سات لیکچر تیار کئے تھے کہ ولایت چلے گئے۔ (یہاں انگلستان آ گئے۔) لیکن وہ ان سات لیکچروں سے ہی بہت مقبول ہو چکے تھے۔‘‘ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایک لیکچر بھی اچھی طرح تیار کر لیا جائے تو چونکہ وہ خوب یاد ہوتا ہے اسلئے لوگوں پر اس کا اچھا اثر ہو سکتا ہے۔‘‘

پس پہلی چیز تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ہیں جن کو پڑھنا ضروری ہے۔ پھر اس کو سمجھنا اور آگے اس سے لے کر لیکچر تیار کرنا۔ حضرت مصلح موعود پھر تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’پہلے زمانے میں اسی طرح ہوتا تھا کہ ’’صَرف میر‘‘ کا الگ استاد ہوتا تھا۔ ’’نحو میر‘‘ کا الگ استاد ہوتا تھا۔ ’’پکی روٹی‘‘ کا الگ استاد ہوتا تھا اور ’’کچی روٹی‘‘ کا الگ استاد ہوتا تھا۔ (اب ایک زمانہ دوبارہ آ گیا ہے جہاں سائنس نے ترقی کی ہے تو پھر یہ تخصص، specialities اور specialisation کا زمانہ شروع ہو چکا ہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’چاہئے بھی اسی طرح کہ جو لیکچرار ہوں ان کو مضامین خوب تیار کر کے دیئے جائیں اور وہ باہر جا کر وہی لیکچر دیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سلسلے کے مقصد کے مطابق تقریریں ہوں گی اور ہمیں یہاں بیٹھے بیٹھے پتا ہوگا کہ انہوں نے کیا بولنا ہے۔ اصل لیکچر وہی ہوں گے اس کے علاوہ اگر مقامی طور پر ضرورت ہو تو تائیدی لیکچروں کے طور پر اور وہ کچھ کسی مضمون پر بھی بول سکتے ہیں۔‘‘ (الفضل مورخہ 7 نومبر 1945ء جلد 33 نمبر 261 صفحہ 3)

پس یہ رہنما اصول مبلغین کے لئے بھی ہے اور داعیین الی اللہ کے لئے بھی اور ان لوگوں کے لئے بھی جو علمی نشستوں میں جاتے ہیں۔ اگر لیکچر اس طرح تیار کیا گیا ہو تو بڑے بڑے پروفیسر اور بعض نام نہاد دین کے عالم اور بعض ایسے لوگ جو دین پر اعتراض بھی کرتے ہیں وہ بھی متأثر ہوتے ہیں۔ گزشتہ دنوں یہاں بھی شاید شعبہ تبلیغ کے تحت ایک پروگرام تھا جس میں اسرائیل سے ایک بڑے یہودی پروفیسر بھی شامل ہوئے تھے۔ وہ کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ اس میں ایک ہمارے نوجوان مربی نے بھی اچھی تیاری کر کے لیکچر دیا تھا۔ پروفیسر صاحب اس سے بڑے متأثر ہوئے تھے۔ پروفیسر صاحب نے وہاں بڑی ہوشیاری سے اسلام کے، خلافت کے حق میں بعض باتیں کیں لیکن اسلام کے خلاف بھی کہا تو ہمارے اس نوجوان نے بڑے اچھے رنگ میں اس کا جواب دیا۔ بعد میں پروفیسر صاحب مجھے ملنے یہاں بھی آئے اور کہنے لگے کہ تمہارا وہ مربی، وہ مقرر جو تھا بڑا ہوشیار ہے۔ اصل میں تو اسلام پر حملہ کرنے والے لوگ، غیر احمدی سکالروں کے سامنے بعض باتیں کر کے ان کے دلائل ردّ کر دیتے ہیں یا ان کے پاس وہ دلائل نہیں۔ لیکن جماعت کے پاس تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دیا ہوا علم کلام اتنا ہے کہ اگر اچھی طرح تیاری ہو تو کسی کا بھی منہ بند کیا جا سکتا ہے۔ ان کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ بھی ہمارے لئے ضروری ہے تا کہ ہمارا دینی علم بھی بڑھے اور اس کے ساتھ ہی ان کتب کی وجہ سے ہماری روحانیت میں بھی ترقی ہوتی ہے۔

پرانے لوگوں میں تبلیغ کا کس قدر شوق تھا اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’مَیں چھوٹا تھا کہ میں نے بچپن کے چند دوستوں کے ساتھ مل کر ایک انجمن بنائی اور رسالہ ’’تشحیذ الاذہان‘‘ ہم نے جاری کیا۔ پھر فرماتے ہیں کہ ’’میرے اُس وقت کے دوستوں میں سے ایک چوہدری فتح محمد صاحب سیال بھی تھے (جو بعد میں یہاں بھی یو کے (UK) میں مبلغ رہے ہیں۔) آپ فرماتے ہیں ان کی لڑکی چوہدری عبداللہ خان صاحب کے گھر ہے۔ (چوہدری عبداللہ خان صاحب سے بیاہی ہوئی تھی۔ چوہدری عبداللہ خان صاحب، چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔) کہتے ہیں ایک دفعہ چوہدری عبداللہ خان صاحب کی بیوی مجھے کہنے لگی کہ ابّا جی کو (یعنی چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو) جب آپ نے ناظر اعلیٰ بنا دیا۔ (ایک وقت میں وہاں صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اعلیٰ بھی بنائے گئے تھے)، تو وہ گھر میں بڑا افسوس کیا کرتے تھے کہ ہم نے تو اپنے آپ کو تبلیغ کے لئے وقف کیا تھا اور انہوں نے ہمیں کرسیوں پر لا کر بٹھا دیا ہے۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں) دوسری طرف میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں وہ لوگ بھی ہیں جو مجھے لکھتے ہیں کہ واقف زندگی کی قدر ہونی چاہئے۔‘‘
(الفضل مورخہ 22 اکتوبر 1955ء جلد 44/9 نمبر 247 صفحہ 6)

پس اس میں یہ سبق بھی ہے کہ پرانے زمانے کے لوگوں کو تبلیغ کا کتنا شوق تھا اور اس کو دفتروں میں تعیناتی پر وہ ترجیح دیا کرتے تھے۔ آجکل یہاں بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں مرکز میں لگا دیا جائے۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جماعتوں کو جس طرح مربیان اور مبلغین کو دیکھنا چاہئے وہ اس طرح بعض جگہ پر نہیں دیکھے جاتے۔ یعنی افراد جماعت جو ہیں اپنے مربیان اور مبلغین کا اس طرح خیال، لحاظ نہیں رکھتے جس طرح رکھنا چاہئے۔ اور اس بارے میں اب بھی بعض جگہ سے شکایتیں آتی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی مَیں کہوں گا کہ مربیان اور مبلغین پر بھی یہ ذمہ داری ہے اور یہ بات ان پر بھی یہ ذمہ داری ڈال رہی ہے کہ ان کو جماعتوں میں اپنا وقار قائم رکھنے کے لئے علمی اور روحانی لحاظ سے بلند مقام حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ کبھی کسی فرد جماعت کو ان کے متعلق کسی قسم کی غلط بات کہنے کی جرأت نہ ہو۔ بعض جگہ بعض انتظامی لوگ مربّیان کے بارے میں غلط باتیں کر جاتے ہیں۔ جہاں مربی اصلاح کرنے کی کوشش کرتا ہے وہاں اس کے خلاف باتیں کرنی شروع کر دیتے ہیں۔

پھر قبولیت دعا کا راز کیا ہے اور اس بارے میں اس کی حکمت کو بتاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ’’اس قسم کے نشان دکھانے آئے تھے اور ایسے بندے پیدا کرنا آپ کا ایک مقصد تھا جن کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ دنیا میں بڑے بڑے انقلابات پیدا کر دے۔ آپ نے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے) فرمایا ہے کہ

چُو پیش آں بروی کار یک دعا باشد

اس کا مطلب یہی ہے کہ جو ساری دنیا نہیں کر سکتی وہ ایک دعا سے ہو جاتا ہے۔ مگر اس کے یہ معنی بھی نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دعا کو ضرور قبول کر لیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صاحبزادہ مبارک احمد فوت ہوا۔ مولوی عبدالکریم صاحب فوت ہوئے۔ آپ نے دعائیں بھی کیں مگر وہ فوت ہو گئے اور یہ بھی آپ کا ایک نشان ہے

کیونکہ مرزا مبارک احمد صاحب کے متعلق آپ نے قبل از وقت بتا دیا تھا اور جب کوئی بات قبل از وقت کہہ دی جاتی ہے تو وہ نشان بن جاتی ہے۔پس نہ تو یہ ہوتا ہے کہ ہر دعا قبول ہو جاتی ہے اور نہ ہی ہر ردّ ہوتی ہے۔ہاں جو دعا قبول کرنے کا اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔اسے کوئی ردّ نہیں کرسکتا۔

پھر دعاؤں کی قبولیت کی بات کرتے ہوئے پیغامیوں کے حضرت مصلح موعود پہ ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا: انہوں نے اعتراض کیا تھا کہ کیا نشان پورے ہوئے۔ فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ کے جو فضل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ نازل ہوئے ان کا جاری رہنا ضروری ہے۔ پیغامیوں کا یہ حق تو ہے کہ کہہ دیں کہ تمہارے ذریعہ جاری نہیں ہو سکتے۔(یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بارے میں یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہتے ہیں میرے بارے میں یہ کہہ دو کہ میرے ذریعہ یہ جاری نہیں ہو سکتے) مگر یہ ضروری ہے کہ وہ میرے مقابلے پر اپنے امام یا لیڈر کو پیش کریں اور کہیں کہ اس کے ذریعہ ان فضلوں کا اظہار ہوتا ہے۔اور اگر واقعی خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ آئندہ کے امور کے متعلق خبریں ظاہر کرے اور اس کی دعاؤں کو غیر معمولی طور پر سنے تو ہم مان لیں گے کہ ہم گو غلطی پر تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت ہے۔(ایسے اعتراض نہ کرو جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر حرف آتا ہو۔تم ایک طرف مانتے ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا۔ چاہے مانتے ہو کہ وہ مجدد کے طور پر تھے۔ مانتے ہو کہ سچے تھے اور ان کی دعائیں بھی قبول ہوتی تھیں۔انہوں نے پیشگوئیاں بھی کیں۔تو پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر میری بات نہیں ماننی تو نہ مانو۔ایک تو اپنے کسی امام کو میرے سامنے پیش کرو۔کوئی لیڈر میرے سامنے پیش کرو اور پھر یہ ثابت کرو کہ اس کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔اور اگر ثابت کر دیتے ہو کہ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، تو ہمیں یہ ماننے پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا کہ ٹھیک ہے ہم غلطی پر ہیں۔لیکن اگر تم یہ کہو کہ نشان پورے نہیں ہو رہے تو یہ تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر بھی اعتراض کر رہے ہو۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں لیکن ان کا یہ حال ہے کہ یہ لوگ تو دروازہ ہی بند کر دیتے ہیں۔‘‘ (الفضل مورخہ 12 جولائی 1940ء، 12 وفا 1319 ہش جلد 28 نمبر 157 صفحہ 6)۔ کوئی بات سننا ہی نہیں چاہتے۔کوئی عقل کی بات کرنا ہی نہیں چاہتے۔

بعض چھوٹے چھوٹے مزید واقعات ہیں۔مثالیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے آپ نے بیان فرمائیں۔اس میں سے ایک کُبڑی کی مثال ہے۔فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک کبڑی کی مثال سنایا کرتے تھے (اس کے کمر پہ کُب نکلا ہوا تھا۔) کہ اس سے کسی نے پوچھا کہ آیا تو یہ چاہتی ہے کہ تیری کمر سیدھی ہو جائے یا باقی لوگ بھی کبڑے ہو جائیں؟ تو جیسا کہ بعض طبیعتیں ضدی ہوتی ہیں۔(حسد بھی رکھتی ہیں) اُس نے آگے سے یہ جواب دیا کہ مدتیں گزر گئیں۔ مَیں کُبڑی ہی رہی اور لوگ میرے کُبڑے پن پہ ہنستے اور مذاق کرتے رہے۔اب تو یہ سیدھا ہونے سے رہا۔(کُب میرا جو ہے یہ تو ایسا ہی رہنا ہے۔اب تو میں بوڑھی ہو گئی۔) مزا تو جب ہے کہ یہ لوگ سارے جو ہیں یہ بھی کبڑے ہوں اور مَیں بھی ان پر ہنس کے جی ٹھنڈا کروں۔‘‘ تو آپ کہتے ہیں کہ ’’اس طرح کی بعض حاسد طبیعتیں ہوتی ہیں۔(حسد کرنے والی طبیعتیں ہوتی ہیں) انہیں اس سے غرض نہیں ہوتی کہ ان کی تکلیف دُور ہو جائے بلکہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ دوسرا تکلیف میں مبتلا ہو جائے۔‘‘

(الفضل 2 اگست 1961ء جلد 5/15 نمبر 177 صفحہ 5)

پس ایسے حاسدوں سے بچنے کی بھی ہمیں ہر ایک کو دعا کرنی چاہئے اور یہ بھی دعا کرنی چاہئے کہ ہم بھی کبھی ایسے حاسدوں میں شمار نہ ہوں جو اس قسم کی باتیں کرنے والے ہوں۔

پھر ایک اندھے کی کہاوت بیان فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنایا کرتے تھے کہ کوئی اندھا تھا جو رات کے وقت کسی دوسرے سے باتیں کر رہا تھا اور ایک شخص کی نیند خراب ہو رہی تھی۔وہ کہنے لگا حافظ جی سو جاؤ۔حافظ صاحب کہنے لگے ہمارا سونا کیا ہے۔ چُپ ہی ہو جانا ہے۔مطلب یہ تھا کہ سونا آنکھیں بند کرنے اور خاموش ہو جانے کا نام ہوتا ہے۔میری آنکھیں تو پہلے ہی بند ہیں۔اب خاموش ہی ہو جانا ہے اور کیا ہے؟‘‘ (تو مَیں ہو جاتا ہوں۔) تو آپ فرماتے ہیں کہ ’’مومن کے لئے یہ حالات (جو تکلیف کے ہوتے ہیں یہ) تکلیف کا موجب نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ مَیں تو پہلے ہی ان حالات کا عادی ہوں۔ جیسے مومن کو دنیا مارنا چاہتی ہے تو وہ کہتا ہے مجھے مار کر کیا لوگے۔ مَیں تو پہلے ہی خدا تعالیٰ کے لئے مرا ہوا ہوں۔ (اس بات پہ تیار ہوں کہ جو اللہ تعالیٰ چاہے مَیں کروں گا۔اس کے لئے جان بھی میری حاضر ہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’دنیا موت سے گھبراتی ہے مگر ایک مومن کو جب دنیا مارنا چاہتی ہے تو وہ کچھ بھی نہیں گھبراتا اور کہتا ہے کہ میں تو اسی دن مر گیا تھا جس دن میں نے اسلام قبول کیا تھا۔فرق صرف یہ تھا کہ آگے میں چلتا پھرتا مردہ تھا اور اب تم مجھے زمین کے نیچے دفن کر دو گے۔میرے لئے کوئی زیادہ فرق نہیں ہوگا۔‘‘ (الفضل 23 مئی 1943ء جلد 31 نمبر 122 صفحہ 6)۔تو حقیقی مومن کی یہ سوچ ہوتی ہے۔

پھر ایک مثال آپ دیتے ہیں۔فرماتے ہیں کہ ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنایا کرتے تھے کہ ایک عورت کسی شادی میں شامل ہوئی۔ وہ بخیل تھی۔(کنجوس عورت تھی) لیکن اس کی بھاوج حوصلے والی تھی۔(نند، بھابھی دونوں شادی میں شامل ہوئے۔وہ تو کنجوس تھی لیکن بھابھی اس کی ذرا حوصلے والی تھی۔حوصلے سے مراد ہے تحفہ دینے میں حوصلہ رکھتی تھی۔) اس عورت نے اس شادی پہ ایک روپے کا تحفہ دیا مگر اس کی بھاوج نے بیس روپیہ کا۔جب وہ واپس آئیں تو کسی نے اس کنجوس عورت سے پوچھا کہ تم نے شادی کے موقع پر کیا خرچ کیا؟ تو اس نے کہا کہ مَیں نے اور بھاوج نے اکیس روپے دیئے۔(اس کی مثال چندوں پہ منطبق کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ) بعض جماعتوں میں بعض افراد ہیں وہ کافی بڑھ کر چندہ دیتے ہیں۔ان کے خاص چندوں کو جماعتوں کا اپنا طرف منسوب کر دینا ایسا ہی ہے جیسے اس بخیل عورت کا یہ کہنا کہ میں نے اور بھاوج نے اکیس روپے دیئے تھے۔‘‘

(الفضل 15 جون 1944ء جلد 32 نمبر 138 صفحہ 4)

لیکن بعض ایسے بھی امیر لوگ ہیں جو کنجوس ہوتے ہیں اور جماعتوں کے مجموعی چندے کو اپنی طرف منسوب کر لیتے ہیں۔ یہ بھی مثالیں سامنے آتی ہیں۔اگر منسوب نہیں کرتے تو اظہار ضرور کرتے ہیں کہ ہماری جماعت نے اتنا دیا۔ جیسے ہماری جماعت میں سب سے زیادہ بڑھ کے وہی چندہ دینے والے تھے۔حالانکہ اکثریت ان میں سے وہ ہوتی ہے جو غریب ہوتے ہیں جنہوں نے چندہ دیا اور امیر اس نسبت سے نہیں دے رہے ہوتے۔

ایک دفعہ کھیل میں بعض غلط باتیں ہوئیں۔دین کا خیال نہیں رکھا گیا۔سلسلہ کی روایات کا خیال نہیں رکھا گیا۔اس پر تنبیہ کرتے ہوئے آپ نے ان کو فرمایا کہ ’’دیکھو ہنسی اور مذاق کرنا جائز ہے۔(منع نہیں ہے۔) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مذاق کیا کرتے تھے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی مذاق کرتے تھے۔ ہم بھی مذاق کر لیتے ہیں۔ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم مذاق نہیں کرتے۔ہم سو دفعہ مذاق کرتے ہیں لیکن اپنے بچوں سے کرتے ہیں، اپنی بیویوں سے کرتے ہیں۔(قریبیوں سے کرتے ہیں) لیکن اس طرح نہیں کہ اس میں کسی کی تحقیر کا رنگ ہو۔(اگر کسی کی تحقیر ہو۔اس کی عزت نفس متاثر ہو رہی ہو تو ایسا مذاق صحیح نہیں ہے۔) اگر منہ سے ایسا کلمہ نکل جائے جس میں تحقیر کا رنگ پایا جاتا ہو تو ہم استغفار کرتے ہیں۔(اور یہ ہر ایک کو کرنا چاہئے۔اگر کسی سے غلطی سے کسی کا مذاق ایسے رنگ میں ہو جائے جو اس کو بہت برا لگے یا اس کی عزت نفس مجروح ہوتی ہو) اور سمجھتے ہیں کہ ہم سے غلطی ہوگئی۔(اس لئے استغفار کرنا چاہئے۔پس ایک کھیل کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ وہاں یہ کھیل ہو رہی تھی۔اس لحاظ سے اس میں ایک بات ہوئی۔فرماتے ہیں کہ میں کھیلوں کو برا نہیں مناتا۔ ہنسنا کھیلنا جائز ہے۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ جائز نہیں ہے۔) تم بیشک ہنسو اور کھیلو لیکن بازی بازی با ریشِ بابا ہم بازی۔ (یعنی) کھیل کھیل ہے تو ٹھیک ہے لیکن اگر باپ کی داڑھی سے بھی کھیلا جائے تو یہ جائز نہیں۔(یعنی کہ اپنے باپ کی بھی عزت اچھالنے لگو تو پھر یہ جائز نہیں ہے۔) خدا تعالیٰ کا مقام خدا تعالیٰ کو دو۔فٹبال کا مقام فٹبال کو دو۔ مشاعرے کا مقام مشاعرے کو دو اور پیشگوئیوں کا مقام پیشگوئیوں کو دو۔(بعضوں نے ایسی باتیں کیں جس میں استہزاء کے رنگ میں یا مذاق کے رنگ میں پیشگوئیوں کے حوالے دینے شروع کر دیئے۔) فرمایا اگر تمہیں کھیل اور تمسخر کا شوق ہو تو لاہور جاؤ اور مشاعروں میں جا کر شامل ہو جاؤ۔(وہاں بعض شاعر ایک دوسرے کا تمسخر بھی اڑا لیتے ہیں۔مشاعروں میں شامل ہو جاؤ بیشک اپنا شوق پورا کرلو۔فضول باتیں کرنی ہیں۔کھیلوں میں شامل ہونا ہے تو جاؤ دوسرے شہر میں جا کے شامل ہو جاؤ۔) اگر تم لاہور جا کر ایسا کرو گے (خاص طور پر قادیان کے لوگوں کو آپ نصیحت فرما رہے تھے اور اب ربوہ، قادیان جہاں بھی مرکزی طور پر جماعتی پروگرام کے تحت چاہے کھیلوں کا ہی انتظام ہو رہا ہو ان کے لئے بھی یہ نصیحت ہے کہ وہاں جا کر ایسا کرو گے) تو لوگ یہی کہیں گے کہ لاہور والوں نے ایسا کیا۔ یہ نہیں کہیں گے کہ احمدیوں نے ایسا کیا۔لیکن یہاں اس کا دسواں حصہ بھی کرو گے تو لوگ کہیں گے کہ احمدیوں نے ایسا کیا۔پس میں تمہیں ہنسی سے نہیں روکتا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہنسی میں اس حد تک نہ بڑھو جس میں جماعت کی بدنامی ہو۔‘‘ (الفضل 12 مارچ 1952ء جلد 40/6 نمبر 62 صفحہ 4)

اب صرف قادیان یا ربوہ کی بات نہیں ہے باقی جگہوں پر بھی دنیا میں ہر جگہ صرف جماعتی طور پر بھی کھیلیں ہوتی ہیں۔ جماعتی طور پر آرگنائز ہوتی ہیں۔ وہاں اگر کوئی ایسی باتیں ہوں گی تو بعض دفعہ جماعت بدنام ہوتی ہے۔اس لئے ہر جگہ ان باتوں کی احتیاط کرنی چاہئے۔

پس ہمارے ہر عمل میں اس بات کا اظہار ہونا چاہئے چاہے وہ کھیل کود ہے یا تفریح ہے یا مشاعرے ہیں کہ ہم نے جماعت کے وقار کو مجروح نہیں ہونے دینا۔اسکی عزت کا ہمیشہ خیال رکھنا ہے۔اس کے وقار کا ہمیشہ خیال رکھنا ہے۔پس یہ جو چند باتیں میں نے کہی ہیں یہ نصیحت تھیں۔سبق آموز تھیں۔ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔(سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

’’خدا کی قسم‘‘

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com

Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186

Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab

For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم احمد المستر یحی صاحب

مکرم احمد المستر یحی صاحب کا تعلق اردن سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1964ء میں ہوئی اور انہیں 2011ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا احوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں۔

نماز باجماعت سے محبت

مَیں ایک متدیّن گھرانے میں پلا بڑھا۔ بچپن ہی سے مجھے پابندیٔ نماز کی فکر اور دین سے غیر معمولی محبت تھی جس کی وجہ سے کبھی کبھی میرے گھر والے اور رشتہ دار مجھے مولوی ہونے کا طعنہ دیتے تھے۔ مَیں باجماعت نماز نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ ایک دفعہ تمام گھر والے مل کر اپنی زمین میں پیاز کی کاشتکاری کے لئے گئے تو میرے بڑے بھائی نے مجھے بھی وہاں پہنچنے کے لئے کہا۔ ہماری زمین پانچ کلومیٹر دور تھی اور وہاں پیدل جانا تھا۔ چونکہ یہ جمعہ کا دن تھا اور وہاں جا کر جمعہ کی نماز کے لئے واپس آنا مشکل تھا، یہ سوچ کر میں گھر میں رہا اور جمعہ کی نماز کی ادائیگی کو مقدم رکھتے ہوئے کہیں نہ گیا۔ اس کی وجہ سے مجھے سارے گھر والوں اور خصوصًا اپنے بھائی کی ڈانٹ ڈپٹ اور طعنہ زنی کا سامنا بھی کرنا پڑا لیکن ان کی باتوں سے میری نماز کی محبت کم نہ ہوئی، یہانتک کہ پندرہ سال کی عمر کو پہنچنے تلک نماز اور مسجد کی محبت میں میری مثال دی جانے لگی۔

تبلیغی جماعت سے تعلق

مَیں مسجد کی طرف جاتے ہوئے نوجوانوں کو دکانوں پر یا گلیوں میں کھڑے دیکھتا تو انہیں مسجد چلنے کی ترغیب دلاتا اور جب وہ نہ مانتے تو میں کبھی کبھی ان کے لئے رو رو کر دعا بھی کرتا۔ میں نے اسی ڈگر پر چلتے ہوئے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا۔ انہی ایام میں ہمارے علاقے میں پہلی مرتبہ جماعت الدعوۃ والتبلیغ کا ایک وفد آیا اور ان میں سے ایک مولوی نے جمعہ کی نماز کے بعد بڑا پُرتاثیر درس دیا۔ مجھے وہ درس اور مولوی صاحب کا طریق بہت پسند آیا۔ مجھے پتہ چلا کہ ان کا مقصد لوگوں کو مسجد میں لانا اور دینی احکام پر عمل کی ترغیب دلانا ہے۔ یہ بات تو قبل ازیں ہی میری طبیعت کا حصہ بن چکی تھی اس لئے میں ان کے ساتھ ہولیا اور پھر کئی سال اسی جماعت کا حصہ بنا رہا۔

دجال۔ ایک مختلف نقطۂ نظر

ایک روز مَیں سوشل میڈیا پر بعض دینی موضوعات کے بارہ میں ریسرچ کر رہا تھا کہ دجال کے موضوع پر کسی کا آرٹیکل میری توجہ کا مرکز بن گیا۔ لکھنے والے نے قرآن وحدیث سے نہایت مضبوط اور تسلی بخش دلائل کے ساتھ اپنا موقف پیش کیا تھا۔ میں نے اسے بالاستیعاب پڑھا اور بہت متاثر ہوا اور پھر جب میں نے اس میں مذکور دلائل کا ذکر اپنے دوستوں سے کیا تو انہوں نے بھی اسے پسند کیا۔ مجھے اس وقت تو یہ معلوم نہ تھا کہ اس آرٹیکل کے لکھنے والے کا تعلق کس مکتبۂ فکر سے ہے۔ تاہم قبول احمدیت کے بعد یہ بھید کھلا کہ وہ آرٹیکل ایک احمدی نے ہی لکھا تھا اور اس میں جماعت احمدیہ کا موقف ہی بیان کیا گیا تھا۔

تنبیہ!!

چند سال گزرنے کے بعد ایک روز میں حسبِ عادت سوشل میڈیا پر بعض دینی موضوعات کی تلاش میں مصروف تھا کہ ایک ویب سائٹ پر ’’تنبیہ‘‘ کے عنوان سے ایک اعلان نظر سے گزرا جس میں ایم ٹی اے العربیہ نامی ایک چینل کو دیکھنے سے منع کیا گیا تھا۔

انسانی طبیعت عمومًا اسی بات کی کُنہ جاننے کی کوشش کرتی ہے جس سے اسے منع کیا جاتا ہے۔ میں نے جب اس چینل کے بارہ میں تحذیر پڑھی تو اس کی حقیقت جاننے کی خواہش نے مجھے اس چینل کو تلاش کرنے پر مجبور کردیا۔ میرا خیال تھا کہ شاید یہ کوئی اسرائیلی چینل ہوگا جس کے بارہ میں عربوں کی طرف سے ایسا پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے۔ بہرحال باوجود کوشش کے مجھے یہ چینل نہ ملا۔ کچھ دن گزرنے کے بعد میں نے اپنے ایک بیٹے سے اس کے بارہ میں پوچھا۔ اس نے بھی لاعلمی کا اظہار کیا اور یوں بات آئی گئی ہوگئی۔

چند ہفتوں کے بعد میرے بیٹے نے آکر بتایا کہ اسے وہ چینل مل گیا ہے۔ چنانچہ اس نے مجھے اسکی فریکوئینسی سیٹ کردی اور میں اس کے پروگرام دیکھنے لگ گیا۔

احمدیت سے تعارف

میرا تو خیال تھا کہ یہ کوئی غیر اسلامی چینل ہوگا لیکن اس پر تو اسلامی موضوعات پر بات ہورہی تھی اور جو نقطۂ نظر پیش کیا جارہا تھا وہ اگرچہ ہمارے مروّجہ طریق سے ہٹ کر تھا لیکن نہایت اطمینان بخش اور عقل وسوچ کے آفاق کھولنے والا تھا۔ ایسے مسائل میں وفات مسیح اور ناسخ ومنسوخ کا مسئلہ سرفہرست تھا۔ پھر پروگرام الحوار المباشر اور أجوبة عن الإيمان دیکھا تو کئی ایسے امور بھی قرآن وحدیث کے قاطع دلائل کی روشنی میں واضح ہوتے گئے جن کی قبل ازیں سمجھ نہ آتی تھی۔ میں یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد بہت متاثر ہوا بلکہ میرے دل میں امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے نقوش ابھرنے لگے تھے۔ لیکن میرے سامنے ایک بڑا سوال یہ تھا کہ ان عقائد اور مفاہیم کا کیا کیا جائے جو آباء واجداد اور معاشرے کے ذریعہ ہم تک پہنچے تھے؟ کیا میں اس امام کی بیعت کرلوں جس کی صداقت میرے لئے روشن ہوچکی ہے اور جس کی بیعت کرنے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب مسلمانوں کو وصیت فرمائی ہے، یا آنکھیں بند کر کے مولویوں کے پیچھے چلتا رہوں اور اسلام اور رسولِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے عقائد کو ہی منافقانہ طور پر درست تسلیم کرتا رہوں؟!

دعا اور راہنمائی

اس سوال کے جواب میں میرے سامنے سوائے اس کے اور کوئی راستہ نہ تھا کہ عالم الغیوب خدا کی طرف رجوع کیا جائے جو حق وباطل میں فرق کر کے دکھلانے والا ہے اور یہ جانتا ہے کہ کون حق پر ہے اور کون سیدھے راستے سے بھٹکا ہوا ہے۔ میں نے نہایت تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا تعالیٰ سے صراط مستقیم کی طرف ہدایت کی دعائیں کیں۔ ابھی چند دن ہی گزرے تھے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے ایک غیر معمولی رؤیا سے نوازا۔ میں نے خواب میں سورۃ النساء کی اس آیت کو جلی حروف میں لکھے ہوئے دیکھا:

وَّقَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ‌ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ وَمَا صَلَبُوۡهُ وَلٰـكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ‌ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ‌ؕ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ‌ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًا

خواب میں مجھے اس آیت کا آخری حصہ یعنی وَمَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًا بہت زیادہ روشن موٹا اور واضح نظر آرہا تھا۔

گو میں ایم ٹی اے سے وفات مسیح کا مسئلہ تو سمجھ چکا تھا لیکن اس آیت کی مکمل تفسیر کبھی نہیں سنی تھی۔ ابھی میں اس بارہ میں سوچ ہی رہا تھا کہ ایک روز پروگرام لقاء مع العرب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو اسی آیت کی مفصّل تفسیر فرماتے ہوئے سنا۔ میں حیران تھا کہ یہ اتفاق کیسے ہوسکتا ہے کہ وہی آیت جسے میں نے خواب میں دیکھا اور جس کی تفسیر جاننے کی خواہش میرے دل میں پیدا ہوئی اسی آیت کی تفسیر انہی ایام میں مجھے ایم ٹی اے پر مل گئی۔ یقینا یہ کوئی اتفاق نہیں تھا بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میری ہدایت کا سامان تھا۔ بہرحال اس نشان کو دیکھ کر بھی میں نے کہا کہ ابھی شاید مجھے مزید واضح نشان کی ضرورت ہے۔

آسمانی پانی کا نزول

میں نے دعا جاری رکھی۔ ایک روز میں مکرم فتحی عبد السلام صاحب کا ایک پروگرام دیکھ رہا تھا جس میں پیش کئے جانے والے مواد کو سن کر بہت متاثر ہوا۔ جب یہ پروگرام دیکھ کر سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ فتحی عبد السلام صاحب سفید کپڑوں میں ملبوس آسمان کی جانب اڑتے جارہے ہیں۔ پھر ایک معیّن بلندی تک پہنچنے کے بعد انہوں نے افقی سمت میں اڑنا شروع کردیا۔ پھر وہ ایک مقام پر ٹھہر گئے جہاں ان کے اوپر چاند تھا اور کچھ فاصلے پر سورج تھا۔ پھر انہوں نے ایک بدلی کو پکڑا اور اسے لپیٹ کر ایک بڑی سی گیند کی شکل میں زمین پر پھینک دیا جو میرے قریب آکر گری۔ میں اس کو پکڑنے کے لئے دوڑ پڑا لیکن وہ گیند میرے سامنے تیزی سے لڑھکنے لگی۔ میں نے دیکھا کہ لڑھکتے ہوئے یہ گیند جب بھی لوگوں کے پاس سے گزرتی تو وہ اسے پکڑنے کی بجائے اس سے دور بھاگنے لگتے۔ میں اس کے پیچھے بھاگتا رہا اور بالآخر اسے پکڑنے میں کامیاب ہوگیا۔

اس وقت اس خواب کی جو تعبیر میرے ذہن میں آئی وہ نہایت عجیب تھی۔ روحانی دنیا کے سورج سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان سے روشنی لے کر ابھرنے والا چاند مسیح موعود علیہ السلام ہیں، اور وہ بدلی جو آسمانی پانی پر مشتمل تھی دراصل وہ آسمانی پیغام ہے جو مسیح موعود علیہ السلام لے کر آئے ہیں۔ یوں پیغام واضح تھا کہ فتحی عبد السلام صاحب نے جو پروگرام پیش کیا وہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خادم صادق کے نور سے اقتباس کے مترادف ہے۔ یہ پیغام برحق ہے اور ہر ایک تک پہنچ رہا ہے لیکن لوگ اس سے دور بھاگ رہے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ مجھے اس پیغام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

دوسال بعد اس رؤیا کی عجیب تعبیر یوں ظاہر ہوئی کہ ایم ٹی اے پر فتحی عبد السلام صاحب کا ایک پروگرام شروع ہوا جس کا نام تھا: ’’في سماوات القرآن‘‘، اس پروگرام کی ہر قسط کی ابتداء فتحی صاحب ان الفاظ سے کرتے کہ آیئے ہم آسمانِ قرآن کی فضاؤں میں پرواز کرتے ہیں۔ یہ سن کر مجھے میرا رؤیا یاد آگیا جس میں فتحی صاحب کو آسمان کی فضا میں پرواز کرتے دیکھا تھا۔

واضح رؤیائے صالحہ اور ان کی تعبیر کا فہم عطا ہونے کے بعد انکار کی تو کوئی گنجائش نہ تھی تاہم میں اپنی کسی کمزوری کے باعث ابھی تک بیعت نہ کرسکا تھا۔

احمدیت کی طرف آؤ!

اس دوران مَیں نے سوچا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریق پر استخارہ بھی کر کے دیکھ لوں۔ چنانچہ میں نے آپ کی کتاب اتمام الحجۃ میں بیان ہونے والے طریق کے مطابق استخارہ کیا تو خواب میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ گھر کی چھت پر کھڑے ہو کر فجر کی اذان دے رہا ہے۔ اس نے اذان مکمل کرنے کے بعد کچھ اس طرح کہا: حيّ على الأحمدية۔ حيّ على الأحمدية۔ انتبِهوا يا أهلَ الجريدة وهَلُمّوا إلى هذه العقيدة الفريدة۔ یعنی احمدیت کی طرف آؤ۔ احمدیت کی طرف آؤ۔ اے اہلِ جریدہ اس منفرد عقیدہ کی طرف آجاؤ۔

مؤذن نے رؤیا میں اور بھی جملے کہے لیکن مجھے صرف یہی یاد رہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ جب میں جاگا تو محلے کی مسجد میں مؤذن فجر کی اذان دے رہا تھا۔

بیعت

اس واضح رؤیا کے بعد میں نے بیعت کا فیصلہ کرلیا۔ چنانچہ میں نے اپنے بیٹوں اور دیگر اہل خانہ کو جمع کر کے یہ رؤیا سنایا اور ان سے کہا کہ میں امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کرنے لگا ہوں، تم بھی اس کی بیعت کے بارہ میں غور وفکر سے کام لو اور اس کام میں دیر نہ کرو۔

ایک ہفتے کے بعد میرا ایک بیٹا آیا اور کہنے لگا میں نے احمدیت کے بارہ میں سنجیدگی سے سوچنا شروع کیا تو رؤیا میں دیکھا کہ میں اپنے ایک دوست کے ساتھ بیٹھ کر قرآن کریم کی تلاوت کررہا ہوں۔ اس دوران ہماری بحث شروع ہوجاتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میرے والد صاحب کہتے ہیں کہ امام مہدی آچکے ہیں جبکہ میرا دوست اس کا انکار کرتا جاتا ہے۔ اتنے میں سفید لباس میں ملبوس ایک صالح شخص وہاں آتا ہے جو بحث کے بارہ میں جاننے کے بعد مجھ سے پوچھتا ہے کہ تم کونسی سورت کی تلاوت کررہے ہو؟ میں بتاتا ہوں کہ سورت یوسف کی۔ پھر وہ میرے دوست سے پوچھتا ہے تو وہ بتاتا ہے کہ وہ سورت مریم کی تلاوت کررہا ہے۔ اس پر صالح شخص مجھ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ بیٹا تم اور تمہارے والد صاحب حق پر ہیں کیونکہ سورت یوسف میں تمہارے موقف کی تائید میں زیادہ دلائل موجود ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد میرے بیٹے نے بھی بیعت کرلی۔

مخالفت کے بالمقابل نصرتِ الٰہی

بیعت کے بعد میری کمپنی کے ملازمین کی طرف سے مخالفت شروع ہوگئی اور مجھے کام سے فارغ کرنے کی دھمکیاں ملنی شروع ہوگئیں۔ لیکن جب بھی وہ غصہ میں آکر میرے ساتھ بات کرتے تو میرے دلائل کے سامنے لاجواب ہوجاتے۔ بالآخر انہوں نے میرے ساتھ قطع تعلق کرلیا۔ ابھی کچھ عرصہ ہی گزرا تھا کہ میرے خلاف فتنہ کی آگ بھڑکانے والے آفیسر کی کسی کیس میں تنزلی ہوگئی اور اسے میری کمپنی سے تبدیل کر کے کسی اور جگہ بھیج دیا گیا۔

اسی طرح دوسال کے بعد میرے دوستوں میں سے بھی ایک نے بیعت کرلی۔ یوں اللہ تعالیٰ نے مجھے تائیدات اور نصرتوں سے نوازا اور میری مخالفت کرنے والوں کے لئے وہ خود ہی کافی ہوگیا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

....

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 1 جولائی 2016)

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو سامنے رکھیں کہ : ”اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو“
خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 3 رجون 2016 بطرز سوال وجواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کن حالات میں روزہ رکھنے میں سہولت کا ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان دنوں میں روزے، لمبے دن ہونے کی وجہ سے گرم ممالک میں بڑے سخت ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہر صحت مند بالغ پر یہ فرض ہیں۔ ہاں بعض حالات میں روزے رکھنے میں سہولت بھی دی گئی ہے۔ ان گرم ممالک میں بھی بعض مزدوروں کو یا بعض اور شرائط ہیں کہ اگر ایسے حالات ہوں کہ وہ روزے نہ رکھ سکیں تو سہولت ہے۔

سوال جن ممالک میں بائیس تیئیس گھنٹے کا دن ہوتا ہے وہاں کی جماعتوں کو حضور انور نے کیا ہدایات دیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بعض ممالک جہاں آجکل بائیس تیئیس گھنٹے کا دن ہے اور صرف ڈیڑھ دو گھنٹے کی رات ہے، وہ بھی رات نہیں بلکہ روشنی ہی رہتی ہے یا جُھٹ پٹے کا وقت رہتا ہے اس لئے وہاں کی جماعتوں کو بتا دیا گیا ہے کہ وقت کے اندازے کے مطابق اپنی سحری اور افطاری کے وقت مقرر کر لیں۔

سوال حضور انور نے اس زمانے میں شرعی احکامات کے بارے میں کس کے حکم یا نظریئے کو قطعی اور فیصلہ کن قرار دیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس زمانے میں شرعی احکامات کے بارے میں آپ علیہ السلام کا حکم یا نظریہ ہی ہمارے لئے اس مسئلے کا فقہی حل اور فیصلہ ہے۔

سوال روزوں کے متعلق حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا ارشاد بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس لئے تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے روزوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو سامنے رکھیں کہ ”اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔“

سوال حضور انور نے بعض بچوں کے اس سوال کا کیا جواب دیا کہ ہم رمضان یا عید، غیر احمدی مسلمانوں سے مختلف اوقات میں کیوں پڑھتے ہیں یا شروع کرتے ہیں ؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اوّل تو یہ کوئی اصول نہیں کہ ہمارے رمضان شروع کرنے کے دن اور عید کا دن ضرور مختلف ہو اور نہ ہی ہم جان بوجھ کر اس میں اختلاف کرتے ہیں۔ کئی ایسے بھی سال آئے ہیں اور آتے ہیں کہ ہمارے اور دوسرے مسلمانوں کے روزے اور عید ایک ہی دن ہوتے ہیں۔ ہم چاند نظر آنے کے واضح امکان کو سامنے رکھتے ہوئے روزے شروع کرتے ہیں اور عید کرتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ جو ایک چارٹ بن گیا ہے اس کے مطابق ہی رمضان شروع ہو۔ واضح طور پر چاند نظر آنا چاہئے۔ لیکن یہ کہنا کہ ہم ضرور غیر احمدی مسلمانوں کے اعلان پر بغیر چاند دیکھے روزے شروع کر دیں اور عید کر لیں یہ چیز غلط ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رؤیت ہلال کے متعلق کیا اُصولی ہدایت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ”خدائے تعالیٰ نے ...... روزہ رکھنے کے لئے یہ حکم نہیں دیا کہ تم جب تک قواعد ظنّیہ نجوم کے رو سے یہ معلوم نہ کرو کہ چاند انتیس کا ہوگا یا تیس کا تب تک رؤیت کا ہرگز اعتبار نہ کرو اور آنکھیں بند رکھو کیونکہ ظاہر ہے کہ خواہ نخواہ اعمال دقیقہ نجوم کو عوام الناس کے گلے کا ہار بنانا یہ ناحق کا حرج اور تکلیف مالا یطاق ہے۔ فرمایا: عوام کے مناسب حال ہے کہ وہ لوگ محتاج منجم و ہیئت دان نہ رہیں اور چاند کے معلوم کرنے میں کہ کس تاریخ نکلتا ہے اپنی رؤیت پر مدار رکھیں۔ صرف علمی طور پر اتنا سمجھ رکھیں کہ تیس کے عدد سے تجاوز نہ کریں۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حقیقت میں عند العقل رؤیت کو قیاسات ریاضیہ پر فوقیت ہے۔“

سوال اگر چاند ایک دن پہلے نظر آنا ثابت ہو جائے تو کیا کیا جائے کیونکہ اسکا مطلب ہے ایک روزہ چھوٹ گیا۔

جواب حضور انور نے فرمایا: اس بارے میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں سوال پیش ہوا تھا حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ اسکے عوض میں ماہ رمضان کے بعد ایک روزہ رکھنا چاہئے۔

سوال سحری کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے کا کیا واقعہ بیان کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ تحریر کرتے ہیں کہ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میں قادیان میں مسجد مبارک سے ملحق کمرے میں ٹھہرا کرتا تھا۔ میں ایک دفعہ سحری کھا رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لے آئے۔ آپ نے سحری کھاتے دیکھ کر فرمایا کہ آپ دال سے روٹی کھاتے ہیں؟ اور اسی وقت منتظم کو بلوایا اور فرمانے لگے کہ سحری کے وقت دوستوں کو ایسا کھانا دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ یہاں ہمارے جس قدر احباب ہیں وہ سفر میں نہیں ہر ایک سے معلوم کرو کہ ان کو کیا کیا کھانے کی عادت ہے اور وہ سحری کو کیا کیا چیز پسند کرتے ہیں۔ ویسا ہی کھانا ان کے لئے تیار کیا جائے۔ پھر منتظم میرے لئے اور کھانا لایا مگر مَیں کھا چکا تھا اور اذان بھی ہو گئی تھی۔ حضور نے فرمایا کھا لو، اذان جلدی دی گئی ہے۔ اس کا خیال نہ کرو۔“

سوال رمضان میں نماز تہجد اور سحری کھانے کے متعلق حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کا کیا طریق کار بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ کی یہ عادت تھی کہ وتر اوّل شب میں پڑھ لیتے تھے اور نماز تہجد آٹھ رکعت دو دو رکعت کر کے آخر شب میں ادا فرماتے تھے جس میں آپ ہمیشہ پہلی رکعت میں آیت الکرسی تلاوت فرماتے تھے۔ یعنی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سے وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ تک۔ اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص کی قراءت فرماتے تھے اور رکوع وسجود میں یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اکثر پڑھتے تھے۔ نیز آپ ہمیشہ سحری نماز تہجد کے بعد کھاتے تھے اور اس میں اتنی تاخیر فرماتے تھے کہ بعض دفعہ کھاتے کھاتے اذان ہو جاتی تھی اور آپ بعض اوقات اذان کے ختم ہونے تک کھانا کھاتے رہتے تھے۔“

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے آیت کریمہ یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضورؓ نے فرمایا: ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ تم ایمان لاؤ اور پھر تنگیوں میں بسر کرو۔ اس لئے ہم نے روزے فرض کئے۔ (اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے) تا تمہاری تنگیاں دُور ہوں۔ یہ ایسا نکتہ ہے جو مومن کو مومن بناتا ہے۔ جو یہ خیال کرتا ہے کہ رمضان میں انسان بھوکا رہتا ہے وہ قرآن کی تکذیب کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بھوکے تھے ہم نے رمضان مقرر کیا تا تم روٹی کھاؤ۔ پس معلوم ہوا کہ روٹی یہی ہے جو خدا تعالیٰ کھلاتا ہے اور اصل زندگی اسی سے ہے۔ اسکے سوا جو روٹی ہے وہ روٹی نہیں پتھر ہیں جو کھانے والے کیلئے ہلاکت کا موجب ہیں۔ مومن کا فرض ہے کہ جو لقمہ اس کے منہ میں جائے اسکے متعلق پہلے دیکھے کہ وہ کس کیلئے ہے۔ اگر تو وہ خدا کیلئے ہے تو وہی روٹی ہے اور اگر نفس کیلئے ہے تو وہ روٹی نہیں۔“

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے رمضان کے ایام میں قادیان آنے والوں کو روزہ رکھنے کے متعلق کیا ہدایات دی ہیں؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: حضرت سید محمد سرور شاہ صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں کہ روزوں کی بابت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے ایک جگہ پر تین دن سے زائد اقامت کرنی ہو تو پھر وہ روزے رکھے اور اگر تین دن سے کم اقامت کرنی ہو تو روزے نہ رکھے اور اگر قادیان میں کم دن ٹھہرنے کے باوجود روزے رکھ لے تو پھر روزے دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں۔ (کیونکہ قادیان وطن ثانی ہے اس میں تین دن سے کم وقت میں بھی اگر رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے لیکن باقی جگہوں پر تین دن اگر قیام ہے تو روزے رکھ سکتا ہے۔)

سوال سخت گرمی میں بعض اوقات مزدوروں سے روزہ نہیں رکھا جاتا۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایت کیا ہے ؟

جواب حضورؓ نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ وطہارت سے اپنی حالت سوچ لے۔ اگر کوئی اپنی جگہ مزدوری پر رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے پھر جب میسر ہو رکھ لے۔

سوال فدیہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا بیان فرمایا ہے ؟

جواب حضورؓ نے فرمایا: ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تا کہ روزے کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزے کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔“

سوال روزہ کس عمر میں رکھنا چاہئے ؟ اس بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ کا طریق کار کیا تھا ؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت اور سنت کو اگر دیکھا جائے تو بارہ تیرہ سال کے قریب کچھ کچھ مشق کرانی چاہئے اور ہر سال چند روزے رکھوانے چاہئیں یہاں تک کہ اٹھارہ سال کی عمر ہو جائے جو میرے نزدیک روزہ کی بلوغت کی عمر ہے۔ مجھے پہلے سال صرف ایک روزہ رکھنے کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اجازت دی تھی۔

سوال تراویح کے متعلق سوال ہونے پر کہ جب یہ تہجد ہے تو بیس رکعات پڑھنے کے متعلق کیا ارشاد ہے، حضورؑ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت دائمی تو وہی آٹھ رکعات ہیں اور آپ تہجد کے وقت ہی پڑھا کرتے تھے اور یہی افضل ہے مگر پہلی رات بھی پڑھ لینا جائز ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے رات کے اول حصہ میں اُسے پڑھا۔ بیس رکعات بعد میں پڑھی گئیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت وہی تھی جو پہلے بیان ہوئی۔“

سوال ایک شخص کے سوال کہ سفر میں نماز کس طرح پڑھنی چاہئے اور تراویح کے متعلق کیا حکم ہے، کا حضرت مسیح موعودؑ نے کیا جواب عنایت فرمایا؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: کہ سفر میں دوگانہ سنت ہے۔ تراویح بھی سنت ہے۔ پڑھا کریں اور کبھی گھر میں تنہائی میں پڑھ لیں کیونکہ تراویح دراصل تہجد ہے۔ کوئی نئی نماز نہیں ہے۔ وتر جس طرح پڑھتے ہو بیشک پڑھو۔“

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ڈنمارک ــــ وسویڈن، مئی 2016ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 19، 20؍مئی 2016 کی مصروفیات

19؍مئی 2016ء بروز جمعرات

صبح پونے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان خطوط اور رپورٹس پر اپنے دستِ مبارک سے ہدایات عطا فرمائیں۔ حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقات :

پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 28 فیملیز کے 94 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والی فیملیز کا تعلق گوتھن برگ جماعت سے تھا۔ ایک فیملی سٹاک ہوم سے 483 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچی تھی۔

ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ نو بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر تشریف لاکر نماز مغرب وعشا جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات میں حضور انور ایدہ اللہ کے دورہ کی کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ سویڈن کی ملکی اور علاقائی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں کوریج ہو رہی ہے۔ نیشنل ٹی وی، مختلف ریڈیو چینلز اور اخبارات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویو نشر اور شائع ہو رہے ہیں اور مسجد محمود مالمو کے افتتاح کے حوالہ سے آرٹیکلز لکھے جا رہے ہیں۔ اسی طرح آن لائن سوشل میڈیا کے ذریعہ بھی وسیع پیمانہ پر کوریج ہو رہی ہے۔

☆ سویڈش نیشنل ٹیلی ویژن (Sveriges TV Sydnytt) نے اپنی 11 مئی کی نشریات میں کوریج دی یہ ٹی وی چینل سویڈن کا نیشنل چینل ہے۔ ملک کے جنوبی علاقہ کی لوکل خبروں والی ایک ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے مورخہ 11 مئی کو مسجد محمود مالمو میں آئی۔ اسی دن شام کو یہ خبر صوبائی ٹیلیویژن میں نشر ہوئی۔ اس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کی خوبصورتی کے حوالہ سے ایک سوال کا جواب دے رہے ہیں اور ساتھ امید کا بھی اظہار فرمایا کہ علاقہ کے لوگ بھی اسے پسند کریں گے۔ نیز فرمایا کہ ہمارا ماٹو محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں، اور اسلام کا مطلب امن وسلامتی ہے۔ اس علاقہ کی کُل آبادی 1.3 ملین ہے جن تک یہ خبر نشر کی گئی۔ ویب سائٹ پر ایک مضمون بھی لکھا گیا ہے۔

’’ان دنوں مالمو میں ایک نئی مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔ اس کی تعمیر اور خرچہ کی متحمل مسلمان جماعت احمدیہ ہے جو کہ ہر قسم کی شدت پسندی کی مذمت کرتی ہے۔

ہمارا ماٹو ’’محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں‘‘

حضرت مرزا مسرور احمد کا کہنا ہے، جو جماعت احمدیہ کے سب سے بڑے روحانی سربراہ ہیں اور ان دنوں مسجد کے افتتاح کے لئے دورہ پر ہیں۔

بہت سے لوگوں نے اس مسجد کو دیکھا ہوگا جبکہ وہ drive کرتے ہوئے yttre ringvagen سڑک سے گزرے ہیں۔

اس کا نام مسجد محمود ہے جو کہ جماعت کے دوسرے خلیفہ کے نام پر رکھا گیا ہے۔ بدھ کے روز انہوں نے میڈیا کو مدعو کیا ہوا تھا۔ نیز بہت سے افراد جماعت بھی آئے ہوئے تھے۔ وسیم احمد ساجد اپنی فیملی کے ساتھ لولیو سے سفر کر کے یہاں آئے ہوئے ہیں۔

’’یہاں آنا بہت بڑے اعزاز کی بات ہے‘‘

اسی طرح فرید اصوفی نِلسون (سویڈن احمدی خاتون) اپنے روحانی سربراہ سے ملنے کے لئے لولیو سے آئی ہوئی ہیں۔ ’’آج ہمارے یہاں آنے کا مقصد حضور سے ملنا ہے میرے لئے بہت خوشی کا موقع ہے، گو کہ میں ایک بار پہلے بھی حضور سے لندن میں مل چکی ہوں۔‘‘

مالمو میں جماعت احمدیہ کے 300؍افراد ہیں۔ سویڈن میں ہزار اور دنیا بھر میں ان کی تعداد ملینز میں ہے۔

یہ ایک سنی مسلمان فرقہ ہے جس کی بنیاد پنجاب، ہندوستان میں ڈالی گئی۔ دوسرے مسلمانوں کی نظر میں ان کی حیثیت ان کے نبوت کے بارہ میں عقیدہ کے سبب controversial ہے۔ بہت سے ممالک میں ان کی مخالفت ہوتی ہے پاکستان میں انہیں اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کی اجازت نہیں۔

یہ مسجد ملک میں دوسری احمدیہ مسجد ہے البتہ سب سے بڑی ہے۔

’’اس کی عمارت بہت خوبصورت ہے اور مجھے امید ہے کہ یہاں کے رہنے والے لوگ اسے پسند کریں گے‘‘ جماعت احمدیہ کے سب سے بڑے لیڈر مرزا مسرور احمد کا کہنا ہے۔

مسجد سب کے لئے کھلی ہے

(جماعت کا) مشن محبت اور امن ہے، ان کا کہنا ہے، اور یہ جماعت ہر قسم کی شدت پسندی کی مذمت کرتی ہے۔ یہاں سب کو آنے کی اجازت ہوگی۔

’’میرے نزدیک یہ جگہ pluralism کی جگہ ہے۔ ہم کسی کے لئے بھی اپنے دروازے بند نہیں رکھتے‘‘ جماعت مالمو کے ترجمان کریم لون کا کہنا ہے۔

اذان کی آواز لاؤڈ سپیکرز کے ذریعہ صرف مسجد کے اندر گونجتی ہے۔ یہاں ایک سپورٹس ہال اور مختلف دفاتر کی بھی جگہ ہے۔

ہر ہفتہ جمعہ کی نماز اور خطبہ سویڈش اور اردو میں پیش کیا جاتا ہے۔ اخراجات اور تعمیر کی حامل جماعت خود ہے۔

☆ اخبار Skanska Dagbladet نے اپنی 11؍مئی کی اشاعت میں لکھا :

(یہ اخبار روزنامہ ہے اور ہر روز 75 ہزار قارئین تک پہنچتا ہے۔ اس کے علاوہ آن لائن ویب سائٹ کو ہر ہفتہ ایک لاکھ 25 ہزار زائرین وزٹ کرتے ہیں۔)

شدت پسندوں کو دوسرا موقع دینا چاہئے

اسلام میں کوئی بھی ایسی بات نہیں جو violence کی حمایت کرتی ہو۔ مرزا مسرور احمد کا کہنا ہے کہ جو کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ ہیں جس کے دنیا بھر میں کئی ملینز ممبر ہیں۔ لیکن ان کا کہنا ہے کہ لوٹنے والے داعش کے سپاہیوں کو ایک دوسرا موقع اصلاح کا دینا چاہئے۔

جماعت احمدیہ کا اصول محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں ہے، اور اسلام کے اندر یہ ایک ایسی آواز ہے جس کو بہت سے لوگ سنتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے مطابق جارحانہ جہاد کا قرآنی تعلیم میں کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔

مرزا مسرور احمد نے واپس لوٹنے والے داعش کے سپاہیوں کے بارہ میں بھی اپنا موقف بیان کیا ہے۔ انگریزی اخبار Observer کو انہوں نے بتایا کہ برٹش حکومت کو ان نوجوانوں کو اصلاح کا ایک موقع دینا چاہئے۔

یہ لوگ فرسٹریٹڈ ہیں، اور میں خود ان کی فرسٹریشن کو محسوس کرتا ہوں ان لوگوں کو ایک دوسرے موقع کا حق ہے۔

ان لوگوں کی نگرانی ضروری ہے۔ اور انہیں تعلیم بھی دینی چاہئے۔ اور انہیں اپنے ملک سے وفا کا احساس ہونا چاہئے۔ ان کا اخبار Skanska Dagbladet سے کہنا ہے۔ انہیں جیل میں ڈالنا ضروری نہیں۔

لیکن سویڈن میں تو acts of terrorism ایک جرم ہے؟

بیشک ہے، اگر ثابت ہو جائے کہ انہوں نے پرابلم کھڑی کی ہیں۔ اس صورت میں قانون نافذ کرنا ضروری ہے۔

مرزا مسرور احمد خود بڑے حفاظتی دستہ کے ساتھ سفر کرتے ہیں، مگر ان کا threat-level کے بارہ میں کہنا ہے کہ ہم سب دہشت گردی کے حملوں کے سبب ایک uncertain دنیا میں رہتے ہیں۔

خلیفۃ المسیح پاکستان سے ہیں جہاں انہیں دوسرے مسلمانوں کی طرف سے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

خلیفہ نے کہا کہ میرے لئے وہاں جانے میں مشکلات ہیں اور میں وہاں جیل میں بھی رہ چکا ہوں۔ چنانچہ جب میں احمدیت کا سربراہ بنا تو میں نے فیصلہ کیا کہ ملک کو چھوڑ دوں۔ پاکستان میں مجھے اپنی بات کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

☆ اخبار Malmo 24 نے اپنی 11؍مئی کی اشاعت میں لکھا :

مسلمان پوپ مسجد کا افتتاح کریں گے: عظیم شخصیت۔

تعمیر کی اجازت کے 16 سال بعد اب مسجد محمود واقع Elisedal کا افتتاح ہو رہا ہے۔ جمعہ کے روز کے تاریخی افتتاح کے موقع پر جماعت کے عالمی سربراہ بنفسِ نفیس شامل ہوں گے۔

65 سالہ خلیفہ مرزا مسرور احمد عالمی جماعت احمدیہ کے سب سے بڑے سربراہ ہیں، جو کہ ایک اسلامی جماعت ہے جس کے دنیا بھر میں 10 ملین کے قریب افراد ہیں۔ اس سے پہلے وہ یوروپین پارلیمنٹ اور برٹش Underhouse میں بھی خطاب کر چکے ہیں۔ نیز امریکن کانگرس کے بہت سے ارکان کے سامنے بھی خطاب کر چکے ہیں۔ اب وہ جمعہ کے دن مسجد محمود کے تاریخی افتتاح کے لئے مالمو آئے ہیں۔

یہ ایک عظیم شخصیت ہیں اور یہ دورہ بڑے اعزاز کا موجب ہے۔ جب سے آپ 2003 میں خلیفہ بنے آپ نے دنیا بھر میں سفر کر کے اسلام میں امن اور رواداری کے بارہ میں خطاب کئے ہیں۔ اب سویڈن کی باری ہے۔

مرزا مسرور احمد ہر قسم کی شدت پسندی کی سختی سے مذمت کرتے ہیں۔ اور آپ کا کہنا ہے کہ پولیس کو جرم کی روک تھام کیلئے مزید اختیارات دیئے جانے چاہئیں۔ امریکن اخبار Wall Street Journal نے آپ کو ’’مسلمان پوپ‘‘ کا لقب دیا ہے۔ اس

امتیازی مقام کے سبب جو آپ کو بحیثیت جماعت کے روحانی سربراہ ہونے کے حاصل ہے۔

جماعت احمدیہ سویڈن کے لئے جس کے ملک بھر میں ایک ہزار اور مالمو میں 200 افراد ہیں، اس مسجد کی تعمیر ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ اس کا خرچہ جماعت کے ہی افراد نے برداشت کیا ہے۔ اور اس کی پلاننگ سال 2000ء سے شروع ہے۔ مکمل مسجد بننے تک کے مراحل آسان نہیں تھے۔

بہت سے لوگ ہیں جو اس عمارت کو مسجد کہنا پسند نہیں کریں گے کیونکہ وہ ہمیں 'حقیقی' مسلمان نہیں سمجھتے۔ پھر عمومی طور پر بھی سویڈن میں مساجد کے خلاف خطرہ ہے مختلف right-wing extremists کی طرف سے، اور اس سے ہم بھی محفوظ نہیں۔

☆ اخبار Sydsvenskan نے اپنی 11 مئی 2016 کی اشاعت میں لکھا کہ :

خلیفہ عمارت کا جائزہ لینے کے لئے مالمو میں آئے ہوئے ہیں

جماعت احمدیہ کی نئی مسجد کا افتتاح ہفتہ کے روز ہو رہا ہے۔ اس کے لئے خلیفہ مرزا مسرور احمد بنفسِ نفیس آچکے ہیں۔

خلیفہ مرزا مسرور احمد Jagersro میں واقع مسجد کے افتتاح کے لئے مالمو میں آئے ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی بنیاد سن 1889ء میں ہندوستان میں رکھی گئی اور اس کے 207 ممالک میں 10 ملین سے زائد افراد ہیں۔

24 میٹر عمارت کے بنانے کا خرچہ 49 ملین کرونر ہے۔ یہ رقم جماعت احمدیہ سویڈن کے ممبرز نے خود اکٹھی کی ہوئی ہے۔ افتتاح ہفتہ کے روز ہوگا مگر منگل کے روز سے ہی جماعت کے سب سے بڑے سربراہ مرزا مسرور احمد مالمو میں پروگراموں کے لئے تشریف لا چکے ہیں۔

خلیفۃ المسیح نے کہا: جب میں پہلی مرتبہ یہاں آیا تو یہ ایک خالی میدان تھا۔ جب میں کل آیا ہوں تو یہاں ایک خوبصورت عمارت بنی ہوئی ہے۔ ایک مذہبی آدمی کے لئے ایسی جگہ کا نظارہ بڑا روح پرور ہے جہاں مسلمان عبادات کے لئے جمع ہوتے ہیں۔

احمدیہ جماعت اپنے آپ کو بطور امن پسند جماعت پیش کرتی ہے۔ مگر عورتوں اور ہم جنس پرستوں کے بارہ میں ان کا نظریہ قدامت پسند ہے۔ خلیفہ کے ساتھ ایک لمبا انٹرویو جمعہ کے دن شائع کیا جائے گا۔

☆ سویرگس ریڈیو P1 Manniskor och tro اور سویرگس ریڈیو ایکوت Sveriges Radio Ekot نے اپنی 12 رمئی 2016 کی نشریات میں بتایا :

(ریڈیو کی رپورٹر کا تعلق دو ایسے ریڈیو پروگرامز سے تھا جو کہ سارے ملک میں نشر کئے جاتے ہیں۔ Mannikor och tro نامی پروگرام مذہبی موضوعات سے متعلق ہے۔ اس میں جماعت کا ذکر حضور انور کے دورہ کے حوالہ سے کیا گیا۔ اس رپورٹ کا دورانیہ 13 منٹ تھا۔ اس پروگرام میں جماعت کے عقائد کا تفصیل سے ذکر ہوا اور یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے بھی اس پر روشنی ڈالی۔ حضور انور کے انٹرویو کا کچھ حصہ بھی سنایا گیا۔ اسی طرح نیشنل نیوز پروگرام Ekot میں بھی ایک خبر دی گئی۔)

جماعت احمدیہ کی نئی مسجد کا افتتاح ہو گیا ہے

ہمارا ماٹو محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں ہے۔

آج جماعت احمدیہ کی سویڈن میں دوسری مسجد، مسجد مالمو کا افتتاح ہوا۔

احمدیہ جماعت سویڈن میں ایک چھوٹا سا گروپ ہے جس کے ایک ہزار ممبرز ہیں اور دنیا بھر کے مسلمانوں میں بھی ایک اقلیت کی حیثیت رکھتا ہے۔

جماعت احمدیہ کا عقیدہ نجات پر مبنی ہے۔ ان کے نزدیک ناجیہ فرقہ کے بانی مرزا غلام احمد تھے۔ اس کے سبب وہ مخالفت کا شکار ہیں۔ اسی وجہ سے ان کا حفاظتی نظام آج بہت اہم ہے۔ منبر پر کھڑے خلیفہ مرزا مسرور احمد جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے اور یہ افتتاح ٹی وی پر دنیا کے اکثر حصوں میں نشر کیا گیا۔

☆اخبار Sydsvenskan (سیڈ سوینسکن) نے اپنی 13 رمئی کی اشاعت میں لکھا :

(یہ اخبار جنوبی سویڈن کا سب سے بڑا اخبار ہے۔ روزانہ ایک لاکھ سے زائد نسخے چھپتے ہیں۔ اسی طرح آن لائن بھی بکثرت لوگ اسے پڑھتے ہیں)

ہر دل عزیز خلیفہ کا شدت پسندوں اور ہم جنس پرستوں کے بارہ میں واضح بیان

207 ممالک میں وہ کئی ملین مسلمانوں کے سربراہ ہیں۔ ہماری ملاقات احمدیہ جماعت کے خلیفہ، مرزا مسرور احمد سے ہوئی اور موضوعِ کلام جہاد امن اور ہاتھ ملانے کے scandal کے بارہ میں تھا۔ نیز ارتداد کے الزام اور مسلمان ہم جنس پرستوں کے بارہ میں بات ہوئی۔ حضرت مرزا مسرور احمد کو مسلمانوں کا پوپ بھی کہا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک اس لقب میں کوئی حرج نہیں۔

سورج کی شعاعوں میں گنبد چمک رہا ہے۔ وہاں اندر مسجد محمود کی جدید عمارت میں، جو علاقہ Jagersro کے مشرق میں واقع ہے، ایک سفید ریش مرد پگڑی پہنے ہوئے حفاظتی عملہ، ائمہ اور جماعت کے اپنے لوگوں کے وسط میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ کچھ لوگ مووی بنا رہے ہیں۔ کچھ اور ہر لفظ تحریر میں لا رہے ہیں۔ حضرت مرزا مسرور احمد، جو دنیا بھر کے مسلمان سربراہوں میں اہم ترین شخصیت کے طور پر پیش کئے گئے ہیں، انٹرنیشنل پریس میں ان کو بسا اوقات مسلمانوں کے پوپ کا خطاب دیا جاتا ہے۔

اس خطاب کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟

اس پر خلیفہ نے جواب دیا کہ آپ مجھے یہ کہلانا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ میں اپنی اصطلاح میں اگر چاہوں تو کیتھولک پوپ کو مسیحی خلیفہ کہہ سکتا ہوں۔ مرزا مسرور احمد نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

جب سے مرزا مسرور احمد نے عالمی جماعت کی قیادت 2003ء میں سنبھالی ہے، آپ نے دنیا بھر کا دورہ کیا ہے اور عالمی سربراہوں کو امن قائم کرنے پر آمادہ کیا ہے۔

آپ نے دنیا کے سربراہوں کو خطوط لکھے ہیں اور تیسری عالمی جنگ کے بارہ میں خبردار کیا ہے۔ ایسا کرنے سے آپ کا مقصد کیا ہے؟

اس پر خلیفہ نے کہا کہ میرے لئے امنِ عالم باعث فکر ہے اور اس حوالہ سے میں لمبے عرصہ سے بات کرتا رہا ہوں۔ اسی لئے میں نے مختلف ممالک کے سربراہوں کو لکھا ہے بشمول امریکہ، یوکے، رشیا، چین، سعودی عرب، ایران اور پوپ کو بھی۔ میرا ایسا کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہم متحد ہوں اور دنیا میں امن پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

کیا آپ کے پاس اس کا حل ہے؟

خلیفہ نے کہا: اس کا حل یہ ہے کہ اپنے خالق کو پہچانا جائے اور ایک دوسرے کا احترام کیا جائے۔ جماعت احمدیہ کے بانی نے اپنی آمد کے دو مقصد بیان کئے ہیں۔ ایک یہ کہ انسان کو اپنے خالق کے قریب لایا جائے اور دوسرا یہ کہ انسانیت کو ایک دوسرے کے حقوق کا احساس دلایا جائے۔

حقوق کا مطالبہ کرنے کی بجائے دوسروں کو حقوق دینے چاہئیں۔ اگر سب کا برتاؤ ایسا ہو جائے تو امن قائم ہو جائے گا۔

آپ کو سربراہوں کی طرف سے کیسا response ملا؟

خلیفہ نے کہا: مجھے صرف کینیڈا اور یوکے کے سربراہوں سے جواب ملا۔ انہوں نے لکھا کہ ہم دنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور nuclear arsenal گھٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ ایک سیاسی جواب تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ آیا یہ کبھی پورا بھی کیا جائے گا کہ نہیں۔

امنِ عالم کو سب سے بڑا threat کا سامنا شدت پسند اسلامزم سے ہے، خلیفہ کا کہنا ہے۔

آپ کے خیال میں کیوں اتنے نوجوان مسلمان یورپ سے داعش کے ساتھ ملنے کے لئے جاتے ہیں؟

اس پر خلیفہ نے جواب دیا، بہت سی وجوہات ہیں۔ 2008ء میں اقتصادی بحران کے بعد نوجوانوں میں بے روزگاری بڑھی ہے۔ صرف یوکے میں ملینز کے روزگار برباد ہوئے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں frustration پیدا ہوتی ہے۔ داعش لوگوں کو 6 ہزار یا 10 ہزار ڈالر ماہوار کے وعدہ سے بھرتی کرتے ہیں۔ یہ ایک بھاری رقم ایسے شخص کے لئے ہے جو عام طور پر صرف 100 ڈالر ماہوار کماتا ہو۔ اس کے علاوہ بہت سی مزید باتیں ہیں جو انہیں جذب کرتی ہیں یہ کہ تم بطور شہید مر سکتے ہو، جنت میں جاؤ گے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن یہ اسلامی تعلیم نہیں۔ یہ لیڈر لوگوں کو شدت پسند بناتے ہیں اور اپنی خود ساختہ تعلیمات کے پیچھے چلاتے ہیں۔ قرآن کریم کی غلط تفسیر کر کے ایسا کرتے ہیں۔

خلیفہ کے نزدیک یہ بات اہم ہے کہ بڑے مسائل جیسے شدت پسندی اور symbolic مسائل جیسے کہ عورت سے ہاتھ ملانے سے انکار کرنا آیا یہ درست ہے کہ غلط، کے درمیان فرق کرنا ضروری ہے۔ جب ہم نے انہیں Green party کے سیاستدانوں کا ذکر کیا جس نے ایک خاتون جرنلسٹ سے ہاتھ ملانے سے انکار کیا تھا، تو خلیفہ ہنس کے جواب دیتے ہیں:

یہ ایک معمولی سی بات ہے جسے ایسے طور سے بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا ہے کہ میری سمجھ سے باہر ہے۔ اگر ایک مرد کسی عورت سے ہاتھ نہ ملائے تو کیا ملک کی ترقی میں روک آتی ہے؟ یہ ذاتی معاملات ہیں۔ سیاست دان اور سربراہ کیوں اس میں دخل اندازی کرتے ہیں؟ ہزارہا لوگ بھوک سے مرتے ہیں۔ یہاں سویڈن میں بھی بعض لوگ اقتصادی لحاظ سے بہت خستہ حالت میں رہتے ہیں۔ کیوں ان لوگوں کے اقتصادی حالات درست کرنے کیلئے کوشش نہیں کی جاتی کہ انہیں مواقع اور روزگار فراہم کیا جائے۔

کیا آپ خود کسی خاتون سے ہاتھ ملانے کے لئے تیار ہیں؟

خلیفہ نے کہا: میں ایسا نہیں کروں گا۔ اس وجہ سے کہ میں ایک دینی سربراہ ہوں۔ اور میرے لئے اپنی مذہبی تعلیمات اور protocols پر چلنا ضروری ہے۔ دنیا میں بہت سے مذاہب ہیں جن میں ہاتھ نہیں ملایا جاتا۔ ان میں سلام کرنے کے اپنے اپنے طریقے ہیں۔

اگر میں قانون کی پاسداری کرتا ہوں، اگر مجھے اپنے ملک سے محبت ہے، اگر میں ملک کی فلاح و بہبود کے لئے بھرپور کوشش کر رہا ہوں پھر مجھ پر یہ الزام نہیں لگایا جا سکتا کہ میں معاشرہ میں مدغم ہونے کی

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مؤطا امام مالک)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

کوشش نہیں کررہا۔محض ہاتھ ملانے یا شراب پینے سے انسان اپنے ملک کا وفادار نہیں ٹھہر سکتا۔

کیا ریڈیکل اسلامزم سے متعلق سوالات سے آپ اُکتا گئے ہیں؟

خلیفہ نے کہا : ریڈیکل اسلامزم ایک اہم مسئلہ ہے۔اس کا تعلق امن عالم سے ہے۔اگر ایک سویڈش شدت پسند خیالات کا حامی بنتا ہے تو وہ دنیا کے تمام ممالک کے لئے ایک خطرہ ہے ۔ شہر Brussels میں ایک سویڈش بھی arrest ہوا تھا نا؟ وہ وہاں تخریب کاری کے لئے گیا ہوا تھا۔اگر شہر مالمو کا ایک شخص شدت پسند بنتا ہے تو صرف مالمو کو خطرہ نہیں بلکہ دنیا کے تمام ممالک کو خطرہ ہے۔یہ ایک بڑا مسئلہ ہے جسے ہاتھ ملانے سے کوئی نسبت نہیں۔

انہیں (خلیفہ کو) خود بھی exclusion اور ظلم کا سامنا ہے۔اپنے ملک پاکستان میں ایک قانون کے مطابق جماعت کے افراد کو اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کی اجازت نہیں۔اسی وجہ سے دیگر مسلمان تنظیموں نے بھی احمدیہ جماعت پر ارتداد کا الزام لگایا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ جماعت کا کہنا ہے کہ مسیح دنیا میں آچکے ہیں ۔ ان کا نام مرزا غلام احمد تھا اور 1889ء میں انہوں نے خدا کا مامور اور مرسل ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔

اختلاف کی یہ سب سے اہم وجہ ہے ہمارے اور دیگر مسلمان فرقوں کے درمیان۔مرزا مسرور احمد کا کہنا ہے۔

ہم جنس پرستی کا ذکر قرآن کی نسبت بائبل میں زیادہ ہے۔اگر تم عیسائیت کے حقیقی پیروکار ہو تو تمہیں یہ بات ناپسند ہے۔ بائبل کے نزدیک انہیں بُرے اعمال کے سبب سزا دی گئی تھی، اگر آپ کا ایمان خدا پر اور بائبل کے مندرجات پر ہے تو پھر اب کیوں سزا نہیں مل سکتی؟

کیا ہم جنس پرست آپ کی مسجد میں آسکتے ہیں؟

خلیفہ نے کہا : اگر ایک شخص ہم جنس پرست ہے تو کیا اس کا اعلان کرنا ضروری ہے؟ اگر کوئی ایسا کرے اور مسجد میں آئے تو بیشک آئے ، ہم اسے روکیں گے نہیں ۔لیکن محبت اور ہمدردی کے سبب ، میرے ایمان کے مطابق ، اور عیسائیت کی حقیقی تعلیم کے مطابق، ایسا شخص خدا کے ہاتھوں سے برباد اور سزا وار ٹھہرتا ہے۔ میں اسے کہتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش کرے۔

بہت سے psychiatrists اور ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ یہ ایک ذہنی بیماری ہے جس کا علاج ہوسکتا ہے۔خلیفہ کا کہنا ہے اور ان کے نزدیک وہ بہت سے مسلمان مردوں سے ملے ہیں جنہیں ہم جنس پرستی سے شفا حاصل ہوئی ہے، اور بعد ازاں شادی کرکے اپنی شادی شدہ زندگی سے مطمئن ہیں۔

قرآن پر عمل کرنا آپ کا فرض ہے، مگر کیا دین کی تجدید وترمیم کرنا بھی آپ کا فرض نہیں؟

خلیفہ نے کہا : میرے نزدیک مذہب کا یہ مطلب ہے کہ اس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے نہ کہ لوگوں کے رسم ورواج یا خیالات کے پیچھے چلا جائے۔ تمام نبیوں کا ظہور روحانی زوال کے وقت ہوتا ہے۔ وہی بات اب ہورہی ہے۔ ہماری ترجیحات دنیا کی طرف بڑھ رہی ہیں ۔روحانیت اور دین اندھیروں میں غائب ہورہا ہے۔

میرے دل میں ہمدردی ہے اور میں کسی کی مذمت نہیں کرتا۔اگر مجھے کوئی چیز ناپسند ہے تو عمل ہے نہ کہ کوئی فرد۔خواہ کوئی شخص قاتل ہو یا چور۔تو مجھے عمل سے نفرت ہے نہ کہ کسی فرد سے۔میں اس کے لئے دعا کرتا ہوں تا کہ وہ تبدیلی کرسکے اور توبہ کرے۔ یہ میرا مذہب ہے۔

☆ ریڈیو چینل مالموہوس P4 Malmohus نے اپنی 13رمئی کی نشریات میں بتایا :

(یہ ریڈیو کا چینل ہے جو کہ مالمو اور اس کے مضافات میں نشر کرتا ہے۔ نیز آن لائن بھی خبر کے ساتھ آرٹیکل چھاپتا ہے۔حضور انور کے دورہ اور مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے خبر نشر کی گئی جس کا متن درج ذیل ہے)

ہمارا ماٹو محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں

آج جماعت احمدیہ نے سویڈن میں اپنی دوسری مسجد، مسجد محمود مالمو کا افتتاح کیا۔

جماعت احمدیہ سویڈن میں ایک چھوٹا فرقہ ہے جس کے ایک ہزار کے قریب افراد ہیں اور دنیا کے مسلمانوں میں اقلیت کی حیثیت رکھتے ہیں۔

احمدیوں کے نزدیک ان کے بانی مرزا غلام احمد ناجیہ فرقہ کے بانی ہیں۔اس کے سبب یہ فرقہ مخالفت کا شکار رہے۔

منبر پر خلیفہ مسرور کھڑے تھے جنہوں نے نماز جمعہ پڑھائی اور یہ افتتاح ٹی وی کے ذریعہ دنیا کے اکثر حصوں میں نشر کیا گیا۔

☆ آن لائن اخبار مالمو 24 نے اپنی 14رمئی 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

ہر دل عزیز خلیفہ دورہ مالمو پر۔عنقریب عالمی جنگ کا سامنا ہے۔

16 سال انتظار کے بعد کل مسجد محمود واقع Elisedal کا افتتاح ہوا۔ مالمو 24 نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احمدیہ جماعت کے عالمی سربراہ خلیفہ مرزا مسرور احمد سے گفتگو کی۔

نئی مسجد محمود میں ہمارا استقبال بھاری حفاظتی دستہ سے ہوا جبکہ ہم جمعہ کی دوپہر کو یہاں پہنچے۔ ہر جگہ costume میں ملبوس لوگ کان میں ہیڈ فونز لگائے ہوئے نظر آرہے تھے۔اور ہمارے رابطے کو ایک دو کال کرنے کے بعد ہمیں اندر جانے کی اجازت ملتی ہے۔ پہلا تاریخی جمعہ ابھی ختم ہوا ہے اور ہمیں اب اس کمرہ میں لے جایا گیا جہاں احمدیوں کے سب سے بڑے سربراہ خلیفہ مسرور احمد تشریف فرما ہیں۔

خلیفہ کی پیدائش پاکستان میں ہوئی ہے مگر کئی سالوں سے لندن میں رہائش پذیر ہیں۔افتتاح سے کچھ دن قبل مالمو آچکے ہیں اور اس شہر کا منظر انہیں پسند آیا ہے۔

مرزا مسرور احمد نے کہا: یہ ایک خوبصورت جگہ ہے اور مجھے باہر نکل کر اپنی جماعت کے لوگوں سے ملنا اچھا لگتا ہے۔ میرا خیال نہیں تھا کہ بیرون سے اتنے لوگ یہاں آئیں گے۔

اور بیشک لوگوں کی تعداد زیادہ تھی۔اندرون کے بڑے نماز کے ہال ناکافی ہو گئے تھے جبکہ سارے شمالی یورپ سے آئے ہوئے لوگ یہاں مالمو میں افتتاح کے لئے پہنچے ہیں۔1200 نمازیوں میں سے کچھ کو عارضی نماز گاہ تک لے جایا گیا جو عام طور پر مسجد کی پارکنگ ہے۔

سویڈن میں جماعت کے صرف ایک ہزار افراد رہتے ہیں۔ جماعت کی ملک میں دو بڑی مساجد ہیں (جن میں سے پہلی مسجد 1975ء میں بنی تھی اور یہ گاتھن برگ میں واقع ہے)

مرزا مسرور احمد نے کہا : ہمارے عقیدہ کے مطابق انسان کا اولین فرض اپنے خالق کی عبادت کرنا ہے اور اس کے لئے ایک جگہ کا ہونا ضروری ہے۔لوکل جماعت کی قربانیوں کی بدولت مسجد کی تعمیر ممکن ہوئی ہے۔اسی طرح کی ایک مسجد کی تعمیر لولیو میں بھی ہوگی۔

2003ء میں اپنے انتخاب کے بعد سے لیکر مرزا مسرور احمد نے دنیا بھر کا دورہ کیا ہے اور بڑے عالمی سربراہوں سے ملاقات کی ہے۔آپ 10 ملین سے زائد افراد کے لیڈر ہیں ۔ آپ نے یوروپین پارلیمنٹ اور برٹش پارلیمنٹ میں خطاب کیا ہے۔اور دورہ مالمو کے بعد سٹاک ہوم کی طرف روانگی ہے جہاں مخصوص ممبرز آف پارلیمنٹ کے ساتھ گفتگو کی جائے گی۔ آپ بطور خلیفہ مذہبی شدت پسندی کی مذمت کرتے رہے ہیں، جو آپ کے نزدیک امنِ عالم کے لئے ایک بڑھتا ہوا خطرہ بن رہی ہے۔

خلیفہ نے کہا : جماعت احمدیہ میں ہمارا ماٹو 'محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں' ہے۔آج کل کے عالمی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے ان مسائل کو بڑی اہمیت دی ہے ۔ اگر دنیاوی سربراہ اس صورت حال کو اپنے قابو میں نہیں لیتے تو عنقریب ہمیں ایک عالمی جنگ کا سامنا کرنا پڑے گا ۔ یہ دیکھنا پڑے گا کہ کیوں اتنے یوروپین شدت پسند خیالات کے حامی بن کر داعش اور دیگر دہشت گرد تنظیموں کے ساتھ ملنے کے لئے گئے ہیں۔

2008ء کے اقتصادی بحران کے بعد لاکھوں لوگوں کی روزگار برباد ہوگئی تھی۔ اگر ان لوگوں کو مناسب روزگار دیا جاتا تو میرے خیال میں بڑی حد تک نوجوانوں میں ریڈیکل خیالات کے حامی افراد کو کم کیا جاسکتا تھا۔

ان کے نزدیک سویڈن بھی کسی حد تک پناہ گزینوں سے متعلق پالیسی میں ناتجربہ کار رہا ہے۔ خلیفہ نے کہا: دنیا میں کوئی بھی ملک تمام پناہ گزینوں کو قبول نہیں کرسکتا۔ میرے نزدیک جنگ زدہ ممالک کے قریبی علاقوں میں کیمپ بنانا بہتر ہے۔اگر یہ لوگ سویڈش معاشرہ کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں تو بیشک انہیں قبول کیا جائے۔لیکن ہوشیار ہونا بھی ضروری ہے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ جن لوگوں کو قبول کیا جارہا ہے وہ پناہ گزین ہی ہوں۔

مرزا مسرور احمد اپنے کام کے سبب جو آپ شدت پسندی کے خلاف کررہے ہیں ، دنیا بھر میں جانے جاتے ہیں اور آپ کے کام کو سراہا جاتا ہے۔

خلیفہ نے کہا: میرے نزدیک یہ (ہم جنس پرستی) ایک پرابلم ہے جو بعض لوگوں کو لاحق ہے ۔ پھر کیوں اس کی پبلک میں تشہیر کی جائے ؟ میں صرف اسلام کی تعلیم کی پیروی کرتا ہوں ۔ ہمارے نزدیک قرآن آخری کتاب ہے جس میں گھریلو مسائل سے لے کر بین الاقوامی تعلقات سب کو بیان کیا گیا ہے۔ اصولوں کو بدلنے کی کوئی وجہ نہیں۔

اس سوال پر کہ کیا آپ اپنے آپ کو feminist کہلائیں گے؟

خلیفہ نے کہا: ہم سب کی عزت کرتے ہیں اور سب کو مساوی حقوق دیتے ہیں۔خواہ مرد ہو یا عورت جوان ہو یا بوڑھا۔پھر آپ کی مرضی ہے کہ میرے بارہ میں کون سا لفظ آپ استعمال کرنا چاہیں۔

......☆......☆......☆......

20 مئی 2016 بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح تین بج کر پینتالیس منٹ پر مسجد ناصر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Satnam Singh Property Adviser

کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ایڈوائزر
کالونی ننگل باغبانہ، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا اور مسجد ناصر گوتھن برگ (سویڈن) سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ دوسرا خطبہ تھا جو mta کے ذریعہ دُنیا بھر میں براہ راست لائیو نشر ہو رہا تھا۔ اس سے پہلے گیارہ سال قبل 16 ستمبر 2005ء کو حضور انور نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا جو mta پر براہ راست لائیو نشر ہوا تھا۔

اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے سویڈن کی جماعتوں کے علاوہ ڈنمارک، ناروے، فن لینڈ، برطانیہ اور جرمنی سے احباب جماعت اور فیملیز بڑی تعداد میں گوتھن برگ سویڈن پہنچی تھیں۔ سویڈن کی جماعتوں اور ہمسایہ ممالک سے بذریعہ سڑک سفر کر کے آنے والے بڑے لمبے فاصلے طے کر کے آئے تھے۔

مالمو سے آنے والے 274 کلومیٹر، کالمار سے آنے والے 350 کلومیٹر، سٹاک ہوم سے آنے والے 483 کلومیٹر اور لولیو سے آنے والی فیملیز ڈیڑھ ہزار کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کر کے گوتھن برگ پہنچی تھیں۔

ہمسایہ ممالک سے آنے والوں میں ناروے سے آنے والے 295 کلومیٹر اور ڈنمارک سے آنے والے 321 کلومیٹر اور فن لینڈ سے آنے والے 1082 کلومیٹر کا سفر طے کر کے آئے تھے۔

صبح سے ہی احباب جماعت مرد و خواتین کی آمد کا سلسلہ جاری تھا۔ مسجد کے علاوہ دونوں بڑے ہالز اور مارکیز نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں اور مجموعی طور پر حاضری تیرہ صد سے زائد تھی۔

سویڈش نیشنل ٹیلیویژن (جو ملک کے مغربی حصہ کو cover کرتا ہے) کی ٹیم مسجد ناصر گوتھن برگ، بعض مناظر کو فلمانے کے لئے آئی ہوئی تھی۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اخبار بدر 26 مئی 2016 میں اور مکمل متن اخبار بدر 9 جون 2016 میں شائع ہو چکا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا سویڈش زبان میں یہاں مقامی طور پر براہ راست ترجمہ کیا گیا۔

یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

اسکے بعد سویڈش نیشنل ٹیلیویژن sverges television vast جو کہ سویڈن کے مغربی حصہ کو cover کرتا ہے اس کی جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

موصوفہ جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ آپ جمعہ کے بعد کیا کریں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں جہاں بھی جاتا ہوں وہاں ہماری جماعت کے افراد ہوتے ہیں اور مَیں اپنی جماعت کے لوگوں سے ملتا ہوں۔ پس اس کے بعد مَیں شام کو فیملیز کے ساتھ ملاقاتیں کروں گا۔ اس کے علاوہ بعض آفیشل پروگرام بھی ہیں۔

بعد ازاں موصوفہ نے پوچھا کہ آپ کا اس شہر گوتھن برگ کے بارہ میں کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری سویڈن جماعت کی ایک بڑی تعداد یہاں گوتھن برگ میں رہتی ہے تو یہی وجہ ہے کہ مَیں گوتھن برگ آیا ہوں۔

اس کے بعد موصوفہ نے کہا ہمیں جن مسائل کا سامنا ہے اس میں ایک انتہا پسندی بھی ہے آپ اس کے بارے میں کیا کہیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام کو انتہا پسندی کے ساتھ جوڑا جا رہا ہے ورنہ اسلام کے اندر انتہا پسندی کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ جہاں تک مذہب کی بات ہے تو قرآن نے بڑی وضاحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ مذہب آپ کے دل کا معاملہ ہے۔ اس میں کوئی مجبوری نہیں۔ جہاں تک ہتکِ رسول اور ہتکِ قرآن وغیرہ کی بات ہے تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس حوالہ سے کوئی قانون نہیں بنا تھا۔ اسی طرح جہاں تک ارتداد کا تعلق ہے تو قرآن کریم نے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا کہ مذہب اختیار کرنے میں ہر انسان آزاد ہے۔ چاہے وہ اسلام کو چھوڑ دے یا اسلام کو قبول کرے یہ اس کی اپنی مرضی ہے۔ پس آج کل انتہا پسند جو کچھ بھی کر رہے ہیں ان کا اسلامی تعلیمات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایک معصوم کو مارنا اسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ جو لوگ ایسے کام کر رہے ہیں انہیں اس بات کی لالچ دی جاتی ہے کہ ایسے لوگ جنت میں جائیں گے۔ لیکن اسلام تو کہتا ہے کہ اگر تم ایک معصوم کا قتل کرو گے تو تم جنت میں نہیں بلکہ جہنم میں جاؤ گے۔

موصوفہ نے سوال کیا کہ آپ کے نزدیک اس کی وجہ کیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کی وجہ مذہب نہیں ہے۔ اس کی وجہ ان کے ذاتی مفادات ہیں۔ مشرقِ وسطیٰ میں لوگوں کے اپنی حکومتوں کے ساتھ مسائل ہیں جس کے ردِ عمل میں باغی گروپ بنتے ہیں اور ان باغیوں میں سے ہی انتہا پسند گروپ بن جاتے ہیں۔ پھر یہ لوگ سیاسی مفادات کیلئے مذہب کا استعمال کرتے ہیں۔

موصوفہ نے کہا کہ آپ اپنے سویڈن دورہ کو خلاصۃً کس طرح بیان کریں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں تو یہی کہوں گا کہ مجھے سویڈن میں بہت مزہ آیا۔ ہم نے مالمو میں اپنی سویڈن کی دوسری مسجد کا افتتاح کیا۔ پھر سٹاک ہوم گیا تھا جہاں بعض پڑھے لکھے اور سیاستدانوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ اور اب یہاں گوتھن برگ آیا ہوں۔ یہاں سویڈن میں مَیں نے قدرتی مناظر وغیرہ کی سیر تو نہیں کی لیکن اپنے قیام کے دوران بہت سے لوگوں سے ملاقاتیں ہوئیں جو بہت اچھی رہیں۔ انٹرویو کے آخر میں موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا۔

انٹرویو کے بعد تین بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ سویڈن کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ ہال میں تشریف لائے اور نیشنل مجلس عاملہ لجنہ سویڈن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور کے دریافت فرمانے پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ ہماری نو مجالس ہیں اور تمام مجالس رپورٹ بھجواتی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اچھا بڑی efficient ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا ان مجالس کو ان کی رپورٹس کا جواب دیا جاتا ہے اس پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے عرض کیا کہ نیشنل سیکرٹریان، صدر صاحبہ لجنہ سے ڈسکس کر کے جواب دیتی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا صدر صاحبہ اپنی مجالس سے خود بھی براہ راست رابطہ رکھا کریں۔

اس کے بعد حضور انور نے سیکرٹری تربیت سے دریافت فرمایا کہ تربیت کا کیا پروگرام بنایا ہے، نومبر سے اب تک چھ ماہ گزر چکے ہیں۔ آپ نے کیا حاصل کیا ہے۔

اس پر سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ سہ ماہی کے تقابلی جائزہ میں ترقی ہوئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا لجنہ کی کتنی تعداد ہے؟ کیا آپ نے جائزہ لیا ہے کہ کتنی لجنہ نمازیں پڑھتی ہیں، قرآن شریف کی تلاوت کرتی ہیں اور خطبہ سنتی ہیں۔

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ خطبہ میں تربیتی امور کی نشاندہی کر کے ان کو تربیتی کمیٹی کے اجلاس میں ڈسکس کرتے ہیں کہ ان پر کس طرح عملدرآمد کروایا جائے۔ سیکرٹریان تربیت ہر ماہ اپنے مسائل بتاتی ہیں اور ان کا حل نکالا جاتا ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ پندرہ سے پچیس سال عمر کی 66 لجنہ ہیں اور پچیس سال سے اوپر لجنہ کی تعداد 277 ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ سیکرٹری تجنید کا کام ہے کہ categories بنائے۔ 15 سے 25 سال، 25 سے 30 سال اور 40 سے اُوپر کتنی ہیں۔ پھر 40 سال کے اوپر ایسی کتنی ہیں جو پڑھی لکھی ہیں۔ 40 سال سے اوپر کم ہیں جو یہاں کے حساب سے پڑھی ہوئی ہیں۔

خطبہ کے حوالہ سے سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ لجنہ اپنے موبائل پر سنتی ہیں اور پھر بعد میں واپس بتاتی ہیں کہ ہم نے سن لیا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا الفضل میں خطبہ کے سوال و جواب آتے ہیں آپ بھی اس طرح کے بنائیں یا وہاں سے لیکر سویڈش زبان میں ترجمہ کر کے سرکولیٹ کریں۔ فلاں حدیث کس بارے میں تھی اس کا جواب یہ ہے، وہ پڑھ لیں تا کہ یاد کریں، پوچھا کریں کہ سن لیا ہے یا نہیں۔ حضور انور نے سیکرٹری تربیت سے دریافت فرمایا کہ آپ کو یقین ہے کہ خطبہ سننے کی صحیح رپورٹ دیتی ہیں۔ اس پر سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ ہم انہیں پورا ایک ہفتہ دیتے ہیں جب سن لیں تو بتادیں۔ بعض ممبرات اتوار کی شام جواب دیتی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا تربیت کے لئے آپ نے کون سی کتاب یا کیا حصہ نکال کر دیا ہوا ہے۔ اس پر سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ کتاب "اوڑھنی والیوں کے لئے پھول" اور رسومات کے خلاف حضرت چھوٹی آپا جان کی کتاب دی ہوئی ہے۔

حضور انور نے عاملہ کی ممبرات سے پوچھا کہ ہاتھ کھڑا کر کے بتائیں کہ کتنی عاملہ ممبرات خطبہ سنتی ہیں۔ اس پر تمام عاملہ ممبرات نے ہاتھ کھڑے کئے۔

سیکرٹری ناصرات نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ ناصرات کی تجنید 51 ہے۔

حضور انور نے فرمایا تربیت کا کیا سلیبس ہے؟ فرمایا آپ لجنہ کو ماٹو دیں "اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ" اور ناصرات کو بھی ماٹو دیں۔

سیکرٹری ناصرات نے عرض کیا کہ سویڈن میں ناصرات کی چندہ دہندگان کی تعداد بہت کم ہے۔ اجلاس میں تو آتی ہیں مگر چندہ نہیں دیتیں۔

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
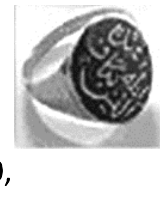

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

اس پر حضور انور نے فرمایا : توجہ دلائیں، رابطے کریں، ماؤں کو توجّہ دلائیں اگر ماں کا تعلق ہوگا تو ناصرات کا ہوگا۔ یہ تو نہیں ہوسکتا کہ 91 فیصد خطبہ سنتی ہیں اور تعلق نہیں ہے۔ یہ باقی نو فیصد میں سے نہیں ہوسکتیں۔ اس لئے پروگرام بنائیں۔ مہینے میں ایک دو دفعہ پروگرام بنائیں۔ حضور انور نے فرمایا ناصرات کے تمام معاملات ناصرات کی سیکرٹری کا کام ہے۔ ناصرات کی عاملہ بنائیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری ناصرات نے بتایا کہ بچوں کا برگر 35 کرونز کا آتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اگر 35 کرونز کا آتا ہے تو مہینے میں تیسرا حصہ برگر بھی نہیں دے سکتیں؟ آپ ناصرات سے براہ راست رابطہ رکھیں یہ ساری ذمّہ داری آپ کی ہے۔

تربیت کے حوالہ سے سیکرٹری ناصرات نے بتایا کہ نیا سلیبس بنا رہے ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا : آپ کا سال اکتوبر میں شروع نہیں ہوتا۔ اس پر بتایا گیا کہ سال اجتماع کے بعد مئی سے شروع ہوتا ہے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا ساری دنیا میں ایک ہی اصول چلے گا۔ اکتوبر سے لے کر ستمبر تک اور اجتماع جب مرضی کریں۔ اگر نئی صدر بھی ہو تو اکتوبر سے کام کرے گی۔ اس طرح بے قاعدگیاں پیدا ہوتی ہیں۔ دستور اساسی کو فالو کریں۔ لجنہ کا عاملہ کا اور مالی سال اکتوبر سے ستمبر تک ہے۔ ستمبر، اکتوبر میں ایک مرکزی جگہ پر اپنا پروگرام رکھ لیا کریں اور صدر کا انتخاب کروالیا کریں۔ جس سال نہیں ہونا اس سال ضرورت نہیں۔ دو سال بعد اپنی شوریٰ کے اجلاس میں صدر کا انتخاب کروالیا کریں۔ اس کا اجتماع سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اجتماع جب مرضی کریں۔

حضور انور نے فرمایا : ناصرات کو بھی لباس کے حوالہ سے ڈریس کوڈ دیں۔ دس سال سے گیارہ سال کی بچیوں کی توجہ حیا کی طرف کروائیں۔ اگر گیارہ سال کی عمر سے اس طرف توجہ کریں گی تو خیال پیدا ہوگا۔ سکارف اوڑھو یا لمبی قمیص پہنو۔ تیرہ سال کی عمر میں بعض لڑکیوں کو سکارف کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ پہلے حیاء پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے بچیوں کو قرآن کریم کی مختلف آیات، احادیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات اور خلفاء کے ارشادات لے کر بھیجتی رہا کریں۔ خود ہی اثر ہوتا رہے گا۔ بڑے ہو کر تربیت کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو اثر نہیں ہوتا۔ اصل چیز حیاء ہے وہ پیدا کریں۔ باقی سب آپ ہی ٹھیک ہو جائیں گی۔

سیکرٹری ناصرات نے بتایا کہ ہمارا ایک ماہانہ رپورٹ فارم ہوتا ہے اور ایک رپورٹ فارم سہ ماہی ہے۔ ہر تین ماہ بعد جائزہ ہوتا ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کتنی ناصرات خطبہ سنتی ہیں؟

اس پر سیکرٹری ناصرات نے بتایا کہ پچاس فیصد ناصرات خطبہ سنتی ہیں۔ اس پر حضور انور نے ہدایت دی کہ ناصرات کا خاص طور پر خلافت سے تعلق پیدا کروائیں۔ اس کے لئے مختلف پروگرام بنائیں۔

سیکرٹری صحت جسمانی نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ لجنہ ورزش کرتی ہیں مگر کتنی تعداد میں! یہ علم نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا پتہ کروالیں۔

سیکرٹری مال سے حضور انور نے فرمایا : کتنی کمانے والیاں ہیں۔ کتنے فیصد چندہ دیتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا چندہ دہندگان کی تعداد بڑھانی ہے تو پروگرام بنائیں۔ ذاتی تعلق پیدا کریں اور ان کو بتادیں کہ چندہ ٹیکس نہیں ہے یہ خدا کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہے۔

سیکرٹری تبلیغ سے حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ کیا تبلیغ کر رہی ہیں؟ کیا وَن ٹو وَن تبلیغ کرتی ہیں؟ گزشتہ ۶ ماہ میں کوئی بیعت ہوئی ہے؟

اس پر سیکرٹری تبلیغ نے بتایا : ہم تربیتی ورکشاپس اور کلاسز کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ لجنہ کے ریسرچ پینل بنائے ہوئے ہیں۔ ہر مجلس میں ہماری پانچ داعیات الی اللہ ہیں جو ہر ماہ تبلیغ کر رہی ہیں۔ مختلف مذاہب کے لوگوں کے سیمینارز میں شرکت کرتی ہیں اور ان کمیونیٹیز کے ساتھ ان کا رابطہ ہے۔

سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ لولیو شہر میں ایک بیعت ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ دو اور بیعتیں ہیں مگر ان کی منظوری ابھی تک نہیں آئی۔ اس سال ہم نے یہ ٹارگٹ رکھا ہے کہ ہر مجلس کم از کم ایک بیعت کروائے۔ یہ پہلے نہیں تھا۔ ہم سکول اور یونیورسٹیز میں جا کر سیمینارز کا بھی پروگرام بنا رہے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا : ٹھیک ہے کریں۔ اور اگر یہاں یونیورسٹی جانے والی لجنات کافی ہیں تو انہیں آرگنائز کر کے سیمینار کیوں نہیں کرواتیں؟ ضروری نہیں کہ صرف انٹرفیتھ ہی ہو۔ کوئی بھی سیمینار ہو جائے تو ٹھیک ہے۔

صدر صاحبہ نے حضور سے اجازت چاہی کہ کیا ہم یہاں احمدی لڑکیوں کی ایک ایسوسی ایشن بنا سکتی ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر 30 سے 40 ہیں تو پھر بنائیں۔ اس کے بعد سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ آج کل ٹویٹر وغیرہ کے ذریعہ تبلیغ کا بہت ٹرینڈ ہوگیا ہے۔ حضور سے راہنمائی لینی تھی کہ لجنہ anonymous accounts بناتی ہیں اور لوگوں کو جواب دیتی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : اگر آرگنائز طریق سے دے رہی ہیں تو دیتی رہیں۔ لیکن ٹویٹر یا واٹس اَپ پر اپنی تصویر لگانے کی اجازت نہیں ہے۔ آپ 6،5 لڑکیوں کی ٹیم بنالیں اور وہی جواب دیں۔ آپ کے ٹویٹر اکاؤنٹ کی ایکسس ہر ایک کے پاس نہ ہو۔ جب باقیوں کی تسلی ہو تو اور بڑھائی جاسکتی ہیں۔ اگر دوسری لجنہ کو کہیں پتہ لگے تو وہ اپنے جواب اس ٹیم کو بھیج دیا کریں۔ ہر ایک صحیح طرح جواب دے بھی نہیں سکتی۔ بے تکے قسم کے جواب مشکل میں ڈالتے ہیں۔ بعض دفعہ آپ لوگوں کو پتہ نہیں لگے گا اور مربی صاحب سے پوچھ کر جواب دینے ہوں گے۔

سیکرٹری تبلیغ نے مزید راہنمائی لینے کے لئے سوال کیا کہ Ja Seus Hijabi جو لجنہ کینیڈا نے شروع کیا تھا اور یہ کامیاب رہا، یہ ہم سوچ رہے ہیں کہ سویڈن میں شروع کریں۔ یکم فروری کو world hijab day منایا جائے گا۔ مسجد کے بجائے سنٹر میں رکھ لیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : ضرور منائیں۔ اپنی دوستوں کو بلائیں۔ ہر ایک کی کوئی نہ کوئی دوست ہوتی ہے۔ پریس کو بھی بلالیں۔ مسجد سے ڈرتے ہیں لوگ؟ اگر مسجد نہیں تو سنٹر میں رکھ لیں۔

حضور انور نے فرمایا : ذاتی تعلقات ہونے چاہئیں۔ 18 سال سے اُوپر والوں سے تعلقات ہونے چاہئیں۔ لڑکیوں سے دوستیاں ہوتی ہیں ان کو بلائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری اشاعت سے فرمایا کہ جو چیزیں لجنہ کے لئے ضروری ہیں ان کا ترجمہ کروائیں۔ تربیت کے لئے خلفاء کے تربیتی اقتباسات اکٹھے کر کے ان کا سویڈش ترجمہ کر کے شائع کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری نومبائعات سے فرمایا : نومبائعات سے ذاتی رابطہ رکھیں۔ تربیت کے لئے چھوٹی موٹی چیزیں دے کر ان سے بات چیت کیا کریں۔ ان کے ساتھ میٹنگ رکھا کریں۔ ان سے باتیں کریں۔ کل ایک عورت آئی تھی اس نے کہا کہ مجھے یہاں کوئی recieve نہیں کرتا۔ اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ وہ بہن کسی کو اپنا رابطہ نہیں دیتیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ اس کا جس سے بھی رابطہ ہے اس کے ذریعہ پیغام بھیج دیا کریں۔ سب سے ذاتی تعلق پیدا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری خدمت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اولڈ ہومز جایا کریں۔ وہاں جا کر بوڑھی عورتوں کی خدمت کریں تا کہ رابطے اور تعلق بڑھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری صنعت و دستکاری نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ وہ مینابازار لگاتی ہیں اور 89000 کرونز کی آمد ہوئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تجنید کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا : آپ کے پاس تمام کوائف ہونے چاہئیں۔ سیکرٹری نے بتایا کہ ان کے پاس کوائف تو ہیں مگر جب لوگ گھر یا شہر بدلتے ہیں تو ان سے رابطہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا : بتایا تو یہ گیا ہے کہ سب مجالس اپنی رپورٹس باقاعدہ بھجواتی ہیں۔ اگر ایک عورت گھر بدلتی ہے اور ایک دوسرے شہر میں چلی جاتی ہے اگر اس بات کا رپورٹ میں ذکر نہیں تو ایسی رپورٹ کا کیا فائدہ؟ تو ہر مجلس کی طرف سے آپ کو اطلاع ملنی چاہئے۔ یہ تو آپ کے سسٹم کی کمزوری ہے۔ جہاں سسٹم ٹھیک ہے وہاں لوکل صدر فوری طور پر مرکز کو اطلاع کر دیتی ہے کہ ہماری فلاں ممبر اس جگہ سے کسی دوسری جگہ چلی گئی ہے۔ اگر لوکل صدر active ہیں تو اس میں کوئی مشکل نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ آپ کے ذاتی رابطے اور گراس رُوٹ لیول پر رابطے نہیں ہیں۔ ان کو active کرنے کی ضرورت ہے۔ صدر صاحبہ ان رابطوں کو ایکٹو کریں۔

اس پر صدر صاحبہ نے بتایا کہ اس مسئلہ کا حل نکالنے کے لئے ہم نے تین نئی مجالس بنائی ہیں تا کہ صدران کو کام کرنے میں آسانی ہو۔ اور اس کے نتیجہ میں الحمد للہ ذاتی رابطے بڑھ رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ ذاتی رابطے بڑھائیں۔ عاملہ کے ذمہ لگائیں۔ ذاتی رابطے بڑھانا ان کا بھی کام ہے۔ اور مرکزی طور پر بھی آپ ذاتی رابطے رکھ سکتی ہیں۔ اگر کوئی بھی active لجنہ ممبر ہو تو یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ جائے تو جماعت سے رابطہ نہ کرے یا کوئی باہر سے آئے اور جماعت سے رابطہ نہ کرے۔ اگر کوئی نہیں کرتا تو وہ اکیلی عورت نہیں بلکہ پورا خاندان ہی بہت پیچھے ہٹا ہوا ہے کیونکہ کوئی اکیلی عورت تو کسی جگہ نہیں جاتی۔ پوری فیملی جاتی ہے۔ یا تو عہدیداران کے ساتھ ان کی کوئی پرسنل ناراضگیاں یا جھگڑے ہیں جو وہ بتانا نہیں چاہتیں۔ اگر عہدیداران سیدھے ہو جائیں تو لوگ بھی سیدھے ہو جائیں گے۔ آپ میں سے اگر 91 فیصد خطبہ سنتی ہیں تو پھر ایسے مسائل پیدا نہیں ہونے چاہئیں۔

صدر صاحبہ نے حضور انور سے راہنمائی کی

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

درخواست کی کہ ہم نوجوان بچیوں کو کس طرح attach کریں۔ جب میں نے عاملہ بنائی تھی تو ینگ لجنہ لی تھیں مگر اب کچھ کی شادی ہوگئی ہے اور وہ ملک سے باہر چلی گئی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جو پاکستان سے آئی ہیں ان کو بھی لیں تا کہ وہ سموئی جائیں، ان کو زبان آجائے۔ لیکن یہاں کی جو یونیورسٹیز کی پلی بڑھی ہیں، ان کو بھی لیں، نائبات بنادیں۔ اشاعت والوں کی ایک ٹیم ہونی چاہئے۔ اسی طرح جنرل سیکرٹری، تبلیغ، تربیت کے شعبوں کے ساتھ بھی منسلک کریں۔ اس طرح آپ کی ایک سیکنڈ لائن تیار ہوجائے گی۔

سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ پہلے ہم مضامین بھجواتی تھیں تو چھپ جاتے تھے مگر اب اسلام کے خلاف اتنی نفرت پیدا ہوگئی ہے کہ اخبار نہیں چھاپتے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : آپ کو اپنا پیٹرن بدلنا پڑے گا۔ اب لوگ اخبارات میں خطوط اور آرٹیکل پڑھتے ہیں۔ آپ اسلام کے متعلق زیادہ بات کئے بغیر اپنا مضمون لکھ دیں۔ کہیں نہ کہیں اسلام کا ایک فقرہ آجائے۔ بجائے اس کے کہ آپ کھل کر تبلیغ شروع کریں۔ آپ کا اس طرح اخباروں میں دخل ہوجائے گا۔ دو چار خط چھپ جائیں۔ پھر اخبار کی ایک پالیسی ہوتی ہے کہ وہ بعض اچھے خطوط دوبارہ چھاپتے ہیں۔ لیٹر آف دی ڈے، ویک، مَنتھ، اِیئر، کے نام سے خط چھاپتے ہیں اور ان پر انعام بھی ملتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو اپنی اَپروچ بدلنی پڑے گی کہ ہم نے لوگوں کو کس طرح جواب دینا ہے۔ کھل کر نہ جواب دیں، حکمت سے جواب دے دیں۔ اگر ایک اخبار میں ایک ہی نام دو چار دفعہ آجائے تو آپ ان کی لسٹ میں آجاتے ہیں۔ پھر اس کے بعد جب آپ کھل کر لکھیں گی تو آپ کو کنسلٹ کریں گے۔ بعض دفعہ ڈائریکٹ اَپروچ کی بجائے بعض اِنڈائریکٹ اَپروچ اپنانی ہوتی ہے۔ مَیں نے تو یہ دیکھا ہے کہ اگر مختلف ٹاپکس پر ان لوگوں کی نفسیات سمجھتے ہوئے صحیح اَپروچ لی جائے تو شائع کردیتے ہیں۔

سیکرٹری تعلیم نے عرض کیا کہ ہم نے ایک قرآن کمیٹی بنائی ہے جس کا مقصد ہے کہ 100 فیصد کا تلفظ ٹھیک ہوجائے اور ترجمہ وغیرہ سکھایا جاسکے۔ اس کمیٹی کو ہم کس طرح ایکٹو کرسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : پہلے تو لسٹ بنائیں کہ کون کون پڑھنا چاہتا ہے۔ مجالس میں ہر ایک کو فرداً فرداً خط لکھا جائے کہ ہم نے قرآن پاک ناظرہ پڑھانے کا کام شروع کیا ہے۔ اس میں جو شامل ہونا چاہتی ہیں وہ اپنا نام لکھوائیں۔ چاہے دو چار ہوں یا دس ہوں۔ ان کو آپ پڑھانا شروع کریں۔ ان کو جب آپ پڑھائیں گی اور بہتری کی طرف آئیں گی اور توجہ پیدا ہوگی تو وہ اپنی سہیلیوں کو بتائیں گی۔ اور آہستہ آہستہ تعداد بڑھے گی۔ پہلے دن سو فیصد ریزلٹ نہیں دے سکتیں۔ اگر اچھی ٹریٹمنٹ ہے اور اچھا پڑھایا جارہا ہے اور ان کو سمجھ بھی آرہی ہے تو خود بخود یہ کلاس پھیلتی جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں جتنی پڑھی لکھی ہیں، اگر بڑی عمر کی تعاون نہیں کرتیں تو نہ سہی، آپ 18، 19، 20 سال کی نوجوان بچیوں کو نائبات لگائیں۔ ساروں کو سویڈش زبان بھی تو اچھی آنی چاہئے۔

سیکرٹری صحت جسمانی نے سوال کیا کہ کیا ہم چیریٹی واک کرواسکتی ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : لجنہ کی چیریٹی واک ایک دو جگہ کروائی ہیں۔ وہ تو کامیاب نہیں ہوئیں۔ مشکل پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر چیریٹی واک صحیح کرنی ہے تو پھر سکارف اوڑھ کر کرنی پڑے گی۔ ایک دو جگہ ایسا ہوا کہ خدام یا انصار نے کروائی اور لجنہ پیچھے چل پڑی۔ آخر میں یہی ہوا کہ لجنہ نے خود ہی کہہ دیا کہ ہم نہ ہی کریں تو بہتر ہے۔ آپ لوگ تو یہاں 300 کی تعداد میں ہو۔ آپ کیا چیریٹی واک کریں گی؟ ہاں اگر انصار یا خدام کی طرف سی چیریٹی واک جماعتی طور پر ہو رہی ہے اور آپ نے اس میں شامل ہونا ہے تو شرط ہے کہ ڈریس کوڈ کا خیال رکھا جائے۔ ڈریس کوڈ صحیح ہے تو پھر ٹھیک ہے شامل ہوسکتی ہیں۔ یہ نہیں ہوگا کہ ہم ٹی شرٹ پہن کر آجائیں گی۔ کوٹ پہن لیں لیکن اس کوٹ، برقعہ کے اوپر سکارف ہونا چاہئے۔ اگر جرأت ہے تو پھر جرأت دکھائیں۔ یہاں کی لڑکیوں میں سے اگر دو چار جرأت دکھائیں گی تو جو لوکل ہیں ان کا کمپلکس بھی دُور ہوجائے گا۔ کم از کم عاملہ کی ممبران ہی سکارف پہن کر چلی جائیں۔ لوگ تھوڑا مذاق اڑائیں گے پھر خود ہی ٹھیک ہوجائیں گے۔

سیکرٹری خدمتِ خلق نے عرض کیا کہ ہم کس طرح مزید فنڈ اکٹھے کرسکتی ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : اللہ سے تعلق پیدا کریں۔ پیسے خود ہی اکٹھے ہوجائیں گے۔

سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ہماری شوریٰ کی سفارشات میں سے ایک یہ ہے کہ ریڈیو چینل پر تبلیغ کی جائے مگر اس سلسلہ میں سوائے ایک مجلس کے باقی جگہ مشکلات درپیش ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر slot نہیں مل رہا تو ذاتی رابطے بڑھائیں۔ اپنے پبلک ریلیشن بڑھائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ جو رقم آپ نے مینا بازار لگا کر جمع کی ہے اس سے پراجیکشن کے طریقے نکالیں۔ خدمتِ خلق کا شعبہ اولڈ ہومز جاکر انہیں تحفہ دیں۔ لوکل اخبار کے نمائندے کو بلالیں۔ یہ پبلسٹی کے لئے نہیں ہے یا اس لئے نہیں کہ ہم نے دکھاوا کرنا ہے بلکہ اس لئے ہے کہ علاقہ میں اسلام کو متعارف کروایا جاسکے۔ آپ جو مینا بازار سے یا چیریٹی واک سے پیسے جمع کرتی ہیں ان کو یہاں لوکل چیریٹی کو بھی دیا جاسکتا ہے۔ اس طرح بھی آپ کا تعارف ہوجائے گا۔ کوشش کرنی پڑے گی۔ حالات کے مطابق مختلف طریقے ایکسپلور کرنے پڑتے ہیں۔ جب آپ کے لوگوں کے ساتھ رابطے اور واسطے ہی نہیں تو کس طرح slot ملے گا۔ ایک دفعہ اخبار میں آگئے تو خود پریس آجائے گا۔ پھر جو رقم آپ نے جمع کی ہے اس کا ایک حصہ مسجد اور ایک حصہ چیریٹی کو دے دیں۔ مسجد بھی تبلیغ کا ذریعہ ہے اور یہ بھی تبلیغ ہے۔

سیکرٹری نومبائعات نے عرض کیا کہ بعض نومبائعات کو دس سال کا عرصہ ہوگیا ہے مگر وہ لجنہ میں integrate نہیں ہوسکیں۔ اسی طرح وہ ممبرات جن کو انگلش یا سویڈش نہیں آتی اور رشین بولتی ہیں، ان کے لئے ہم نے ٹرانسلیشن وایا سکائپ کا سسٹم رکھا ہے۔ ایک بہن کہتی ہیں کہ مجھے نماز نہیں آتی اور میں عربی میں نہیں سیکھ سکتی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : اگر تربیت ہوگئی ہے اور یہ مین سٹریم میں آئی ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔ ان سے تعلق اور رابطہ رکھیں۔ ان سے کہیں کہ اب آپ لوگ نومبائعات نہیں رہیں۔ لیکن ان کی تربیت کے لئے ایک خاص پرسکرائب سلیبس ہونا چاہئے۔ اور یہ انٹیگریٹ اس لئے نہیں ہو رہیں کہ آپ لوگ جب بیٹھتی ہیں تو اُردو میں باتیں شروع کردیتی ہیں۔ ان کو شکوے ہیں۔ اپنے پروگرام انگریزی یا سویڈش میں رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا : جو رشین ہیں ان کا لندن میں رشین ڈیسک سے رابطہ کروادیں وہ ان کو سنبھال لیں گے۔ اسی طرح فارسی اور عربی بولنے والیوں کا بھی رابطہ کروادیں۔

حضور انور نے فرمایا : اور جس کو نماز نہیں آتی اس سے کہیں کہ کم از سورۃ فاتحہ سیکھے۔ کیونکہ حدیث ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اسلئے سورۃ فاتحہ سیکھ لیں اور اس کا ترجمہ یاد کروادیں اور باقی جو پڑھنا ہے اپنی زبان میں پڑھتی رہیں۔

سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ بعض ممبرات ہیں جو کماتی ہیں مگر شرح کے حساب سے چندہ نہیں دیتیں۔ اس بارے میں ہم کیا اقدامات کرسکتی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے توجہ دلانی ہے، کوئی زبردستی تو نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ٹیکس ہے۔ چندہ تو مالی قربانی کی طرف توجہ ہے۔ مالی قربانی کریں۔ اگر وہ realize کرلیں کہ ہم چندہ نہیں دے رہیں اور غلط کر رہی ہیں تو اتنا ہی کافی ہے۔ شعبہ تربیت اگر فعال ہوجائے اور اگر ان کی تربیت ٹھیک ہوجائے تو خود ہی چندہ دینا شروع کردیں گی۔ آپ نے ان کو فورس نہیں کرنا بلکہ یاددہانی کروانی ہے۔ جو بھی دے دے وہ ٹھیک ہے۔ صرف یہی ہے کہ جو چندہ شرح سے نہیں دے رہیں یا بالکل ہی چندہ نہیں دے رہیں وہ عہدیدار نہیں بن سکتیں۔

اس کے بعد عاملہ کی ممبرات نے چند عمومی سوالات کئے جن کے حضور انور نے ازراہ شفقت جوابات عطا فرمائے۔

عاملہ کی ایک ممبر نے سوال کیا کہ یہاں سویڈن میں کارڈ سسٹم کو بہت اُبھارا جارہا ہے اور کیش سسٹم کو ختم کرنا چاہ رہے ہیں۔ اگر حالات خراب ہوجائیں تو پھر کیا کیا جائے۔ کہیں کیش کو اِنویسٹ کرلیں جہاں محفوظ ہوجائے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا : اپنے ہاتھ میں کیش رکھیں یا بینک میں رکھ لیں۔ وہاں محفوظ رہے گا۔

ایک ممبر نے سوال کیا کہ جب کوئی امیر یا مربی صاحبان مسجد کے چندہ کے لئے تحریک کرتے ہیں تو کیا بینک سے سودی قرضہ لے کر چندہ دیا جاسکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : مَیں نہیں سمجھتا کہ یہ اچھی بات ہے۔ اگر جماعتی طور پر جماعت اپنے تعلقات کی وجہ سے تھوڑا کریڈٹ لے لیتی ہے تو اس کی جلدی ایڈجسٹمنٹ ہوجاتی ہے۔ لیکن آپ جو انفرادی طور پر لیں گی وہ صحیح نہیں ہے۔ ہاں اگر بینک میں بہت پیسے ہیں اور اس پر سود مل رہا ہے تو وہ آپ اشاعت اسلام کے لئے دے سکتی ہیں۔ اگر کوئی سودی قرضہ لے کر چندہ دینے کی تحریک کرے تو مجھے لکھیں اور ان سے کہیں کہ مرکز کا آرڈر دکھائیں۔

اس پر ممبر عاملہ نے وضاحت کی کہ ایسی کوئی

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کلامُ الامام

”یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

”تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

تحریک نہیں کی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قربانی وہ ہے جو آپ اپنے اوپر بوجھ ڈال کر کرسکیں۔ یہ نہیں کہ اپنے اوپر سود کا قرض اٹھا کر قربانی کریں۔

ایک اور ممبر نے سوال کیا کہ اگر میاں بیوی نے اکٹھے بینک سے قرضہ لے کر گھر لیا ہوا ہے۔ بیوی وصیت کرنا چاہتی ہے اور شوہر نہیں مانتا کہ ابھی قرض ہے تو ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بات یہ ہے کہ گھر ہر جگہ قرض پر یا مورگیج پر لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہر سال pay off ہورہا ہوتا ہے۔ ہر ماہ اس کی قسط جاتی ہے۔ اگر وصیت کرنا چاہتی ہیں تو یہ گھر جائیداد کے طور پر تو لکھا جائے گا۔ اور اگر اس کا حصہ جائیداد ادا کرنا ہے تو جتنی جائداد pay off ہو چکی ہے اس کا حصہ جائداد ادا کرسکتی ہیں۔ جائداد کی value نکال کر 5 سال تک اس کا حصہ ادا کردیں۔ اور اگر یہ بھی نہیں ہے تو جتنے حصہ کی مورگیج ادا ہوگئی اتنے حصہ کی وصیت ادا کرتی جائیں۔ اور اگر انسان مورگیج اتارنے سے پہلے فوت ہوجاتا ہے تو جتنی مورگیج ادا ہوگئی ہے وہ آپ کی پراپرٹی ہوگی باقی تو بینک کی پراپرٹی ہوگی۔ شعبہ وصیت صرف اتنے حصہ کو جائیداد کنسیڈر کرے گا جتنے کی مورگیج اتری تھی۔ باقی اگر میاں کہتا ہے کہ نہیں کرنی تو گھروں میں فساد نہیں پیدا کرنا۔ اگر میاں بیوی کی آپس کی انڈراسٹینڈنگ نہیں تو رہنے دیں۔ پہلے بجائے لڑائی کرنے کے گھروں میں امن پیدا کریں۔ اور بجائے فتنہ پیدا کرنے کے انڈراسٹینڈنگ پیدا کریں۔

ایک ممبر نے سوال کیا کہ یہاں شام سے لوگ آرہے ہیں۔ یہ ایک آپشن ہوتی ہے کہ ان کے بچے adopt کرسکتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے بھی ہے۔ کیا احمدی فیملیز کرسکتی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر حکومت کی طرف سے اجازت ہے تو کرسکتے ہیں۔ مگر کیا ان کا پھر اپنے ماں باپ سے تعلق ختم ہوجائے گا؟ پوری کسٹڈی کس کے پاس ہوگی؟ کتنی حکومت کی ذمہ داری ہوگی اور کتنی آپ کی ذمہ داری ہوگی؟ پہلے یہ قانون پتا کروائیں۔ اس کے بعد پھر ٹھیک ہے اڈاپٹ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ سویڈن کی یہ میٹنگ ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔

فیملی ملاقات

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 26 فیملیز کے 70/افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان ملاقات کرنے والی فیملیز میں گوتھن برگ جماعت کے علاوہ کالمار جماعت سے آنے والی فیملیز شامل تھیں جو 345 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے ملاقات کے لئے آئی تھیں۔

اس کے علاوہ ہمسایہ ممالک ناروے اور فن لینڈ سے آنے والے احباب نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔ ناروے سے آنے والے 295 کلومیٹر اور فن لینڈ سے آنے والے 1082 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے پہنچے تھے۔

ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 45 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

9 بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد ناصر تشریف لائے اور تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 27 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی۔ عزیزم امان احمد خان، حمزہ احمد خان، ولید احمد، مطہر احمد خان، فاران رشید ڈوگر، فیضان ملک، انصر احمد، رضوان رشید ڈوگر، یونس شیخ، فارس محفوظ، سارب جہانگیر، عبیر احمد، عزیزہ عافیہ رفیع، درّ عدن، شیلہ احمد، عطیہ رشید ڈوگر، دانیہ امینی، عائشہ خلود، عائشہ الٰہی، عائشہ بشیر، غزالہ سلطان، دانیہ چوہدری، مہوش خان، ثمرین ظفر، بریرہ انور، کنزہ شیخ، سلمانہ اکمل۔

آمین کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سویڈش نیشنل ٹیلی ویژن (Sveriges Television Vast) نے آج 20 مئی کو اپنی شام کی نشریات میں درج ذیل خبر دی ہے:

(یہ نیشنل ٹیلی ویژن کی مغربی برانچ ہے۔ اس علاقہ میں 1.2 ملین افراد رہتے ہیں۔ خبر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ اس خبر کے ساتھ آن لائن ایک مضمون بھی شائع کیا گیا۔

سویڈن کی پہلی مسجد جو جماعت احمدیہ کی ہے یہاں خلیفہ مرزا مسرور احمد دورہ پر آئے ہوئے ہیں۔ آج کا جمعہ وہ پڑھا رہے ہیں جو 207 ممالک میں براہ راست نشر کیا جائے گا اور براہِ راست لاکھوں لوگوں تک پہنچے گا۔

گوتھن برگ کا یہ دوسرا دورہ ہے اور افراد جماعت اسے ایک بڑا اعزاز سمجھتے ہیں۔ میرے لئے انتہائی خوشی کا موجب ہے کہ حضور آرہے ہیں۔ دورہ سویڈن کا آغاز مالمو سے ہوا تھا جہاں حضور انور نے ایک نئی مسجد کا افتتاح کیا تھا، پھر سٹاک ہوم میں کچھ پروگرامز تھے اور اب اختتام گوتھن برگ میں ہورہا ہے، کاشف ورک کا کہنا ہے جو امام ہیں، لاکھوں مسلمانوں کے سربراہ خلیفہ مرزا مسرور احمد کا تعلق پاکستان سے ہے، لیکن رہائش لندن میں ہے۔ آپ 207 ممالک میں لاکھوں مسلمانوں کے سربراہ ہیں۔ احمدیہ ایک سنی فرقہ ہے جس کی بنیاد ہندوستان میں ڈالی گئی۔ بعض مسلمانوں کے نزدیک ان کی حیثیت کنٹروورشیل ہے کیونکہ ان کا نبوت سے متعلق عقیدہ یکتا ہے۔ انہیں بہت سے ممالک میں مخالفت کا سامنا ہے۔ سویڈن میں ایک ہزار افراد ہیں اور بہت سے لوگوں نے خلیفہ سے ملنے کیلئے طویل سفر اختیار کیا ہے۔

دورہ سویڈن کے دوران انٹرنیشنل میڈیا میں مرزا مسرور احمد کو ''مسلمان پوپ'' کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ لیکن سویڈش میڈیا میں آپ کو زیادہ تر سوال عورتوں سے مصافحہ اور ہم جنس پرستی سے متعلق اسلامی تعلیم کے بارہ میں ملے ہیں۔

خلیفہ شدت پسندی کے خلاف گرمجوشی کے ساتھ کام کررہے ہیں اور پناہ گزینوں کے مسئلہ کے بارہ میں گفتگو ان کے لئے اہم ہے۔ احمدیہ جماعت کا ماٹو ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' ہے۔

رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔'' (ملفوظات جلد 4، صفحہ 615)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

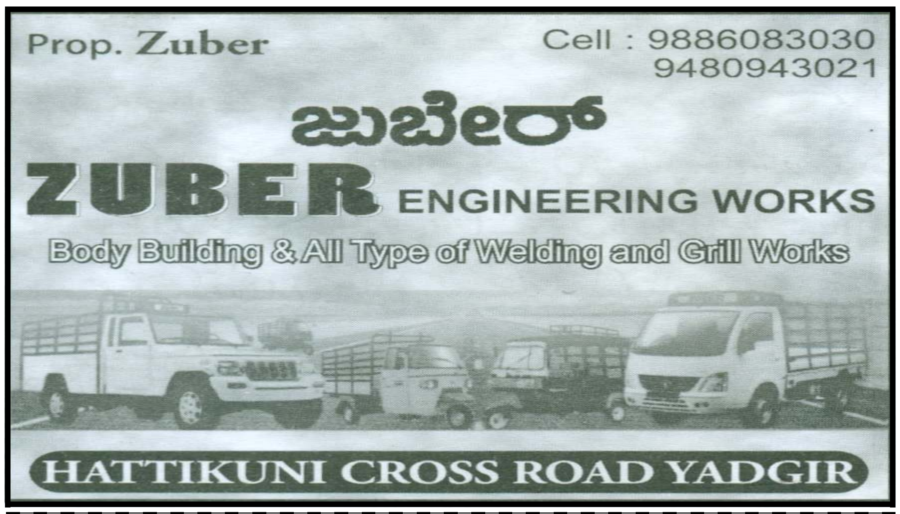

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Proprietor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بقیہ نماز جنازہ از صفحہ نمبر 2

پائی۔ آپ کو مکرم چوہدری رشید الدین صاحب کے ساتھ مل کر ایک چھوٹی سی مسجد بنانے کی بھی توفیق ملی۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار اور دعا گو انسان تھے۔ خلافت سے بے حد محبت تھی۔ چندہ جات کی بروقت ادائیگی کرتے تھے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔

(6) مکرم محمود احمد اسلم صاحب

(ابن مکرم میاں محمد عالمگیر صاحب، آف ڈرگ روڈ کراچی)

2 ؍فروری 2016 کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو بطور سیکرٹری وقف نو اور منتظم تربیت انصار اللہ حلقہ خدمت کی توفیق ملیل۔ میڈیکل کیمپس کیلئے خود کو پیش کیا ہوا تھا۔ نماز باجماعت کے پابند اور خوش اخلاق انسان تھے۔

(7) مکرمہ امتہ السلام صاحبہ

(اہلیہ مکرم ملک محمد اشرف صاحب بھیروی آف ربوہ)

13 ؍جنوری 2016 کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنے حلقہ میں لجنہ کی فعال رکن تھیں۔ جماعت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔ خلافت کی فدائی تھیں۔ پنجوقتہ نمازی، تہجد گزار اور چندوں میں باقاعدگی سے حصہ لیتی تھیں۔

(8) مکرمہ مسرت مطلوب صاحبہ

(اہلیہ مکرم مطلوب احمد صاحب مرحوم آف ربوہ)

24 ؍اپریل 2016 کو 63 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ انتہائی صابرہ شاکرہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور خلافت احمدیہ سے بے حد محبت وعقیدت کا تعلق رکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم راجہ منیر احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ (جونیئر سیکشن ربوہ) کی ہمشیرہ تھیں۔

(9) مکرمہ ساجدہ ایاز صاحبہ

(اہلیہ مکرم محمد یوسف ایاز صاحب آف کینیڈا)

19 ؍اپریل 2016 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو خلافت سے گہری محبت تھی اور بچوں کو ہمیشہ خلافت سے چمٹے رہنے کی تلقین کرتی تھیں۔ لمبا عرصہ کھاریاں میں صدر لجنہ اور دیگر حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ کینیڈا میں بھی جماعتی خدمات میں مصروف رہیں۔ مرحوم موصیہ تھیں۔ آپ مکرم حاجی احمد خان ایاز صاحب مجاہد ہنگری کی بہو تھیں۔

(10) مکرمہ سردار بی بی صاحبہ

(اہلیہ مکرم چوہدری خان محمد صاحب آف بہاولپور)

16 ؍اپریل 2016 کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، نرم مزاج، مہمان نواز اور صدقہ وخیرات کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ دعوت الی اللہ اور غرباء کی امداد بھی کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بھائی، دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(11) مکرم نصر اللہ خان صاحب

(آف 98 شمالی سرگودھا)

23 ؍اپریل 2016 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت اللہ رکھا صاحبؓ کے پوتے تھے۔ مرحوم پنجوقتہ نمازی، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ، غریبوں کی مدد کرنے والے نیک انسان تھے۔ آپ مکرم بلاول احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ کے والد تھے۔

(12) مکرم ڈاکٹر روائے انوار احمد مبشر صاحب (آف احمد نگر)

3 ؍مارچ 2016 کو 69 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ محلہ میں بطور سیکرٹری امور عامہ خدمت کی توفیق پارہے تھے اور ہمیشہ جماعت کی خدمت میں پیش پیش رہتے۔ چندہ جات کی ادائیگی میں نمایاں تھے۔ خدا کے فضل سے موصی تھے۔

(13) مکرم نعیم الحق صاحب

(ابن مکرم فیاض الحق صاحب آف کوئٹہ)

17 ؍نومبر 2015 کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کراچی یونیورسٹی میں پروفیسر رہے۔ بعد از ریٹائرمنٹ کوئٹہ شفٹ ہوگئے۔ مرحوم بڑے متقی، صالح اور خلافت کے فدائی نیک انسان تھے۔ تندرستی کے حالات میں نمازوں کیلئے باقاعدگی سے مسجد آتے رہے۔ جماعت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

(14) مکرم ڈاکٹر شہریار آفتاب صاحب

(آف واپڈا ٹاؤن لاہور)

3 ؍جون 2015 کو 58 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے 1990-91 میں بیعت کی اور مرتے دم تک سلسلہ سے وفا کا عہد نبھایا۔ انتہائی شریف النفس، ہمدرد، مہمان نواز اور ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھے۔ جماعت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔ خدمت خلق کے کاموں میں بھرپور حصہ لیا کرتے تھے۔

(15) مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ

(اہلیہ مکرم احمد دین صاحب مرحوم، آف گوئی)

7 ؍مارچ 2016 کو 92 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ تہجد گزار، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، بڑی دعا گو اور بہت خدمت گزار خاتون تھیں۔ غرباء اور ہمسایوں سے حسن سلوک کرتی تھیں۔ مالی قربانی میں بھی فراخدلی سے حصہ لیتی تھیں۔ اپنا تمام زیور بیچ کر گوئی جماعت میں لجنہ ہال بنوایا۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام حصہ وصیت اپنی زندگی میں ہی ادا کردیا تھا۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب صدر جماعت بریڈفورڈ نارتھ اور مکرم غلام مرتضیٰ صاحب صدر جماعت وینکوور کینیڈا کی والدہ تھیں۔

(16) مکرمہ شمیم فرحت صاحبہ

(اہلیہ مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب سابق مبلغ نائیجیریا، حال گوتھن برگ، سویڈن)

یکم مئی 2016 کو 86 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مولوی شیخ محب الرحمان صاحبؓ کی بیٹی، حضرت قاضی محبوب عالم صاحب (مالک راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد) کی نواسی اور حضرت منشی حبیب الرحمان صاحبؓ یکے از 313 صحابہ کی پوتی تھیں۔ نمازوں کی پابند، جمعہ کی ادائیگی میں باقاعدہ، آخری وقت تک باجماعت نماز کی ادائیگی کرتی رہیں اور ہمیشہ دعا کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ جماعت اور خلفاء کی شیدائی بزرگ خاتون تھیں۔ بوجہ فالج لمبا عرصہ وہیل چیئر پر رہیں مگر کبھی گلہ شکوہ نہیں کیا بلکہ دعاؤں ہی میں وقت گزارا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

حفاظت کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کرے گا۔ فرمایا جو خاص ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف رجوع کرتا ہے اور آپ ان کی حفاظت فرماتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کبھی کسی صادق سے بے وفائی نہیں کرتا۔ ساری دنیا بھی اگر اس کی دشمن ہو اور اس سے عداوت کرے تو اس کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتی۔ خدا بڑی طاقت اور قدرت والا ہے اور انسان ایمان کی قوت کے ساتھ اس کی حفاظت کے نیچے آتا ہے اور اس کی طاقتوں اور قدرتوں کے عجائبات دیکھتا ہے پھر اس پر کوئی ذلت نہ آوے گی۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ زبردست پر بھی زبردست ہے بلکہ اپنے امر پر بھی غالب ہے۔ سچے دل سے نمازیں پڑھو اور دعاؤں میں لگے رہو اور اپنے سب رشتے داروں اور عزیزوں کو یہی تعلیم دو۔ پورے طور پر خدا کی طرف ہو کر کوئی نقصان نہیں اٹھاتا۔ نقصان کی اصل جڑ گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں بھی بعض دعائیں سکھائی ہیں ان کو بھی پڑھنا چاہئے اور سمجھ کر پڑھنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس دعا کی طرف بہت توجہ دلائی ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ کہ اے اللہ ہمیں اس دنیا کی حسنات سے بھی نواز اور آخرت کی حسنات سے بھی نواز اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ انسان اپنے نفس کی خوشحالی کے لئے دو چیزوں کا محتاج ہے ایک دنیا کی مختصر زندگی اور اس میں جو کچھ مصائب اور شدائد ابتلاء وغیرہ اسے پیش آتے ہیں ان سے امن میں رہے دوسرے فسق وفجور اور روحانی بیماریاں جو اسے خدا سے دور کرتی ہیں ان سے نجات پاوے۔

ایک دعا یہ ہے کہ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ کہ اے ہمارے رب ہمارے قصور اور کوتاہیاں اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں معاف فرمادے اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافروں کے خلاف ہماری مدد کر۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر خدا گناہ بخشنے والا نہ ہوتا تو ایسی دعا ہرگز نہ سکھاتا۔

پھر قرآن کریم کی ایک دعا ہے۔ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ۔ کہ اے میرے رب اپنی خیر اپنی بھلائی سے جو کچھ بھی تو مجھ پر نازل کرے میں اس کا محتاج ہوں۔ یہ دعا بھی کرنی چاہئے۔ قرآن کریم میں اور بھی بہت ساری دعائیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے پڑھتے رہنا چاہئے جیسا کہ میں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان دعاؤں کا ذکر اس لئے فرمایا ہے کہ انسان خالص ہو کر اس سے مانگے تو اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں ہیں۔ ایک دعا کے بارے میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہے آپ فرماتے ہیں کہ یہ مجھ پر القاء ہوئی۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ دعا سکھائی ہے اور وہ یہ ہے رب کل شیءٍ خادمك رب فاحفظني وانصرني وارحمني فرمایا کہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اسے نجات ہوگی۔

اللہ تعالیٰ جماعت کو مجموعی طور پر بھی اور افراد جماعت کو انفرادی طور پر بھی ہر شر سے بچائے اور مخالفین کے شر ان پر الٹائے۔ مسلمانوں کو عقل اور سمجھ دے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی آواز کو سنیں اور امت واحدہ بن کر اسلام کی پرامن اور خوبصورت تعلیم کو دنیا میں قائم کرنے والے اور پھیلانے والے ہوں۔ ......☆......

تصحیح: اخبار بدر مورخہ 7 ؍جولائی 2016 کے صفحہ نمبر 18 پر عزیزہ ثانیہ ناہید صاحبہ بنت مکرم وسیم احمد صاحب لاڈجی و مکرم محمد عبد القدوس صاحب لاڈجی ابن مکرم محمد عبد المقتدر صاحب لاڈجی آف یادگیر کے نکاح خوان کا نام سہواً مکرم محمد کلیم خان صاحب لکھا ہے جبکہ یہ نکاح مکرم غلام احمد سمیر صاحب مبلغ یادگیر نے پڑھایا ہے۔ ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

کلامُ الامام

”زندہ نبی وہی ہوسکتا ہے جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 629)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندرآباد

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 4 Aug 2016 Issue No. 31

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

ہم احمدیوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہر حملہ جو اسلام کے نام پر بھٹکے ہوئے لوگ کرتے ہیں ہمیں پہلے سے بڑھ کر ہماری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے

ہر ایسی حرکت جس سے اسلام کا نام بدنام ہوتا ہے اس کے بعد ہم نے دنیا کو بتانا ہے کہ میرے مذہب کی بنیاد امن اور سلامتی پر ہے

دعاؤں اور صدقات پر زور دینے کی بہت زیادہ ہمیں کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنتے چلے جائیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29/ جولائی 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آجکل دنیا کے حالات بڑی تیزی سے خراب ہو رہے ہیں اور بدقسمتی سے اس کی وجہ مسلمانوں کے بعض گروہ بن رہے ہیں۔ مسلمان ممالک کے سربراہ، ان کے کرتے دھرتے نہیں سمجھتے کہ ان کو اسلام مخالف طاقتیں گھیرے میں لینے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اسلام کے نام پر اور جہاد کے نام پر جو ظلم ہو رہے ہیں ان کا اسلام کی تعلیم سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ اسی طرح جو حکومتیں اپنے لوگوں پر ظلم ڈھا رہی ہیں اسلامی تعلیم سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہیں۔ دہشت گرد نہ صرف اسلام کے نام پر غیر مسلموں کو قتل کر رہے ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے اس میں معصوم بھی شامل ہیں بچے بوڑھے عورتیں سب شامل ہیں۔ مسلمان ممالک کی طاقت کمزور سے کمزور تر ہو رہی ہے اور یہی بات جو اسلام مخالف طاقتیں ہیں وہ چاہتی ہیں کہ اسلامی حکومتیں کبھی مضبوط نہ ہوں۔ اسلامی ممالک کبھی معاشی لحاظ سے یا امن اور سلامتی کے لحاظ سے مضبوط نہ ہوں۔ مسلمان ممالک کے سربراہ اور ان کے پروردہ علماء نہ ہی اسلامی تعلیم کو سمجھتے ہیں اور نہ ہی سمجھنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس زمانے کے امام اور ہادی کی بات سننے سے انکاری ہیں جس کو خود اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانے میں اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں جاری کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ نتیجۃً ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسلام جو امن اور انصاف قائم کرنے کا سب سے بڑا علمبردار ہے، جو اسلامی حکومتوں کو کہتا ہے کہ امن اور انصاف قائم کرنا اسلامی حکومتوں کا سب سے بڑھ کر فرض ہے وہی امن اور انصاف کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ ہر مسلمان ملک میں جو فتنہ و فساد برپا ہے اور مفاد پرست جو اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں وہ اس لئے ہے کہ حکومتیں بجائے عوام کی بھلائی اور بہتری کے لئے کام کریں اپنے مفادات کو مقدم رکھے ہوئے ہیں۔ مسلمان مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں برداشت کا مادہ سربراہوں میں نہیں رہا۔ اب ترکی میں گزشتہ دنوں جو بغاوت ہوئی بیشک یہ بغاوت کسی طرح بھی اسلامی تعلیم کے مطابق justified نہیں ہے لیکن اس کے نتیجہ میں جو حکومت نے اقدامات کئے ہیں یا کر رہی ہے وہ بھی ظالمانہ ہیں کہ جتنے بھی حکومت کے سیاسی لحاظ سے مخالف ہیں چاہے وہ فساد میں شامل بھی نہیں ہیں ان کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے۔ یہ سب دیکھنے کے باوجود مسلمان حکمرانوں کو سمجھ نہیں آتی اگر قرآن کریم کی تعلیم پر غور نہیں کرنا اگر مسلمان بن کر نہیں رہنا تو عقل کا تو تقاضا یہ ہے کہ سوچ سمجھ کر اپنے قدم اٹھائیں پس ان مسلمان ممالک کے لئے ان دنوں بہت دعا کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔

پھر دہشت گرد تنظیموں نے ان مغربی ممالک میں معصوم جانوں کو قتل کرنے کے انتہائی بہیمانہ اور ظالمانہ عمل کر کے اسلام کو بدنام کرنا شروع کیا ہوا ہے۔ یہ بھی بعید نہیں کہ اسلام کو بدنام کرنے کیلئے اسلام مخالف طاقتیں ہی غیر مسلم ممالک میں ایسی حرکتیں ان لوگوں سے کروا رہی ہوں جس سے اسلام بھی بدنام ہو اور ان کو مدد کے نام پر دنیا کو دہشت گردی سے بچانے کے نام پر اپنے اڈے ان ممالک میں قائم کرنے کیلئے ایک وجہ ہاتھ آ جائے۔

اگر صحیح اسلامی تعلیم سے یہ لوگ آگاہ ہوں علم ہو تو ان کو پتا ہونا چاہئے کہ یہ کوئی اسلامی تعلیم نہیں ہے کہ معصوموں کی قتل و غارت کی جائے۔ ایئر پورٹوں پر سٹیشنوں پر مسافروں کو اور بچوں کو عورتوں کو بوڑھوں کو بیماروں کو قتل کر دیا جائے۔ چرچوں میں جا کر لوگوں اور پادریوں کو قتل کر دیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو جنگ میں جو فوج بھجواتے تھے اسے بھی ہدایت ہوتی تھی کہ عورتوں بچوں بوڑھوں راہبوں پادریوں کو قتل نہیں کرنا۔ ہر شخص جو ہتھیار نہیں اٹھاتا یا کسی بھی شکل میں مسلمانوں کے خلاف جنگ کا حصہ نہیں بنتا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچانا۔ قتل تو دور کی بات رہی۔ پس نہ ہی یہ قرآن کریم کی تعلیم ہے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم نہ ہی آپ کے اور آپ کے خلفاء راشدین اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کے کسی عمل سے یہ ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے دین کا نام اسلام رکھا ہے اور یہ نام ہی دہشتگردی اور جبر و تشدد کو ردّ کرتا ہے اور امن و صلح اور آشتی کا پیغام دیتا ہے۔ اسلام کے معنی ہی امن میں رہنا اور امن دینا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَاللّٰهُ يَدۡعُوۡۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ۔ اور اللہ تعالیٰ سلامتی اور امن کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔ ایک حقیقی مسلمان جب نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا رحم اور اس کا فضل مانگتا ہے۔ ایک مسلمان جب نماز پڑھتا ہے تو پھر شرارت شوخی اور فسق و فجور سے بچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ پھر اسلام کہتا ہے سلام کو رواج دو اور سلامتی پھیلاؤ۔ سلام کہنا صرف مسلمانوں تک محدود نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو سب کو سلام کہا جاتا تھا۔ بلاتخصیص۔ کسی بھی حکم کو لے لیں اسلام امن صلح اور آشتی کا مذہب ہے نہ کہ دہشت گردی کا۔ اگر دنیا کے دل جیتے جا سکتے ہیں اگر اسلام کو دنیا میں پھیلایا جا سکتا ہے تو اس کی خوبصورت تعلیم سے نہ کہ شدت پسند لوگوں اور علماء کی خودساختہ تعلیم سے۔ لیکن یہ راستہ تو وہی دکھا سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کا امام بنا کر بھیجا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ اسلام نے اپنی تعلیم کے دو حصّے کئے ہیں اول حقوق اللہ اور دوم حقوق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اس کو واجب الاطاعت سمجھے اور حق العباد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی کریں۔ یہ طریق اچھا نہیں کہ صرف مخالفت مذہب کی وجہ سے کسی کو دکھ دیں۔ ہمدردی اور سلوک ایک چیز ہے اور مخالفت مذہب دوسری شے۔

پس یہ تعلیم ہے جس کو اپنا کر مسلمان دنیا میں دوبارہ اسلام کی شان و شوکت قائم کر سکتے ہیں کہ خدا کے حق کو بھی پہچانیں اور ایک دوسرے کے حق کو بھی پہچانیں۔ نوع انسان میں محبت اور پیار پیدا کرنے کی کوشش کریں قطع نظر اس کے کہ کون کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ ظلم سے کام لے کر معصوموں کو قتل کرنے کی بجائے اسلام کی امن صلح اور آشتی کی تلوار سے دلوں کو گھائل کر کے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے قدموں میں لا کر ڈالیں۔ ہم احمدیوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر حملہ جو اسلام کے نام پر یہ بھٹکے ہوئے لوگ کرتے ہیں ہمیں پہلے سے بڑھ کر ہماری ذمہ داریاں پوری کرنے کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے۔ ہر ایسی حرکت جس سے اسلام کا نام بدنام ہوتا ہے اس کے بعد ہم نے دنیا کو بتانا ہے کہ میرے مذہب کی بنیاد امن اور سلامتی پر ہے۔ ہم میں سے ہر ایک نے یہ بتانا ہے۔ اگر اسلام کے پیروؤں میں سے کوئی ایسی حرکت کرتا ہے جو امن اور سلامتی کو برباد کرنے والی ہے تو اس شخص یا گروہ کا ذاتی اور اپنے مفاد حاصل کرنے والا عمل ہے۔ اسلام کی تعلیم سے اس کا کوئی بھی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ یہ سراسر ناجائز چیزیں ہیں اس کی ذمے داری ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے جو یہ عمل کرتے ہیں نہ کہ اسلامی تعلیم پر۔

حضور انور نے فرمایا ابھی بہت کام ہے دنیا تک اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کا جو ہم نے کرنا ہے۔ گو کہ پہلے سے بہت زیادہ تعارف اسلام کا جماعت کے ذریعہ ہو چکا ہے لیکن ابھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ تسلی بخش کام ہو گیا۔ مخالفت کے اس دور میں ہمیں بڑی حکمت اور محنت سے کام کرنا ہوگا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام وہ مذہب ہے جس نے دنیا میں پھیلنا ہے انشاء اللہ۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ اب احمدیت کے ذریعہ سے ہونی ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا ہوا ہے لیکن ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ یہ ترقی کے نظارے ہم اپنی زندگیوں میں دیکھ سکیں اور ہماری کمزوریاں اور کوتاہیاں اس ترقی کو ہم سے دور کرنے والی نہ ہوں۔ پس اپنی پردہ پوشی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے ہمیں محنت اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ہمارے تو اسلام مخالف طاقتیں بھی خلاف ہیں اور نام نہاد علماء کے پیچھے چلنے والے مسلمان بھی خلاف ہیں لیکن ہم نے ہر خوف کو دور کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کی تکمیل کے لئے کوشش کرنی ہے۔

ان دنوں دنیا کے جو حالات ہیں اس کے لئے اور ہر احمدی کو ہر شر سے بچنے کے لئے اور جماعت کی من حیث الجماعت دنیا میں ہر جگہ شریروں کے شر سے بچنے کے لئے ہمیں دعاؤں اور صدقات پر توجہ دینی چاہئے۔ جیسا کہ میں نے کہا آجکل حالات خراب سے خراب تر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شریروں کے شر ان پر الٹائے جو اسلام کو بدنام کر رہے ہیں اسلام کے نام پر ظلم و تعدی کر کے اللہ تعالیٰ کے دین کو بدنام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کے جلد سامان کرے اور تمام بلاؤں اور مشکلات کو دور فرمائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ جس کے لئے باب دعا کھولا گیا تو گویا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگی جاتی ہے ان میں سے سب سے زیادہ اسے یعنی اللہ تعالیٰ کو عافیت طلب کرنا محبوب ہے۔ اس کی عافیت میں آنا اس کو محبوب ہے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا اس ابتلاء کے مقابلے پر جو آ چکا ہو اور اس ابتلاء کے مقابلے پر جو ابھی نہ آیا ہو نفع دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے بندو تم پر لازم ہے کہ تم دعا کرنے کو اختیار کرو۔ پھر آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ قابل عزت اور کوئی چیز نہیں ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کے بارے میں فرمایا کہ ابتلاؤں اور آگ سے بچنے کیلئے صدقات دو بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ کرنا فرض ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ صدقہ اور دعا سے بلا ٹل جاتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔ اگر بدیوں سے نہیں بچ سکتا اور خدا تعالیٰ کی حدود کو توڑتا ہے تو دعاؤں میں کوئی اثر نہیں رہتا۔

پس اللہ تعالیٰ کی حدود کے اندر رہتے ہوئے دعاؤں اور صدقات پر زور دینے کی بہت زیادہ ہمیں کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنتے چلے جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک موقع پر دعاؤں کی طرف ہمیں توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں تو ہمیشہ دعا کرتا ہوں مگر تم لوگوں کو بھی چاہئے کہ ہمیشہ دعا میں لگے رہو۔ نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Harchowal Road, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad